﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 21 جولائی 2017ء | 26 شوّال 1438 ہجری قمری ❁ 21 وفا 1396 ہجری شمسی | شمارہ 29

## رات کی عبادت

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

دن کو قیلولہ کے ذریعہ رات کی عبادت کے لئے مدد حاصل کرو اور سحری کھا کر دن کے روزہ کے لئے طاقت حاصل کرو۔

(المعجم الکبیر طبرانی جلد 11 صفحہ 245)

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

**ہم نے آسمان کے ثریّا اور اس کی بلندی کو پالیا ہے تا کہ ہم ایمان کو زمین کی طرف لوٹائیں۔**
**ان فتنوں کی طرف دیکھو جن کی آگیں آنسو جاری کرتی ہیں بلکہ خون کے چشمے۔**
**ان فتنوں کے دھوئیں کے وقت خدائے رحمان نے مجھے کھڑا کیا ہے تاریک رات میں چلنے والوں کو نجات بخشنے کے لئے۔**

مَاشَمَّ اَنۡفِیۡ مَرۡغَمًا فِیۡ مَشۡھَدٍ    وَأَثَرۡتُ نَقۡعَ الۡمَوۡتِ فِی الۡاَعۡدَاءِ
میری ناک نے کسی جنگ میں ذلّت کی بُو نہیں سونگھی اور میں نے دشمنوں میں موت کا غبار اڑا دیا ہے۔

وَاللّٰہِ أَخۡطَأۡتُمۡ لِنَکۡبَۃِ بَخۡتِکُمۡ    بَارَیۡتُمُ ابۡنَ کَرِیۡھَۃٍ فَجَّاءٖ
خدا کی قسم! تم نے اپنی بدبختی کی وجہ سے غلطی کی ہے کہ اس شخص سے لڑائی ٹھانی ہے جو لڑائی کا دھنی اور اچانک حملہ کرنے والا ہے۔

اِنِّیۡ بِحِقۡدِکَ کُلَّ یَوۡمٍ اُرۡفَعُ    اَنۡمِیۡ عَلَی الشَّحۡنَاءِ وَالۡبَغۡضَاءِ
میں تیرے کینے کی وجہ سے ہر روز بلند مرتبہ پا رہا ہوں اور باوجود تمہارے بغض اور کینے کے ترقی کر رہا ہوں۔

نِلۡنَا ثُرَیَّاءَ السَّمَاءِ وَسَمۡکَہٗ    لِنَرُدَّ اِیۡمَانًا اِلَی الۡغَبۡرَاءِ
ہم نے آسمان کے ثریّا اور اس کی بلندی کو پالیا ہے تا کہ ہم ایمان کو زمین کی طرف لوٹائیں۔

اُنۡظُرۡ اِلَی الۡفِتَنِ الَّتِیۡ نِیۡرَانُھَا    تُجۡرِیۡ دُمُوۡعًا بَلۡ عُیُوۡنَ دِمَاءٖ
ان فتنوں کی طرف دیکھو جن کی آگیں آنسو جاری کرتی ہیں بلکہ خون کے چشمے۔

فَاَقَامَنِی الرَّحۡمٰنُ عِنۡدَ دُخَانِھَا    لِفَلَاحِ مُدَّلِجِیۡنَ فِی اللَّیۡلَاءِ
ان فتنوں کے دھوئیں کے وقت خدائے رحمان نے مجھے کھڑا کیا ہے تاریک رات میں چلنے والوں کو نجات بخشنے کے لئے۔

وَقَدِ اقۡتَضَتۡ زَفَرَاتُ مَرۡضٰی مَقۡدَمِیۡ    فَحَضَرۡتُ حَمَّالًا کُئُوۡسَ شِفَاءٖ
مریضوں کی آہوں نے میری آمد کا تقاضا کیا تو میں ان کے لئے شفا کے پیالے اٹھائے ہوئے حاضر ہو گیا۔

لَمَّا أَتَیۡتُ الۡقَوۡمَ سَبُّوۡا کَالۡعِدَا    وَتَخَیَّرُوۡا سُبُلَ الشَّقَا بِإِبَاءٖ
جب میں قوم کے پاس آیا تو اس نے مجھے دشمنوں کی طرح گالیاں دیں اور انکار کی وجہ سے بدبختی کے رستے کو اختیار کر لیا۔

قَالُوۡا کَذُوۡبٌ کَیۡذُبَانٌ کَاذِبٌ    بَلۡ کَافِرٌ وَّمُزَوِّرٌ وَّمُرَائِیۡ
انہوں نے کہا کہ یہ کاذب ہے، کذّاب ہے اور مجسم جھوٹ ہے بلکہ کافر ہے، فریبی ہے اور ریاکار ہے۔

مَنۡ مُّخۡبِرٌ عَنۡ ذِلَّتِیۡ وَمُصِیۡبَتِیۡ    مَوۡلَایَ خَتۡمَ الرُّسۡلِ بَحۡرَ عَطَاءٖ
کوئی ہے جو میری ذلّت اور مصیبت کی خبر دے میرے مولا خاتم الرسلؐ کو جو بخشش کا سمندر ہیں۔

یَا طَیِّبَ الۡاَخۡلَاقِ وَالۡاَسۡمَاءِ    أَفَأَنۡتَ تُبۡعِدُنَا مِنَ الۡاٰلَاءِ
اے پاکیزہ اخلاق اور پاک ناموں والے نبی! کیا تو ہمیں اپنی نعمتوں سے دور رکھے گا۔

اَنۡتَ الَّذِیۡ شَغَفَ الۡجَنَانَ مَحَبَّۃً    اَنۡتَ الَّذِیۡ کَالرُّوۡحِ فِیۡ حَوۡبَائِیۡ
تُو وہ ہے جس کی محبت دل میں گھر کر گئی ہے۔ تُو وہ ہے جو میرے بدن میں روح کی طرح ہے۔

اَنۡتَ الَّذِیۡ قَدۡ جُذِبَ قَلۡبِیۡ نَحۡوَہٗ    اَنۡتَ الَّذِیۡ قَدۡ قَامَ لِلۡاِصۡبَاءِ
تُو وہ ہے کہ جس کی طرف میرا دل کھچا ہوا ہے۔ تُو وہ ہے جو میری دلبری کے لئے کھڑا ہے۔

اَنۡتَ الَّذِیۡ بِوِدَادِہٖ وَبِحُبِّہٖ    اُیِّدۡتُ بِالۡاِلۡھَامِ وَالۡاِلۡقَاءِ
تُو وہ ہے کہ جس کی محبت اور دوستی کے باعث میں الہام اور القاءِ الٰہی سے تائید یافتہ ہوا۔

اَنۡتَ الَّذِیۡ اَعۡطَی الشَّرِیۡعَۃَ وَالۡھُدٰی    نَجّٰی رِقَابَ النَّاسِ مِنۡ اَعۡبَاءٖ
تُو وہ ہے جس نے شریعت اور ہدایت دی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو بوجھوں سے نجات دی ہے۔

ھَیۡھَاتَ کَیۡفَ نَفِرُّ مِنۡکَ کَمُفۡسِدٍ    رُوۡحِیۡ فَدَتۡکَ بِلَوۡعَۃٍ وَّوَفَاءٖ
ہم تجھ سے مفسد کی طرح کیسے بھاگ سکتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے۔ میری تو جان بھی آپ پر سوزشِ عشق اور وفاداری سے قربان ہے۔

اٰمَنۡتُ بِالۡقُرۡاٰنِ صُحُفِ اِلٰھِنَا    وَبِکُلِّ مَا اَخۡبَرۡتَ مِنۡ اَنۡبَاءٖ
میں اپنے معبود کے صحیفوں (یعنی) قرآن پر ایمان لایا ہوں اور ان تمام اخبارِ غیبیہ پر بھی جن کی تو نے خبر دی۔

یَا سَیِّدِیۡ یَا مَوۡئِلَ الضُّعَفَاءِ    جِئۡنَاکَ مَظۡلُوۡمِیۡنَ مِنۡ جُھَلَاءٖ
اے میرے سردار! اے ضعیفوں کی جائے پناہ! ہم تیرے پاس جاہلوں (کے ظلم) سے مظلوم ہو کر آئے ہیں۔

اِنَّ الۡمَحَبَّۃَ لَا تُضَاعُ وَتُشۡتَرٰی    اِنَّا نُحِبُّکَ یَا ذُکَاءَ سَخَاءٖ
محبت ضائع نہیں ہوتی بلکہ اس کی قیمت پڑتی ہے۔ اے آفتابِ سخاوت! یقیناً ہم تجھ سے محبت رکھتے ہیں۔

یَا شَمۡسَنَا اُنۡظُرۡ رَحۡمَۃً وَّتَحَنُّنًا    یَسۡعٰی اِلَیۡکَ الۡخَلۡقُ لِلۡاِرۡکَاءِ
اے ہمارے آفتاب! رحمت اور مہربانی کی نگاہ ڈالئے۔ مخلوق آپ کی پناہ کے لئے دوڑی آرہی ہے۔

اَنۡتَ الَّذِیۡ ھُوَ عَیۡنُ کُلِّ سَعَادَۃٍ    تَھۡوِیۡ اِلَیۡکَ قُلُوۡبُ اَھۡلِ صَفَاءٖ
تُو ہی ہے جو ہر سعادت کا چشمہ ہے۔ اہل صفاء کے دل تیری طرف مائل ہو رہے ہیں۔

اَنۡتَ الَّذِیۡ ھُوَ مَبۡدَءُ الۡاَنۡوَارِ    نَوَّرۡتَ وَجۡہَ الۡمُدۡنِ وَالۡبَیۡدَاءِ
تُو ہی ہے جو مبدئِ انوار ہے تو نے شہروں اور بیابان کے چہرے کو منوّر کر دیا ہے۔

اِنِّیۡ أَرٰی فِیۡ وَجۡھِکَ الۡمُتَھَلِّلِ    شَانًا یَّفُوۡقُ شُیُوۡنَ ☆ وَجۡہِ ذُکَاءٖ
میں تیرے روشن چہرے میں دیکھ رہا ہوں ایسی شان جو آفتاب کے چہرے کی شانوں سے بھی بڑھ کر ہے۔

☆ شیون سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ درست شُئُوۡنَ ہے۔ (ناشر)

.....................(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 235 تا 237۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

# خطبہ نکاح

## فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 اگست 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ ایک ہمارے مربی سلسلہ کا ہے اور اس میں دونوں، جس سے رشتہ طے ہوا ہے، بچی بھی واقفۂ نو ہے۔ دوسرا واقف نَو تو نہیں لیکن بہر حال خدمت کرنے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر لحاظ سے یہ نکاح کامیاب ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور اعتماد قائم کرنے والے ہوں۔ اصل اور بنیادی چیز ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر اعتماد قائم ہو، ایک دوسرے کے حقوق کی طرف توجہ ہو اور صبر اور برداشت کا مادہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے رشتے بابرکت ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ کائنات امجد واقفۂ نو کا ہے جو مکرم ناصر الدین امجد شہید کی بیٹی ہیں یہ عزیزم مدبّر احمد مربی سلسلہ ابن مکرم امتیاز دین صاحب لندن کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے ولی ان کے بھائی صلاح الدین امجد صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

دوسرا نکاح عزیزہ عروشہ بھٹی بنت مکرم عبدالرؤف بھٹی صاحب کا ہے جو عزیزم گوہر قدیر ابن مکرم وسیم احمد صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کر لیں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

# مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

.....................

## ﴿آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ)﴾

### آئیوری کوسٹ کے شہر نیاکارہ(NIAKARA) میں احمدیہ مسجد کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو بواکے ریجن کے ایک شہر نیاکارہ(NIAKARA) میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ یہ شہر آئیوری کوسٹ کے دارالحکومت آبی جان سے 445 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس شہر میں احمدیت کا نفوذ مکرم کونے یوسف صاحب کے ذریعہ ہوا اور مسجد کی تعمیر کے لئے جگہ بھی آپ نے ہی دی۔ اس مسجد میں تین سو نمازیوں کے لئے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

مکرم لقمان فرید احمد صاحب مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ کی محررہ رپورٹ کے مطابق مسجد کا باقاعدہ افتتاح مورخہ 26 مارچ 2017ء کو مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر جماعت و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت افتتاحی تقریب سے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم کونے یوسف صاحب نے مہمانوں کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم صلہ ابراہیم صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا۔ بعد ازاں معزز مہمانوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

❁... گورنر آف نیاکارہ(NIAKARA) کے جنرل سیکرٹری (جو اِس وقت قائمقام گورنر بھی ہیں) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "میں آج گورنر کی وردی میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں لیکن میں اپنی تقریر تشہد سے شروع کروں گا... میں آج بہت خوش ہوں کہ جماعت احمدیہ نے اس پروگرام کے لئے ہر طبقہ اور مذہب کے لوگوں کو دعوت نامے بھجوائے ہیں۔ میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس پروگرام میں آئے"۔ ایک بینر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے قول ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی'' پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا: ''جب میں نے اس تحریر کو پڑھا تو اس نے مجھے بہت جھنجوڑا۔ جو بات ہم ابھی سوچ رہے ہیں کہ ہمیں اپنے نوجوانوں کی تربیت کی طرف توجہ دینی چاہئے مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ پہلے سے ہی اس بات کی طرف توجہ دے رہی ہے۔ جو آپ کر رہے ہیں یہی ہم چاہتے ہیں میں مسلمان ہوں لیکن اگر تمام مسالک اور مذاہب کے لوگ اس طرف توجہ دیں تو گورنمنٹ کا کام کافی حد تک آسان ہو جائے گا''۔ اس کے بعد انہوں نے جماعت کی غیر معمولی خدمات کا بھی ذکر کیا۔

وہاں کے بڑے امام کے نمائندہ، عیسائی پادری کے نمائندہ اور میئر کے نمائندہ نے بھی اپنے نیک خیالات وجذبات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ نے تقریر کی۔ آپ نے مسجد کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی مساجد کو حقیقی اسلامی تعلیم اور حقیقی اسلامی تصویر کا ذریعہ قرار دیا۔ انہوں نے دوسرے جماعتی اور ہیومینیٹی فرسٹ کے کاموں کا بھی ذکر کیا۔

تقریر کے بعد آپ نے یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی اور دعا کے ساتھ مسجد انوار کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد مہمانوں کو قرآن کریم کا فرنچ ترجمہ اور جماعتی لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

اس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ کی تصاویر کے ساتھ جماعتی لٹریچر کی نمائش بھی لگائی گئی تھی۔ چار سو سے زائد لوگوں نے نمائش کا وزٹ کیا۔ حکومتی نمائندگان کو مسجد کے علاوہ اس نمائش کا بھی وزٹ کروایا۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

### ریڈیو کوریج

ایک ریڈیو اسٹیشن کے نمائندہ نے مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ اور گورنر کے جنرل سیکرٹری کا انٹرویو لیا جو بعد میں ریڈیو پر نشر کیا گیا۔

اس تقریب میں نیاکارہ کے گورنر کے جنرل سیکرٹری، ڈپٹی گورنر نیاکارہ، ڈپٹی گورنر ARIKOKAHA، نیاکارہ کے میئر کے نمائندہ، اس علاقہ کے بڑے امام کے نمائندہ، عیسائی پادری کے نمائندہ کے علاوہ دوسری اہم شخصیات اور سترہ ائمہ سمیت چالیس سے زائد دیہات سے سات سو سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ اس ساری تقریب کو وہاں کے مقامی ریڈیو نے لحہ بہ لحہ کور کیا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مسجد ہر آن امن وآشتی اور خدائے واحد کی پرستش کا مرکز بنا رہے۔ آمین۔

☆...☆...☆

## ﴿ساؤتھ افریقہ﴾

### مجلس انصار اللہ ساؤتھ افریقہ کے زیر اہتمام بین المذاہب پروگرامز کے بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ ساؤتھ افریقہ کو مختلف بین المذاہب پروگرامز منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس سلسلہ کا پہلا پروگرام مسجد بیت الاوّل ایتھلون کیپ ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی Mr. Nic Paton تھے۔

مکرم منصور احمد زاہد صاحب صدر جماعت و مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق پروگرام کا آغاز نماز عشاء کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد آپ نے تقریر کی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی ہدایت کے لئے نبی مبعوث کئے ہیں اور ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے تمام انبیاء پر ایمان نہ لائے۔

بعد ازاں Mr. Nic Paton نے عیسائیت کے نقطۂ نظر سے انسانی معاشرہ کے ارتقائی پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوال وجواب بھی ہوئے۔ موصوف کسی عیسائی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ غیر جانبدارانہ خیالات رکھتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں اچھے جذبات اور خیالات رکھتے ہیں۔

اس پروگرام کی حاضری چالیس سے زائد تھی جس میں 12 عیسائی اور غیر احمدی مسلمان شامل ہوئے۔ پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا اور آخر پر تمام حاضرین کو ریفریشمنٹس دی گئیں۔

... ... ... ... ... ... ...

اسی سلسلہ کا دوسرا پروگرام یونائیٹڈ چرچ میں ہوا جس میں صوبائی وزیر برائے سیفٹی وایمپلائمنٹ نے خطاب کیا اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔

... ... ... ... ... ... ...

اسی سلسلہ کا تیسرا پروگرام محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ ساؤتھ افریقہ کو 13 مئی 2017ء کو کیپ ٹاؤن کی نواحی بستی Langa کے ریفارم پریسبیٹرین چرچ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

پروگرام کے لئے جب چرچ کے نگران ریونڈ فوچینی صاحب سے رابطہ ہوا تو انہوں نے جماعت کی اس کوشش کو سراہا اور کہا کہ پہلی مرتبہ کسی مسلمان تنظیم کی طرف سے آپس میں پیار اور محبت کی فضا کو فروغ دینے کے لئے مِل بیٹھ کر بات چیت کرنے کے لئے رابطہ کیا گیا ہے۔

پروگرام کا آغاز تین بجے بعد دوپہر تلاوت قرآن کریم مع انگریزی اور لوکل زبان میں ترجمہ سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم منصور احمد زاہد صاحب صدر جماعت و مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں جماعت کی امن عالم کی کوششوں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد عیسائیت کی نمائندگی میں دو تقاریر ہوئیں اور مقررین نے عیسائی تعلیم کی روشنی میں امن اور بھائی چارہ کے فروغ کے لئے اس کی ضرورت پر زور دیا۔

روایتی چیف کے دو نمائندوں نے بھی اپنی روایات کی روشنی میں لوگوں کو آپس میں پیار محبت سے رہنے کی تلقین کی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم ریان ایلم صاحب نے سورۃ الحجرات کی آیت 14 کو پیش کر کے اسلام کی تعلیم پیش کی اور بتایا کہ اسلام رنگ اور نسل اور قبائل پرستی کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور آپس میں پیار محبت سے رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں بتایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رنگ ونسل کی بنا پر برتری کے خیال کو کوئی اہمیت نہیں دی۔

پروگرام کے آخر پر تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا اور دعا کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پروگرام میں 80 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔

قارئین الفضل انٹرنیشنل سے ساؤتھ افریقہ کی جماعت کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆...☆...☆

## جماعت احمدیہ کے غلبہ کی پیشگوئی

**حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:**

''اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔'' (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66)

# مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر 459**

## مکرم محمود نزال صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم محمود نزال صاحب آف فلسطین کی قبولِ احمدیت کی داستان کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔وہ بیان کرتے ہیں کہ:

### مدفون خزائن

میں نے ذکر کیا تھا کہ ہماری بستی کے نواح میں ایک ایسا مقام ہے جس کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہاں پر کوئی پرانا خزانہ مدفون ہے۔قبول احمدیت سے قبل میں نے بار بار خواب میں دیکھا تھا کہ میں اس مقام پر خزانہ تلاش کررہا ہوں۔بار بار ایسا خواب دیکھنے کی وجہ سے ایک روز مَیں وہاں گیا تو کشفی حالت میں آسمان پر ایک باوقار شخص کی تصویر دیکھی تھی۔اس وقت مجھے علم نہ تھا کہ یہ شخص کون ہے؟ قبول احمدیت کے بعد جب میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دیکھا تو یقین ہوگیا کہ میں نے انہی کی تصویر کو دیکھا تھا۔پھر ایک روز میں ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک ایسی تصویر دکھائی گئی جو بعینہٖ وہی تھی جسے میں نے کشفی حالت میں دیکھا تھا۔میں سمجھتا ہوں کہ اس رؤیا میں میرے لئے یہی پیغام تھا کہ جماعت کے علوم ہی وہ خزائن ہیں جو ہزاروں سال سے مدفون چلے آرہے تھے۔اور آج یہ خزائن خلافت کے ذریعہ تمام دنیا میں تقسیم کئے جارہے ہیں۔

### اہلیہ کی بیعت

بیعت کے بعد میری زندگی میں غیر معمولی تبدیلی آئی اور ہر روز بہتر سے بہتر کی طرف قدم بڑھنے لگا۔دینی احکامات کی پابندی،صوم وصلاۃ میں باقاعدگی ،ظاہری وباطنی پاکیزگی اور تقویٰ وطہارت کے خیال نے مجھے یکسر بدل کے رکھ دیا۔

ایم ٹی اے ہمارے گھر میں چلنے والا واحد چینل بن گیا۔اس وقت تک میں نے اپنے عزیز واقارب میں سے کسی کو بھی احمدیت کی تبلیغ نہ کی تھی۔لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ میرے اندر پیدا ہونے والی تبدیلیوں کے ذریعہ میری اہلیہ کو غیر محسوس طور پر احمدیت کی تبلیغ ہوتی جارہی تھی۔میری اہلیہ دو ماہ تک ایم ٹی اے دیکھتی رہی اور گھر میں آنے والی تبدیلیاں اور خدا تعالیٰ کے انعامات کو بھی بچشمِ خود دیکھتی رہی اور بالآخر بغیر میری تبلیغ یا بیعت کی تلقین کے اس نے بیعت کا اعلان کردیا۔

### والد صاحب کو تبلیغ

مَیں نے اپنی اور اپنی اہلیہ کی بیعت کے بعد اپنے قریبی رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کا پروگرام بنایا اور ان میں سے سب سے پہلے اپنے والد صاحب کو پیغامِ حق پہنچایا۔

مَیں نے تمہید کے طور پر انہیں کہنا شروع کیا کہ مولوی حضرات نے دین کے بہت سے امور کے بارہ میں ہمیں غلط راہ دکھائی ہے۔جب میں نے مثال کے طور پر متعدد ملاقاتوں میں مختلف عقائد اور تفسیرات کا ذکر کیا تو والد صاحب نے میری ہاں میں ہاں ملائی۔چنانچہ رفتہ رفتہ ان امور کا تذکرہ کرتے ہوئے ہم امام مہدی کے موضوع تک آپہنچے۔میں نے والد صاحب سے پوچھا کہ کیا تمام امّت مسلمہ اس وقت امام مہدی کا انتظار نہیں کررہی؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے کہا کہ پھر وہ امام مہدی آچکا ہے اور اس کا خلیفہ اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے۔یہ کہہ کر میں نے والد صاحب کو خدا تعالیٰ سے دعا اور استخارہ کرنے کا مشورہ دیا۔لیکن خدا تعالیٰ سے پوچھنے کی بجائے وہ مولویوں کے پاس چلے گئے اور پھر انہی کی ہدایات اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے والد صاحب نے اس وقت سے معاندانہ رویّہ اپنایا ہوا ہے۔میرے ساتھ انہوں نے نہایت خشک سا تعلق قائم رکھا ہے لیکن ہر وقت جماعت اور بانیٔ جماعت اور خلفائے جماعت کے ساتھ اہانت آمیز رویّہ روا رکھنے کی وجہ سے میرے لئے اس خشک سے تعلق کو بھی قائم رکھنا محال ہوگیا ہے۔

### الٰہی تائید ونصرت کے نشانات

ایک بار والد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں گستاخی کی تو مجھ سے برداشت نہ ہوسکا اور میں نے فورًا انہیں قرآن مجید کی زبان میں قرآن کے حوالہ سے وہی کہا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہا تھا کہ یَاأَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا (مریم:44) یعنی:اے میرے باپ! یقیناً میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا۔پس میری پیروی کر۔مَیں ٹھیک راستے کی طرف تیری رہنمائی کروں گا۔والد صاحب نے جوابًا کہا کہ: يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ (ہود:43) یعنی:اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔میں نے کہا کہ اللہ ہمارے درمیان خیر الحاکمین ہے مَیں اسی سے فیصلہ کی دعا کرتا ہوں۔

ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ والد صاحب کو ایک شدید حادثہ پیش آگیا۔وہ ٹریکٹر پر جارہے تھے کہ اچانک گر گئے اور ٹریکٹر کا پہیہ ان کے سر پر سے گزر گیا۔اس حادثے میں ان کی جان تو بچ گئی لیکن شدید چوٹیں آئیں۔لیکن افسوس کہ اس واقعہ کے باوجود انہوں نے نصیحت نہ پکڑی۔حالانکہ اس واقعہ کے بعد سے خدا تعالیٰ مجھے ترقی پر ترقی عطا فرمارہا ہے اور غیب سے رزق کے سامان پیدا فرماتا جارہا ہے جبکہ والد صاحب کو چٹّیوں اور خساروں کا سامنا ہے۔ابھی اس سال کے شروع میں ہی میرے بھائی سے ایک پولیس مَین کی ہلاکت ہوگئی جس کی وجہ سے والد صاحب کو بھاری دیّت ادا کرنی پڑی۔

ایک بار مکرم محمد شریف عودہ صاحب نے فلسطین میں آنا تھا تو میں نے سوچا کہ شاید والد صاحب کی ان سے ملاقات کسی قدر مفید ثابت ہو۔چنانچہ میں نے والد صاحب کو اس موقع پر تشریف لانے کی دعوت دی۔انہوں نے ایک گالی دیتے ہوئے انکار کردیا۔اس گالی میں پاؤں کا ذکر آتا ہے۔ایک ہفتہ گزرنے کے بعد میں ان سے ملنے کے لئے گیا تو دیکھا کہ وہ لنگڑا کر چل رہے ہیں۔میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ان کے پاؤں پر گرم چائے کا کپ گر گیا ہے۔میں نے کہا آپ کو یاد ہے کہ آپ نے امیر جماعت کبابیر کو جو گالی دی تھی اس میں اسی پاؤں کا ذکر تھا۔آپ کی گالی کا امیر صاحب پر تو کوئی اثر نہیں ہوا البتہ آپ کو تکلیف ہوگئی ہے؟ انہوں نے میری بات سنی اور مسکرا کر موضوع بدل دیا۔

### قبول احمدیت کے بعد تبدیلی

بیعت کے بعد میری بہت مخالفت ہوئی۔جماعت کے خلاف فتوے صادر کئے گئے اور مجھے بھی بستی کی مسجد کے منبر سے کافر اور نہ جانے کس کس نام سے پکارا گیا۔لیکن بالآخر سب کچھ ختم ہوگیا اور خدا کے فضل سے میرے ذریعہ ایک اور شخص نے بھی بیعت کرلی ہے جو انتہائی اخلاص کے ساتھ اس عہد پر قائم ہے۔

قبول احمدیت سے قبل میں تارک الصلاۃ تھا ہاں کبھی کبھار اردگرد کے دباؤ کی وجہ سے جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے چلا جاتا تھا۔لیکن ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی چٹّی ادا کرنے کے لئے جارہا ہوں۔لیکن قبول احمدیت کے بعد اب یہ حالت ہے کہ جمعہ کا دن ہمارے لئے عید سے کم نہیں ہے۔ہم سارے گھر والے نہا دھو کر جمعہ کے لئے تیار ہوتے ہیں، پھر مرکزِ جماعت جاتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ وقت وہاں گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

### غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے

بیعت کے بعد میری ڈکشنری سے ناممکن کا لفظ مٹ گیا ہے اس کی وجہ خدا تعالیٰ سے تعلق اور استجابت دعا پر یقین ہے۔اس کی ایک مثال یہاں پر پیش ہے۔

میں اپنے ساتھ کام کرنے والے ایک دوست کو تبلیغ کیا کرتا تھا۔ایک بار ایسا ہوا کہ ہم دونوں کو ایک نسبتًا دُور کی بستی میں کام کرنے کا موقع ملا جہاں جانے اور آنے کے لئے بس یا ویگن کی سہولت موجود نہ تھی اور ہمارے پاس کوئی گاڑی بھی نہ تھی۔اس بناء پر میرے دوست نے فیصلہ کیا کہ کام کے ایّام میں وہ اسی بستی میں رہے گا۔جبکہ میں نے کہا کہ مجھے اس کی عادت نہیں ہے اس لئے میں روزانہ گھر لوٹ جایا کروں گا۔اس نے حیران ہوکر پوچھا کہ یہاں پر کوئی بس یا ویگن تو چلتی نہیں ہے اور تمہارے پاس اپنی بھی کوئی گاڑی نہیں ہے پھر روزانہ لفٹ لے کر کام پر پہنچنا تقریبًا ناممکن ہوگا۔

میں نے کہا کہ میرا خدا دعائیں سننے والا اور اپنے بندوں کی مدد کرنے والا ہے، مجھے اس کی ذات سے بہت امید ہے کہ وہ میرا انتظام فرمادے گا۔چنانچہ ایسے ہی ہوا۔میرا دوست اس بستی میں رات گزارتا اور صبح وہ ابھی کام پر آنے کی تیاری کررہا ہوتا کہ میں اس بستی میں پہنچ جاتا۔اسی طرح شام کو گھر واپس جانے کے لئے بھی بغیر کسی انتظار کے کوئی نہ کوئی گاڑی مل جاتی۔میرا دوست اس بارہ میں پوچھتا تو میں بڑے اعتماد سے اسے کہتا کہ خدا تعالیٰ میرا انتظام کردیتا ہے۔یہ صورتحال دیکھ کر اس نے بھی میرے ساتھ روزانہ آنے جانے کا فیصلہ کیا۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ میرے دعوے کی سچائی کو جاننا چاہتا تھا۔

وہ میرے ساتھ آیا اور ہم ایک جگہ کھڑے ہوگئے۔راستہ خالی تھا اور وہاں پر بظاہر کسی کار کے آنے کا امکان نہ تھا۔اور اگر کوئی کار یا چھکڑا آ بھی جاتا تو اس بات کی کیا گارنٹی تھی کہ وہ ہماری بستی کی طرف ہی جانے والا ہوگا۔پھر اگر وہ ہماری بستی کی طرف جانے والا بھی ہوا تو اس بات کی کیا گارنٹی ہوگی کہ اس پر ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوگی۔اس صورتحال میں میرے دوست نے کچھ انتظار کے بعد کہا کہ کہاں گئے تمہارے وہ دعوے؟ اب وہ گاڑیاں کہاں رہ گئیں جو روزانہ تمہیں لاتی اور لے جاتی ہیں؟ اس کے اس طرح بات کرنے سے مجھے یقین ہوگیا کہ اب میری دعا کی قبولیت کا وقت قریب ہے۔ابھی وہ یہ باتیں کرہی رہا تھا کہ مجھے ایک گاڑی کے سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی۔میں نے اپنے دوست سے کہا کہ کیا تم نے گاڑی کی آواز سنی ہے؟ یہ گاڑی خدا تعالیٰ ہمارے لئے بھجوارہا ہے۔یقین کو مزید پختہ کرنے کے لئے میں نے کہا کہ ہم اس گاڑی کو رکنے کا اشارہ بھی نہیں کریں گے۔وہ یقینًا حیران تھا اور خائف بھی کہ اشارہ نہ کرنے کی وجہ سے کہیں یہ آنے والی گاڑی بھی نہ نکل جائے اور ہمیں رات یہیں گزارنی پڑے۔

کچھ دیر بعد ایک گاڑی آئی، اور ہمارے کسی اشارہ کے بغیر وہ ہمارے پاس آکر رکی، پھر اس گاڑی والے نے ہم سے ہماری ہی بستی کا پتہ پوچھا، ہم نے کہا کہ ہم اسی بستی کے ہیں اور ادھر ہی جارہے ہیں۔اس نے کہا یہ تو بہت اچھی بات ہے آپ میرے ساتھ ہی آجائیں۔چنانچہ ہم اس کے ساتھ بیٹھے اور جلد ہی گھر پہنچ گئے۔

استجابت دعا کا یہ نشان دیکھنے کے باوجود میرے دوست کے دل میں میری باتوں کے بارہ میں شکوک تھے۔میں نے اسے بارہا کہا کہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد خدا تعالیٰ نے مجھے یہ نشان عطا فرمایا ہے کہ وہ مشکل وقت میں میری دعائیں سنتا ہے۔چنانچہ اگلے روز ہم کام پر جانے کے لئے نکلے تو کچھ دیر ہوگئی اور کوئی کار وغیرہ نہ مل سکی اور میرے دوست نے شکوک وشبہات کا اظہار کرنا شروع کیا۔خدا تعالیٰ شاید اس شخص کو نشان دکھانا چاہتا تھا۔چنانچہ اسی وقت ایک ٹرک آیا جس میں کل تین سیٹیں ہی تھیں اور ڈرائیور کے ساتھ دو اشخاص بیٹھے ہوئے تھے۔پھر بھی مجھے قوی امید تھی کہ ہم اسی ٹرک پر جانے والے ہیں اور خدا تعالیٰ نے اسے ہمارے لئے مسخّر کیا ہوا ہے۔ٹرک والے نے ہم سے کچھ فاصلے پر ٹرک روک کر دونوں اشخاص کو اتارنے کی کوشش کی جس سے اس کا ارادہ واضح ہورہا تھا کہ وہ ہمیں سوار نہیں کرنا چاہتا۔انہوں نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو وہ اندر سے نہ کھلا۔پھر انہوں نے شیشہ نیچے کرکے باہر سے دروازہ کو کھولنے کی کوشش کی لیکن ان کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل تک نہ پہنچ سکا۔مجبورًا ڈرائیور نے ٹرک چلایا اور ہمارے قریب لاکر باہر سے دروازہ کھولنے کا کہا۔ہم نے دروازہ کھولا وہ دونوں اتر گئے اور ڈرائیور نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ہمیں اپنے ساتھ سوار ہونے کی دعوت دی۔

یہ دیکھ کر میرا دوست مبہوت ہوکر رہ گیا۔یہ دوست اب صداقتِ مسیح موعود علیہ السلام کا تو قائل ہوگیا ہے لیکن اپنی بزدلی کے باعث اس بات کا اعلان کرتے ہوئے ڈرتا ہے۔

### ایک خواب۔۔ایک خواہش

حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میرا قلبی تعلق ناقابل بیان ہے۔آپ کی تصویر دیکھتے ہی میرے دل میں ملاقات کی تمنا جوش مارنے لگتی ہے اور آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں یہ بھی دکھایا ہے کہ حضور انور ہماری بستی کے گلی کوچوں میں قدم رنجہ ہوئے ہیں۔دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رؤیا کو پورا فرمائے اور وہ دن جلد لائے جب ہم اپنے پیارے امام کا اپنے ملک میں استقبال کریں۔

(باقی آئندہ)

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کو سیرت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معیار اور آئینہ سے دیکھو

(تحریر: حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ عنہ)

مَیں اس امر کے لکھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں پاتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر غور کرتے ہوئے جس معیار پر مَیں نے اسے مشاہدہ کیا ہے۔ اور مَیں چاہتا ہوں کہ ناظرین اس پر غور کریں وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ اور اس وقت بھی میری غرض **احمد قادیانی** کے آئینہ میں گونہ **احمد مکّی** صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو دیکھنا اور دکھانا ہے۔

آپ کو آگے چل کر معلوم ہو جائے گا کہ میں نے تکلّف اور تصنّع سے کوشش نہیں کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے آئینہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کا مشاہدہ کراؤں۔ بلکہ حقیقت الامر یہ ہے کہ ہمارے محبوب و مطاع و آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فطرت ایسی ہی بنائی گئی ہے کہ اضطراراً اگر اس سے وہی افعال سرزد ہوئے جو آپ اور ہم سب کے سید و مقتدا خیر الرسل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئے تھے۔ اور یہ کوئی انوکھی اور نرالی بات نہ تھی خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کی بشارت دیتے ہوئے اسے اپنا ہی بروز اور مظہر اتم قرار دیا تھا اور شدّتِ مناسبت اور تعلقِ محبت کی بنا پر یہ فرمایا کہ اس کا نام میرا نام ہوگا یہاں تک کہ وہ میری ہی قبر میں دفن ہوگا۔

اس لئے قدرت نے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ احمد قادیانی، احمد مکّی علیہما الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرت کا ایک نمونہ اور مظہر اتم ہوگا۔

پس ہمارے لئے اب راستہ صاف ہے کہ ہم سیرت المہدی کے مطالعہ کے وقت **سیرت محمدیہ**ؐ کو مدنظر رکھیں۔ یہ معیار اور محک جو میں نے تجویز کیا ہے یہ بھی خیالی اور ظنّی نہیں بلکہ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ وحی الٰہی کو پڑھا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صاف صاف وحی میں بار ہا آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے خطاب فرمایا۔ اور کثرت کے ساتھ ان آیات کی وحی ہوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو چکی تھی۔ یہاں تک کہ فرمایا: **مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ** اور پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں۔**

اور بالآخر جو وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تھی کہ **قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ** (آلِ عمران:32) کثرت کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ پر بھی نازل ہوئی۔

ان تمام مکالماتِ الٰہیہ اور مخاطبات قدسیہ پر یکجائی نظر کرنے سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہی کچھ دیا گیا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ ہاں فرق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ ملا وہ براہ راست تھا۔ اور **احمد قادیانی** کو جو کچھ دیا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **کامل اتباع** اور کامل محبت کا نتیجہ تھا۔ اس لئے ایک آقا اور دوسرا غلام کہلایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی اس تواتر اور کثرت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے کہ اس کا توازن اور مقابلہ اسی سیرت کے دوسرے مقام پر انشاء اللہ ہوگا۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور لائف کا مطالعہ منہاج نبوت پر اور پھر تمام نبوتوں کے جامع اور اتم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے توازن پر کرنا چاہئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کو فرداً فرداً مختلف انبیاء علیہم السلام کے نام سے اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا اور بالآخر جَرِیُّ اللّٰہِ فِیۡ حُلَلِ الۡاَنۡبِیَآءِ فرمایا۔

## حضرت مسیح موعودؑ کی مطہر و پاک زندگی ایک عظیم الشان متحدّیانہ نشان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لائف اور سیرت ایک عظیم الشان متحدّیانہ نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے متعلق جو تحدّی عطا فرمائی وہ اُسی رنگ اور اُنہیں الفاظ میں ہے۔ جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے تھے۔ چنانچہ فرمایا: **وَلَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ**۔ اور یقیناً میں نے اس دعویٰ بعثت سے پہلے تم میں اپنی عمر کا ایک حصہ گزارا ہے۔ کیا تم غور نہیں کرتے؟

یہ الہام حضرت مسیح موعود پر 1884ء میں ہوا تھا اور خود حضرت نے اپنی کتاب نزول المسیح کے صفحہ 212 پر بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

یہ وہی تحدّی ہے جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کے سامنے پیش کی۔ حقیقت میں یہ ایسی زبردست اور ناقابل تسخیر تحدّی ہے کہ جسے تیرہ صدیاں گزرنے کے باوجود بھی کبھی مخالف کو اس کے توڑنے کا موقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نہیں ملا۔ اسی طرح پورے تیس برس گزر جانے کے باوجود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحدّی کو کوئی باطل نہیں کر سکا۔ اور یہ ایک زبردست ثبوت آپ کی مطہر اور مقدس زندگی کا ہے۔

**انبیاء علیہم السلام** اور ان کے نُوّاب و خلفاء کے لئے یہ لازمی امر ہے کہ ان کی سیرت اور زندگی مطہّر اور مقدّس ہو۔ ہاں اس قابل ہو کہ انسان کے لئے وہ بطور ایک آئیڈیل اور ماڈل کے قرار پا سکے۔ کیونکہ انسان کی زندگی یا صاف الفاظ میں یوں کہو کہ انسانی تمدن کی بنیاد ایک نمونہ اور نقل پر مبنی ہے اور جس قدر کارخانہ تمدن عالم کا ہے وہ صرف مختلف نقلوں کا مجموعہ ہے۔

مَیں اس فلسفہ تمدن پر لمبی بحث نہیں کرتا۔ ہر شخص سمجھتا ہے کہ انسان جو کچھ بھی دنیا میں کرتا ہے وہ کسی ایک یا دوسرے کی نقل ہے۔ کیونکہ اس دنیا کا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت سے ہمیں رکھا ہے نظام ہی ایسا بنایا ہے کہ بغیر مل کر رہنے اور صحیح تمدن کے اس کا کارخانہ بارونق نہیں ہو سکتا۔

یہ بالکل سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا کہ جنگلی جانوروں کی طرح ہماری فطرت بھی ایسی ہی بنا دیتا کہ ہر ایک کا سُود و زیاں اُن کی اپنی ہی ذات سے وابستہ ہوتا۔ جب کہ تم دیکھتے ہو کہ حیوانات کی ضرورتیں ان کے پیٹ اور شرمگاہ سے آگے نہیں جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں تمدن کی ضرورت نہیں انسان کا باہم مل کر رہنا اور متمدن ہستی ہونا ہی اس امر کی دلیل ہے کہ اس کی خواہشوں اور تقاضوں کی کوئی حد بست نہیں ہے۔ فی الحقیقت یہی ایک ہستی ہے جس کی خواہشوں کا حلقہ موٹی اور مشہود چیزوں سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ اور وہ ہمیشہ اَن دیکھی خواہشوں اور غیب کی تلاش میں رہتا ہے۔ اسی واسطے مشیّتِ اِیزدی نے چاہا کہ انسان مل کر رہیں۔ اور اس حیثیت سے اس کو انسان کا نام دیا۔ جس کے معنے ہیں دو محبتوں کا مجموعہ۔ ایک محبت اپنے خالق سے اور دوسری اپنی نوع سے۔

پس اس متمدن ہستی کے باہم مل کر رہنے میں مختلف خیالات اور طبائع اور حالات کے اختلاف کی وجہ سے بعض قسم کے فساد پیدا ہو سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کے انسداد کے لئے جب سے انسان دنیا میں آیا حکومت ظاہری کا ایک سلسلہ قائم کیا۔ اور چونکہ محض قوانین کامل اصلاح اور امن کا ذریعہ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اس کے ساتھ ہی روحانی حکومت اور باطنی نظام کو قائم رکھنے کے لئے خاص کامل افراد کے سلسلہ کو دنیا میں جاری رکھا۔ یہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء کی جماعت ہوتی ہے اور ان کی زندگیاں انسان کے لئے بطور ایک آئیڈیل اور ماڈل کے ہوتی ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید نے یہ دعا تعلیم کی:

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ (الفاتحہ:7-6)

اور سالار منعمین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی (جو انسانی زندگی کے شعبوں کی ایک کامل رہنما ہے) کو بطور نمونہ کے قرار دے کر فرمایا:

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب:22) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور سیرت تمہارے لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔

خدا تعالیٰ نے اسلام کو جب نوع انسان کے لئے پسندیدہ دین قرار دیا ہے تو اس کے حامل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو کامل نمونہ ٹھہرایا۔ جس میں ہر حصہ زندگی کے لئے بہترین ہدایت نامہ موجود ہے۔

اس لحاظ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اس وقت احمدؑ قادیانی کے آئینہ میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ آؤ اس آئینہ میں جھانک کر دیکھیں کہ یہ کامل انسان ہمیں کیا بتا رہا ہے۔

اور اس کو ہم اسی حصہ سے شروع کرتے ہیں جو برنگ تحدّی **وَلَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡن** ہے۔ ایک شخص غیر قوم غیر ملک میں اس قسم کا دعویٰ کرے تو ممکن ہے کسی شخص کو جرأت نہ ہو کہ اس کے خلاف آواز اٹھائے لیکن اپنی ہی قوم و اپنی ہی سرزمین و ملک میں ان لوگوں میں کھڑے ہو کر جو یوم پیدائش سے اس کے واقف ہیں۔ ایسا دعویٰ بجز اس شخص کے کوئی نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ کے فضل اور فیض سے ایسا صاف کر دیا گیا ہو کہ کسی شخص کو اس پر حرف رکھنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی نے نہ کہا کہ آپ کی زندگی پر یہ اعتراض ہے یہاں بھی جرأت نہ ہوئی۔ اور جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایامِ رسالت کے حالات کمال بسط و تفصیل کے ساتھ دنیا میں اعجازی رنگ میں موجود ہیں۔ یہاں تک کہ آپؐ کی اندرونی زندگی کے حالات بھی تمام و کمال ملتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی اور بعثت کی تاریخ ایسی مبرہن اور واضح ہے کہ کسی بانیٔ مذہب کو یہ بات نصیب نہیں ہوئی۔

### آقا اور غلام کے سوانح کے لئے خاص امتیاز

اس خصوص میں احمد مکی اور احمد قادیانی علیہما الصلوٰۃ والسلام ہی ممتاز اور مخصوص ہیں۔ دنیا بھر کے ہادیانِ مذاہب کو یہ بات نصیب نہیں ہو سکی۔ آقا کو اگر ایسی جماعت اور قوم ملی تھی جو آپ کے تمام حالات کو یاد رکھنا اپنا فرض سمجھتی تھی۔ اور قدرت نے انہیں زبردست قوت حافظہ دی تھی۔ تو غلام کو ایسے زمانہ میں مبعوث کیا کہ پریس کی برکت سے اُس کی ہر بات اور ہر فعل احاطہ تحریر میں آ جاتا تھا۔ پس یہ پہلا امتیاز اور خصوصیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی۔

خدا تعالیٰ کی یہ شہادت حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ فطرتی اور معصوم و مطہر زندگی کے لئے ایک زبردست شہادت ہے۔ اور آج تک اس کے خلاف کسی کی لسان اور قلم نے جنبش نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے اور بھی متعدد وحیوں سے حضرت مسیح موعود کی پاک زندگی کی شہادت دی ہے۔ اور یہ اس زمانہ کے الہامات ہیں جب آپ مبعوث نہیں ہوئے۔ پھر خدا تعالیٰ نے آپ کو اسی طرح پاک و صاف کیا۔ جس طرح پر وہ ہمیشہ اپنے مامورین و مرسلین کو کرتا آیا ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’تخمیناً پچیس برس کے قریب عرصہ گزر گیا ہے کہ میں گورداسپور میں تھا کہ مجھے یہ خواب آئی کہ میں ایک جگہ چار پائی پر بیٹھا ہوں۔ اور اسی چار پائی پر بائیں طرف میرے مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی بیٹھے ہیں۔ جن کی اولاد اب امرتسر میں رہتی ہے۔ اتنے میں میرے دل میں محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تحریک پیدا ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کو چار پائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے اپنی جگہ کو چھوڑ کر مولوی صاحب کی جگہ کی طرف رجوع کیا۔ یعنی جس حصہ چار پائی پر وہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس حصے میں مَیں نے بیٹھنا چاہا۔ تب انہوں نے وہ جگہ چھوڑ دی اور وہاں سے کھسک کر پائینتی کی طرف چند انگلی کے فاصلے پر ہو بیٹھے۔ تب پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس جگہ سے بھی مَیں ان کو اٹھا دوں۔ پھر مَیں ان کی طرف جھکا۔ تو وہ اس جگہ کو بھی چھوڑ کر پھر چند انگلی کے مقدار پر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس جگہ سے بھی ان کو اور پائینتی کی طرف کیا جائے۔ تب پھر وہ چند انگلی پائینتی کی طرف کھسک کر ہو بیٹھے۔ القصہ میں ایسا ہی ان کی طرف کھسکتا گیا اور وہ پائینتی کی طرف کھسکتے گئے۔ یہاں تک کہ ان کو آخر کار چار پائی سے اترنا پڑا۔ اور وہ زمین پر جو محض خاک تھی اور اس پر چٹائی وغیرہ کچھ بھی نہ تھی اتر کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان سے آئے۔ ایک کا نام ان میں سے خیراتی تھا۔ وہ بھی ان کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے اور میں چار پائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے اُن فرشتوں اور مولوی عبداللہ صاحب کو کہا کہ آؤ میں ایک دعا کرتا ہوں۔ تم آمین کرو۔ تب میں نے یہ دعا کی کہ

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

**رمضان اپنی بیشمار برکتیں لے کر آتا ہے اور جو لوگ اس کی حقیقت کو سمجھتے ہیں وہ اس سے فیض بھی پاتے ہیں۔**

**ہر شخص کو خود بھی اپنے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اب ہمارے قدم پیچھے نہ ہٹیں بلکہ آگے بڑھتے رہیں اور کوشش بھی کرنی چاہئے کہ جہاں تک حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہم پہنچے ہیں ان سے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹیں۔**

اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے بندوں کو جو دعا کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ کہا ہے کہ میں تمہارے قریب آ جاتا ہوں اس میں صرف رمضان کے مہینہ کا ہی ذکر نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ جو بھی بے چین ہو اور بے قرار ہو کر میری طرف دعا کرتے ہوئے آتا ہے مَیں اس کی دعا سنتا ہوں۔

رمضان کے دنوں میں بہت سے لوگوں کو نفل پڑھنے کی جو عادت پڑی ہے اگر اس میں وہ باقاعدگی اختیار کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ دعا بھی کریں اور رات کو پختہ ارادہ کر کے سوئیں تو اللہ تعالیٰ کی اس قربت سے ہمیشہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا قرب ہو تو انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں اور اس کے حصار میں ہوتا ہے اور یہ قرب رات کی دعاؤں کے ساتھ دن کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادات سے حاصل ہوتا ہے۔

صرف چند دنوں تک اپنے آپ کو محدود کر کے باقی دنوں میں خدا تعالیٰ کی بات کی طرف توجہ نہ دینا انسان کو مردہ کر دیتا ہے۔
اگر ہم نے حقیقی زندگی حاصل کرنی ہے تو پھر سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ضروری ہے۔

ایک مومن کا کام ہے کہ اپنے اس ذاتی دائرے سے باہر نکل کر جماعت کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ مُسلم اُمّہ کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اپنے اپنے ملکوں کے لئے بھی دعا کریں۔ دنیا پر جو بھیانک خطرات منڈلا رہے ہیں ان کے دُور ہونے کے لئے بھی دعا کریں اور اس طرح دعا کریں جو دل میں درد کے ساتھ اٹھے۔ صرف سطحی دعائیں نہ ہوں۔

**پاکستان اور الجزائر میں احمدیت کی شدید مخالفت اور معاندین کے بدارادوں اور مکروں کے حوالہ سے افرادِ جماعت کو خاص طور پر دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی تاکید**

جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر جماعت کو اپنی پناہ میں لیا ہے اور دشمن ناکام و نامراد ہی ہوا ہے۔ پس اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مضبوط قلعہ میں پناہ لینے کے لئے اپنی دعاؤں اور ذکر کو نہ صرف قائم رکھیں بلکہ بڑھائیں۔

جو باہر کے ممالک میں ہیں، یورپ میں اور ترقی یافتہ ممالک میں رہتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں۔ صرف مسلمانوں کی حالت یا احمدیوں کی حالت کا ہی سوال نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کے حالات ایسے ہو رہے ہیں جو دنیا خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور اپنی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ بڑی طاقتیں اس وقت تو مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہی ہیں اور جیسا کہ مَیں کئی سالوں سے کہہ رہا ہوں کہ مسلمان ان کے ہاتھوں میں بے وقوف بن کر اپنی طاقت کو کمزور کر رہے ہیں۔ اپنے ملکوں کی ترقی کو کئی دہائیاں پیچھے لے جا چکے ہیں۔

صرف مڈل ایسٹ یا عرب ممالک کا ہی معاملہ نہیں ہے کہ جہاں سے جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں۔ امریکہ اور کوریا کا بھی تناؤ ہر آنے والے دن میں بڑھ رہا ہے اور دنیا کے حالات پر نظر رکھنے والے اور تبصرہ کرنے والے اس بات کا کھل کر اظہار کر رہے ہیں کہ امریکہ کا معمولی سا بھی ہتھیاروں کا استعمال یا سختی کا رویّہ، کوریا کی طرف سے ہتھیار کا استعمال چاہے وہ بغیر نقصان پہنچائے ڈرانے کے لئے ہی ہو اس خطے میں بدترین جنگ پر منتج ہوگا۔

**مسلمان حکومتوں کے جو سربراہان ہیں وہ بھی عمومی طور پر اپنے عوام پر ظلم کر کے عوام کی بڑی تعداد کو اپنے خلاف کر چکے ہیں اور پھر حکومتوں کو مستحکم کرنے کے لئے مزید ظلم کرتے چلے جا رہے ہیں۔**

ہم احمدی کمزور ہیں۔ ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔ ہمارے پاس دولت نہیں ہے۔ ہمارے پاس حکومت نہیں ہے۔ لیکن ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی کو مان لیا ہے جس سے اب دنیا کا امن اور سلامتی وابستہ ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل کرنے سے قائم ہوگا۔ دنیا اگر جنگوں کی تباہی اور بربادی سے بچ سکتی ہے تو صرف ایک ہی ذریعہ سے بچ سکتی ہے اور وہ ہے ہر احمدی کی ایک درد کے ساتھ ان تباہیوں سے انسانیت کو بچانے کے لئے دعا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غلبہ دعاؤں کے ذریعہ سے ہونا ہے۔ آپ کو دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا اب رمضان کے بعد بھی ہمیں اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرتے ہوئے دعاؤں اور عبادتوں میں آگے آگے قدم بڑھانے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 رجون 2017ء بمطابق 30 راحسان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

( خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے )

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

رمضان اپنی بیشمار برکتیں لے کر آتا ہے اور جو لوگ اس کی حقیقت کو سمجھتے ہیں وہ اس سے فیض بھی پاتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کے مجھے خطوط آئے اور آ رہے ہیں کہ ہمیں ان دنوں میں فرائض عبادتوں میں

بہتر رنگ میں ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی کی بھی توفیق ملی۔قرآن کریم اور حدیث کے درس سننے کی بھی توفیق ملی۔نماز تراویح کی ادائیگی کی بھی توفیق ملی اور پھر تہجد کی بھی توفیق ملی۔اسی طرح قرآن کریم کا دور مکمل کرنے کی بھی توفیق ملی۔لکھنے والے یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان دنوں میں عجیب کیفیت اور حالت تھی اور لکھتے ہیں کہ ان دنوں میں روحانی طور پر لطف اٹھانے کی جو توفیق ملی، دعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے اور روحانی طور پر لطف اٹھانے کی جو توفیق ملی ہے، رمضان میں جن برکتوں کو سمیٹنے کی ہمیں توفیق ملی ہے، اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کی جو توفیق ملی ہے اور اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے نہ کہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے یہ نظارے دکھائے اور یہ حالت پیدا کی اس کے لئے اب دعا کریں کہ یہ حالت ہمیشہ قائم رہے۔جن روحانی لذّتوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فیضیاب فرمایا ہے ہماری کسی لاپرواہی، کمزوری اور ہماری کسی لغزش اور ہمارے کسی تکبر اور ہماری کسی ناپسندیدہ حرکت، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے ہم نے ان دنوں میں جو کچھ پایا ہے اس کے فیض سے بے فیض ہونے والے نہ بن جائیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اور ان سب برکات کو جو ہمیں اس مہینہ میں ملیں ضائع کرنے والے نہ ہو جائیں۔ کہتے ہیں کہ اللہ کرے کہ ہمیں یہ ساری برکات ہمیشہ حاصل ہوتی رہیں۔اللہ تعالیٰ کرے کہ جنہوں نے حقیقت میں رمضان کے فیض سے فیضیاب ہونے کی کوشش کی ہے اگر ان میں کوئی کمیاں اور کمزوریاں بھی رہ گئی تھیں تو جیسی یہ خواہش کا اظہار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنا فضل اور درگزر فرماتے ہوئے ان کوششوں کو بھی نواز دے جو وہ کرتے رہے اور اس انعام کو ہمیشہ جاری رکھے جو وہ رمضان میں کسی بھی صورت میں اپنی رحمت اور مغفرت کی وجہ سے کرتا رہا۔جنہوں نے اعلیٰ معیار حاصل کئے ان کے معیاروں کو بھی بڑھاتا چلا جائے اور جو معمولی کوشش کرتے رہے ان کی کوششوں کو بھی نوازتے ہوئے ان کے قدم بہتری کی طرف مستقل بڑھاتا رہے۔لیکن ہر شخص کو خود بھی اپنے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اب ہمارے قدم پیچھے نہ ہٹیں بلکہ آگے بڑھتے رہیں اور کوشش بھی کرنی چاہئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہم جہاں تک پہنچے ہیں ان سے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹیں اور ہم کہیں پیچھے کی طرف پھسلنا نہ شروع ہو جائیں اور نہ صرف وہاں قدم جمانے کی کوشش کریں بلکہ اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جانے کی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش بھی کریں اور دعا بھی مانگیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے بندوں کو دعا کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ کہا ہے کہ میں تمہارے قریب آ جاتا ہوں اس میں صرف رمضان کے مہینہ کا ہی ذکر نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ جو بھی بے چین ہو اور بے قرار ہو کر میری طرف دعا کرتے ہوئے آتا ہے میں اس کی دعا سنتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ (النمل:63) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف دُور کر دیتا ہے۔آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ (النمل:63) کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے جو یہ سب کچھ کر سکتا ہے؟ یعنی کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو مضطر کی دعا سنتا ہے۔اس کی تکلیفوں کو دُور کرتا ہے جب اس کو ایک شخص اضطراری حالت میں پکارے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس آیت کے حوالے سے فرمایا کہ: ’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے۔‘‘ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد14 صفحہ259)

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔

پس جو کچھ روحانی فیض اٹھایا، ہم جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہوئے اور قبولیت دعا کے بھی نظارے دیکھے وہ ہمیشہ کا ساتھ بن سکتے ہیں۔اگر ہماری کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان میں قبولیت دعا اور اپنے قرب کے نظارے دکھائے تو یہ اس بات کا احساس دلانے کے لئے ہیں اور یہ ہمیں اس طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں کہ میں نے جو قرب تمہیں عطا کیا ہے اسے مستقل قائم رکھنے کی کوشش کرنا۔اللہ تعالیٰ پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ صرف رمضان کے مہینہ میں ہی قریب آئے گا یا کوئی شخص کوئی عمل کرے یا نہ کرے اس نے ضرور رمضان کے مہینہ میں ہی اسے قرب عطا کرنا ہے۔یہ مہینہ یا یہ دن جو اس نے خاص کئے ہیں تو یہ توجہ دلانے کے لئے کئے ہیں کیونکہ جب جماعتی طور پر اس طرف توجہ ہوتی ہے تو کمزور بھی اس طرف توجہ کرتے ہیں ورنہ اس کا یہ اعلان ہر وقت کے لئے ہے کہ اِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ۔ کہ میں تو تمہارے ہر وقت قریب ہوں۔پس آؤ اور میرے قرب سے فیض اٹھاتے رہو۔رمضان میں کیونکہ تم جماعتی رنگ اور ایک کوشش کے ساتھ میرے قریب آنے اور مجھ سے مانگنے کی کوشش کرتے ہو اس لئے میں اپنے خاص احسان کے تحت اپنی برکات میں اضافہ کر دیتا ہوں۔ورنہ دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول کا ذریعہ بتاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا ربّ رات کے درمیانی حصہ میں بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔فرمایا پس اگر تم سے ہو سکے تو اس گھڑی تم اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے بن جاؤ یا اگر بن سکو تو ضرور بنو۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب منہ حدیث 3579)

پس رمضان کے دنوں میں بہت سے لوگوں کو نفل پڑھنے کی جو عادت پڑی ہے اگر اس میں وہ باقاعدگی اختیار کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ دعا بھی کریں اور رات کو پختہ ارادہ کر کے سوئیں تو اللہ تعالیٰ کی اس قربت سے ہمیشہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔اور جب اللہ تعالیٰ کا قرب ہو تو انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں اور اس کے حصار میں ہوتا ہے اور یہ قرب رات کی دعاؤں کے ساتھ دن کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادات سے حاصل ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بڑے تنبیہ والے الفاظ میں فرمایا کہ ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل حدیث 6407)

پس یہ زندگی کے سامان تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے سارا سال ہی رکھے ہیں، قربت کے سامان تو سارا سال کے لئے رکھے ہیں۔قبولیت دعا کے سامان تو ہر وقت کے لئے مہیا فرمائے ہیں۔اپنے آپ کو صرف چند دنوں تک محدود کر کے باقی دنوں میں خدا تعالیٰ کی بات کی طرف توجہ نہ دینا انسان کو مردہ کر دیتا ہے۔اگر ہم نے حقیقی زندگی حاصل کرنی ہے تو پھر سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ضروری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک جگہ تاکیداً اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اسے یاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو زیادہ یاد کرو اور ذکر کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کر رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمن کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا۔فرمایا کہ اسی طرح بندہ شیطان سے نجات نہیں پا سکتا مگر اللہ کی یاد کے ساتھ۔

(سنن الترمذی ابواب الامثال باب ماجاء فی مثل الصلوٰۃ...الخ حدیث 2863)

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے حصار میں صرف خاص دنوں میں ہی نہیں رکھا بلکہ اس کا اِنِّیۡ قَرِیۡبٌ (البقرۃ:187) کا اعلان ہر وقت اور ہر جگہ ہے۔اس کی مضبوط پناہ گاہیں ہر جگہ موجود ہیں اور ہر وقت موجود ہیں اور ہر وقت مومن کو پناہ دینے کے لئے ان کے دروازے کھلے ہیں اور شیطان کو روکنے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو شیطان سے بچانے کے لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے مستعد حفاظت کرنے والے محافظ ان جگہوں پر کھڑے ہیں۔اگر انسان ہی اپنی بے عقلی سے کام لیتے ہوئے اپنے دشمن سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ گاہ کی طرف دوڑنے کی بجائے خطرناک راستوں کی طرف چلنا شروع کر دے تو پھر یہ انسان کا اپنا قصور ہے اور اس کی بے وقوفی کی، کم عقلی کی انتہا ہے۔پس رمضان میں جس محفوظ حصار میں آنے اور جس مضبوط قلعہ میں آنے کی کوشش کی ہے اور پناہ لی ہے ہمارا کام یہ ہے کہ اب اس پناہ میں رہنے کے لئے تمام احتیاطوں کو استعمال کریں۔یہ نہ ہو کہ ہماری کسی بے احتیاطی کی وجہ سے، لاپرواہی کی وجہ سے ہم قلعہ سے باہر نکل کر اپنے بدترین دشمن کے ہاتھ لگ جائیں۔پس دعاؤں اور نیکیوں کے بجالانے کی طرف خاص توجہ دینے کی ہر ایک کو ہر وقت ضرورت ہے تاکہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ گاہ میں رہیں۔دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور دیں۔

ہماری دعاؤں کی کیا کیفیت ہونی چاہئے اور کس طرح ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں؟ اس بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔جب تک کثرت سے اور بار بار‘‘ (کثرت سے بہت زیادہ اور بار بار) ’’اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی۔‘‘ (کثرت بھی ضروری ہے اور اضطراب بھی ضروری ہے وہ دعا نہیں کی جاتی) ’’وہ پروا نہیں کرتا‘‘۔فرمایا ’’دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے؟ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد10 صفحہ137۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا کہ قبولیت کے واسطے جو ضروری شرط ہے وہ اضطراب ہے۔انسان جو دعا کرے تو صرف منہ سے الفاظ ادا کر کے نہیں، سطحی طور پر نہیں بلکہ دعا کے وقت ایک بیقراری ہو اور ایک بے چینی ہو۔

پھر قبولیت دعا کے لئے یہ شرط بھی آپ نے بیان فرمائی کہ ’’جس کے واسطے انسان دعا کرتا ہو اس کے لئے دل میں درد ہو‘‘۔ (ملفوظات جلد2 صفحہ336۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

انسان اپنے لئے تو دعا کرتا ہے اور بڑے درد سے اسی طرح کرتا ہے جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے قریبیوں، بیوی بچوں کے لئے بھی ان کی تکلیف کے وقت بڑے درد سے دعا کرتا ہے۔ لیکن ہمارا کام یہ بھی ہے، ایک مومن کا یہ کام ہے کہ اپنے اس ذاتی دائرے سے باہر نکل کر جماعت کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ مُسلم اُمّہ کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اپنے اپنے ملکوں کے لئے بھی دعا کریں۔ دنیا پر جو بھیانک خطرات منڈلا رہے ہیں ان کے دُور ہونے کے لئے بھی دعا کریں اور اس طرح دعا کریں جو دل میں درد کے ساتھ اٹھے۔ صرف سطحی دعائیں نہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ: ’’میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔‘‘ فرمایا ’’جس قدر دعا وسیع ہو گی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہو گا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا‘‘ (کنجوسی کرو گے۔ کمی کرو گے) ’’اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دُور ہوتا جاوے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد2 صفحہ74۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا یہ بھی ذریعہ ہے کہ صرف اپنی ذات تک ہی دعاؤں میں انسان محدود نہ رہے بلکہ اپنی دعاؤں کو وسیع کرے اور آجکل کا معاشرہ اور دنیا آپس میں اس قدر قریب ہے کہ دوسروں کے لئے دعا سے انسان اپنی ذات کو بھی فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے۔ یعنی علاوہ اس کے جو ایک ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فائدہ پہنچ رہا ہے، ظاہری دنیاوی فائدے بھی پہنچتے ہیں کیونکہ ظاہری طور پر بھی ہر ایک کا دوسرے پر اثر ہو رہا ہے۔

پس پہلے تو اپنی دعاؤں میں یعنی مستقل دعاؤں میں جماعت کے لئے دعاؤں کو بھی شامل کرے اور یہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کو مجموعی طور پر جماعت کو اپنی دعاؤں میں شامل کرنا چاہئے۔

پاکستان میں جماعت کے حالات کا ہر ایک کو علم ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی مقدمہ یا کسی بھی طریق سے تنگ کرنے کی کارروائی بعض حکومتی کارندوں کی طرف سے یا مولویوں کی طرف سے ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر پاکستانی احمدی کو بچا کر رکھے۔ اسی طرح ملک کے جو سیاسی حالات ہیں ان میں حکومت بھی اپنی طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے بعض کمزوروں کو یا اقلیتوں کو بعض ذریعوں سے اور مختلف گروہوں کے ذریعہ سے یا مختلف لوگوں کے ذریعوں سے یا حملوں کے ذریعوں سے نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتی ہے اور خود ہی ایسی حرکتیں کروا کر پھر اس کے بعد law and order قائم کرنے کے نام پر یہ لوگ مزید ایسے قانون بناتے ہیں تا کہ اپنی مرضی کے قانون چلا سکیں اور اپنی حکومت یا کرسی کو مضبوط کر سکیں۔ بہرحال یہ خبریں آجکل وہاں میڈیا میں بھی نکل رہی ہیں۔ اس بات کی کیا حقیقت ہے یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن ایسے مکر یہ سیاسی حکومتیں ماضی میں کرتی رہی ہیں اس لئے دعاؤں کی خاص ضرورت ہے۔ پاکستانی احمدیوں کو جو وہاں رہنے والے ہیں اپنے لئے خاص دعا کرنی چاہئے۔ پہلے بھی مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ دعاؤں میں جو ایک جوش ہونا چاہئے وہ نہیں ہے اس لئے اس طرف توجہ دیں۔ جہاں تک دعاؤں کے علاوہ کسی کوشش کا سوال ہے ہم نے نہ تو پہلے قانون ہاتھ میں لیا اور بدلے لئے اور نہ آئندہ لیں گے لیکن دعا کا ہتھیار ہے جو ہم ہمیشہ استعمال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان لوگوں کی جماعت کو ختم کرنے کی جو منصوبہ بندیاں ہیں ان سے بچاتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ آئندہ بھی بچائے گا۔ نہ صرف بچائے گا بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت ترقی کی منازل کی طرف بھی پہلے سے زیادہ قدم بڑھائے گی۔

اسی طرح الجزائر میں بھی جماعت کے خلاف ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کارروائی ہو رہی ہے لیکن اِکّا دُکّا کے علاوہ تمام احمدی مضبوطی سے اپنے ایمان پر قائم ہیں اور مجھے لکھتے ہیں کہ آپ فکر نہ کریں۔ ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ ایک نے یہ بھی لکھا کہ آپ کہتے ہیں نئی جماعت ہے۔ ٹھیک ہے ہم نئی جماعت ہیں۔ گزشتہ دس سال سے قائم ہوئی جماعت ہے لیکن ہماری قربانیاں دینے کی جو تاریخ ہے وہ بہت پرانی ہے اس لئے جب ہم پہلے قربانیاں دیتے رہے ہیں تو اب جبکہ ہم نے حق پا لیا ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم قربانیاں نہ دیں۔ حکومت کو وہاں سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو نہ تو کسی قسم کا سخت ردّ عمل دکھا رہے ہیں اور نہ اپنے ایمان سے پھرتے ہیں۔ عورتیں مرد سب سزائیں قبول کرنے کو تیار ہیں لیکن اپنے ایمان سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ احمدی کے پاس دعا کا ہتھیار ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر یقین ہے۔ اس بات پر وہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ امتحان کا دَور ایک دن ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ ضرور ہماری دعائیں سنے گا۔ ہم تو اس خدا کے آگے جھکنے والے ہیں جو سب طاقتوں کا مالک ہے جو مضبوط سہارا ہے۔ اس کے ساتھ جب کوئی چمٹ جائے تو وہ اس کا مضبوط سہارا بن جاتا ہے۔ اس کی پناہ بن جاتا ہے۔ ہمارا خدا سب بادشاہوں اور حکومتوں سے اونچی شان والا ہے۔ وہ صمد ہے۔ یہ دنیادار حکومتیں اور طاقتیں اس کے سامنے ایک حقیر چیونٹی کے برابر بھی نہیں ہیں۔ پس جب ہمارا خدا اس شان والا ہے تو پھر ہمیں خوف کی ضرورت نہیں۔ ہاں امتحان آتا ہے بعض قربانیاں دینی پڑتی ہیں لیکن آخر فتح بھی پھر اسی کی ہے جس کے ساتھ خدا تعالیٰ ہو اور جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر جماعت کو اپنی پناہ میں لیا ہے اور دشمن ناکام و نامراد ہی ہوا ہے۔ پس اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مضبوط قلعہ میں پناہ لینے کے لئے اپنی دعاؤں اور ذکر کو نہ صرف قائم رکھیں بلکہ بڑھائیں۔

پاکستان میں بھی جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہر احمدی کا کام ہے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دے۔ جو سمجھتے ہیں کہ ان کو براہ راست کوئی خطرہ نہیں ہے اور اس بات نے انہیں دعاؤں میں سست کر دیا ہے، دعاؤں کی طرف پوری توجہ نہیں ہے وہ بھی یاد رکھیں کہ ان پر بھی امتحان اور ابتلاء کا دَور آ سکتا ہے اور اگر ایمان بچانا ہے تو اپنے ایمان کو بچانے کے لئے انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہی آنا پڑے گا۔ اس لئے اس سے پہلے کہ ایسی حالت ہو دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ اور جیسا کہ میں نے یہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے کہا کہ اگر اس وقت کسی کو بظاہر دنیاوی آسانیاں بھی ہیں تب بھی جو احمدی بھائی مشکل اور پریشانیوں میں گرفتار ہیں ان کے لئے ایک درد کے ساتھ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جماعتی پریشانیاں بھی دور فرمائے اور ذاتی پریشانیاں بھی دور فرمائے۔ دوسروں کے لئے دعا کرنے سے دعا کرنے والے کی اپنی پریشانیاں بھی دور ہوتی ہیں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

جو باہر کے ممالک میں ہیں، یورپ میں اور ترقی یافتہ ممالک میں رہتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں۔ اسلام کے خلاف ان مغربی اور ترقی یافتہ ممالک میں اب جو ایک رَو اٹھی ہے اس سے احمدی بھی متاثر ہوں گے۔ بیشک ہم کہتے رہیں کہ ہم وہ نہیں جو بعض دوسرے مسلمان عمل کر رہے ہیں۔ ہم تو پُرامن اسلام اور پیار اور محبت کرنے والے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہر ایک کو تو ابھی پتا نہیں کہ ہم کیا ہیں اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد ہے؟ اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن ہے؟ یا تو ہم نے ہر ایک تک پیغام پہنچا دیا ہو ورنہ کارروائی کرنے والا تو اندھا ہو کر کارروائی کر جاتا ہے اور ایسے واقعات یہاں بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ہو رہے ہیں اور ہونے شروع ہو گئے ہیں جو اسلام مخالف اور قوم پرست لوگ مسلمانوں کے خلاف بھی نقصان پہنچانے کے لئے کارروائیاں کر رہے ہیں اور دوسری قوموں کے خلاف بھی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک احمدی نے لکھا کہ میرا مالک میرے کام سے بڑا خوش تھا اور بڑی تعریفیں کیا کرتا تھا۔ اسی طرح اخلاق سے بھی بڑا متاثر تھا لیکن کچھ عرصہ سے اس کا رویّہ بدل گیا بلکہ مسلمانوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے میرے بھی خلاف ہو گیا اور اس وجہ سے وہ مجھے نوکری سے بھی نکالنا چاہتا ہے۔ تو یہی واقعات ہیں جو آہستہ آہستہ بڑھتے چلے جاتے ہیں اگر ان کا وقت پہ علاج نہ ہو۔ پس اس کا علاج سوائے دعا کے اور کچھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کئے بغیر کوئی ان حالات سے بچ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا جب یہ اعلان ہے کہ میری طرف تم خالص ہو کر آؤ مَیں تمہاری پکار اور دعائیں سنوں گا تو پھر اس ذریعہ کو ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔ پس جب حیلے سب جاتے رہیں تو ایک حضرتِ توّاب والی حالت ہمیں پیدا کرنی پڑے گی۔ اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ ہم ان مشکلات اور امتحانوں سے اس کے بغیر نکل نہیں سکتے۔

پھر صرف مسلمانوں کی حالت یا احمدیوں کی حالت کا ہی سوال نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کے حالات ایسے ہو رہے ہیں جو دنیا خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور اپنی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ بڑی طاقتیں اس وقت تو مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہی ہیں اور جیسا کہ مَیں کئی سالوں سے کہہ رہا ہوں کہ مسلمان ان کے ہاتھوں میں بے وقوف بن کر اپنی طاقت کو کمزور کر رہے ہیں۔ اپنے ملکوں کی ترقی کو کئی دہائیاں پیچھے لے جا چکے ہیں۔ اس وقت جو امریکہ کا منصوبہ نظر آ رہا ہے وہ بڑا خطرناک ہے۔ شام میں جنگ کے ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں اور مزید کئے جائیں گے کہ ایران کی مدد شام کو براہ راست پہنچے۔ ہو سکتا ہے ایران ایسی حالت میں فوجیں بھی بھیج دے اور پھر امریکہ اور اسرائیل ایران سے اپنی دشمنی نکالیں گے اور پھر براہ راست ایران سے جنگ شروع ہو جائے گی۔ اور بدقسمتی سے سعودی عرب کی حکومت بھی ان کا ساتھ دے گی۔ بظاہر یہی نظر آ رہا ہے اور اسلام کے خلاف جو بغض و کینہ ہے، مسلمان ممالک کو کمزور کرنے کی جو کوشش ہے اس پر بڑی حکمت سے یہ طاقتیں عمل درآمد کر رہی ہیں اور کریں گی۔ لیکن یہ جنگ پھر محدود نہیں رہے گی۔ روس بھی دوسرے فریق کی حمایت میں جنگ میں کھل کر آ جائے گا جس کا وقتاً فوقتاً وہ اظہار کرتا بھی رہتا ہے۔ ایک عالمی جنگ کی شکل بن سکتی ہے۔ یہی تجزیہ نگار اب کہنے لگ گئے ہیں۔ اگر کسی مسلمان ملک نے ابھی تک کوئی ترقی کی بھی ہے تو اس جنگ کے نتیجہ میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا بعض ملک تو کئی دہائیاں پیچھے جا چکے ہیں اور دوسرے ملک بھی کئی دہائیاں پیچھے چلے جائیں گے۔ نقصان ہمیں مسلمانوں کو ہو گا۔

آجکل اسی طرح قطر کا معاملہ بھی ہے۔ مسلمانوں کو لڑانے کے لئے ایک اور کوشش ہے۔ دہشتگردی کے خاتمہ سے زیادہ یہ بات نظر آتی ہے کہ فرقہ واریت کی وجہ سے ایک حسد پیدا ہوئی ہوئی ہے اور دولت کو حاصل کرنے کی بھی ایک کوشش ہے اور اپنے زیرنگین رکھنے کی بھی کوشش ہے۔ امریکہ نے پہلے تو سعودی عرب کو کہا تھا کہ بیشک قطر پر پابندیاں لگا دو۔ یہی میڈیا میں زیادہ تر ذکر آرہا ہے کہ صدر امریکہ کے دورے کے بعد، امریکہ کی اجازت ملنے کے بعد قطر کے خلاف یہ اقدامات کئے گئے ہیں۔ اب جب یہ سب کچھ ہو گیا تو امریکہ کی حکومت یہ کہتی ہے کہ سعودی عرب اور اس کے اتحادی صلح کے لئے بڑی سخت شرائط رکھ رہے ہیں ان کو نرم رویہ دکھانا چاہئے۔ اور اب یہ ظاہر کرنے کے لئے قطر پہ بھی ہاتھ رکھنا شروع کر دیا ہے کہ ہم تو اس بارے میں بالکل نیوٹرل ہیں۔ مسلمان ممالک کو سمجھ نہیں آرہی کہ مسلمانوں کے خلاف ایک سازش کی جارہی ہے بلکہ اسلام کے خلاف ایک سازش کی جارہی ہے اور ہمیں اس سے بچنا چاہئے۔

پھر صرف مڈل ایسٹ یا عرب ممالک کا ہی معاملہ نہیں ہے کہ جہاں سے جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں۔ امریکہ اور کوریا کا بھی تناؤ ہر آنے والے دن میں بڑھ رہا ہے اور دنیا کے حالات پر نظر رکھنے والے اور تبصرہ کرنے والے اس بات کا کھل کر اظہار کر رہے ہیں کہ امریکہ کا معمولی سا بھی ہتھیاروں کا استعمال اور سختی کا رویہ، یا کوریا کی طرف سے ہتھیار کا استعمال چاہے وہ بغیر نقصان پہنچائے ڈرانے کے لئے ہی ہو، اس خطے میں بدترین جنگ پر منتج ہو گا۔ پس دنیا کے بڑے خوفناک حالات ہیں۔ چین گو کوریا کا حمایتی ہے لیکن وہ بھی حالات کی سنگینی اور جنگ کے خوفناک نتائج کو محسوس کرتے ہوئے کوریا کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے اور امریکہ کو بھی سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

پھر نئی ایجادیں ہیں۔ انسانوں نے اپنے رابطوں کے لئے، اپنے ریکارڈ رکھنے کے لئے، اپنے معاشی اور دوسرے نظام چلانے کے لئے بڑی آسانیاں پیدا کی ہیں۔ کمپیوٹر نے بہت سے کاموں کو سنبھال لیا ہے۔ لیکن یہی ایجاد دنیا کی تباہی کا بھی ذریعہ بن سکتی ہے۔ آجکل بار بار کبھی کسی خاص ملک میں اور کبھی پوری دنیا میں سائبر اٹیک (Syber attack) ہو رہے ہیں۔ سارا نظام اس سے درہم برہم ہو جاتا ہے۔ یہاں کا بھی این ایچ ایس (NHS) کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ ایئر پورٹس کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ جنگی آلات کے استعمال اور جنگوں کی وجہ بننے میں بھی یہ سائبر حملے جو ہیں خوفناک کردار ادا کر سکتے ہیں اور تباہی لا سکتے ہیں۔ چنانچہ نیٹو کے ایک نمائندے نے یہ واضح کیا ہے کہ نیٹو پر یا دنیا کے حساس معاملات میں کہیں بھی یہ سائبر حملہ ہو گیا تو ایک تباہ کن جنگ کا باعث بن سکتا ہے اور مزید ہم اس قسم کا حملہ برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ وارننگ وہ دے چکے ہیں۔ پس دنیا تو اپنی تباہی کے خود سامان کر رہی ہے اور سمجھتے ہیں کہ دنیاداروں کی ترقی ان کی حفاظت کی ضامن ہے جبکہ یہ ان کی تباہی کی وجہ بن سکتی ہے۔ اور پھر دنیادار اور دنیادار سربراہان حکومت اپنے مفادات کے لئے بالکل لاپرواہ ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر جب دنیا کی سب سے بڑی ظاہری طاقت کا صدر اپنے خول میں بیٹھ کر ہوائی باتیں کر کے سمجھتا ہو کہ دنیا اب میرے کہنے کے مطابق چلے گی تو پھر اس کی یہ باتیں حالات کو مزید بگاڑنے والا ہی بنا رہی ہیں۔ ایک بات تو اس سے ظاہر ہے کہ یہ اپنے تکبر کی وجہ سے اپنے ہر مخالف کو اور مسلمانوں سے نفرت کی وجہ سے مسلمانوں کو ختم کرنے پر تُلا بیٹھا ہوا ہے۔ اپنے مخالفین کو، جو چاہے کوئی بھی ہوں، ختم کرنے پر تُلا بیٹھا ہے اور اس بات سے لاپرواہ ہے کہ دنیا میں مختلف وجوہات سے جو حالات پیدا ہو رہے ہیں اس کے خوفناک نتائج سے وہ بھی محفوظ نہیں رہے گا۔

مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ جو جگہ مرکز اسلام ہے وہاں کے بادشاہ بھی ایماندار نہیں ہیں اور اپنے مفادات اور علاقے میں اپنی بڑائی منوانے کے لئے غیر مسلموں کی گود میں گر کر اسلام کو کمزور کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ سعودی حکومت کا یہی حال ہے۔ مسلمان حکومتوں کے جو سربراہان ہیں وہ بھی عمومی طور پر اپنے عوام پر ظلم کر کے عوام کی بڑی تعداد کو اپنے خلاف کر چکے ہیں اور پھر حکومتوں کو مستحکم کرنے کے لئے مزید ظلم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہی حال عراق میں ہے یا کچھ حد تک دوسرے ملکوں میں ہو رہا ہے۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان باتوں سے یہ مسائل کا حل کر لیں گے۔ اور سمجھتے نہیں کہ اس کا حل وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے اور جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے میں ہی ہے۔

ہم احمدی کمزور ہیں۔ ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔ ہمارے پاس دولت نہیں ہے۔ ہمارے پاس حکومت نہیں ہے۔ لیکن ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی کو مان لیا ہے جس سے اب دنیا کا امن اور سلامتی وابستہ ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل کرنے سے قائم ہو گا۔ دنیا اگر جنگوں کی تباہی اور بربادی سے بچ سکتی ہے تو صرف ایک ہی ذریعہ سے بچ سکتی ہے اور وہ ہے ہر احمدی کی ایک درد کے ساتھ ان تباہیوں سے انسانیت کو بچانے کے لئے دعا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ دعا ایسی مصیبت سے بچانے کے لئے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور ایسی مصیبت کے بارے میں بھی جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو۔ فرمایا کہ پس اے اللہ کے بندو! دعا کو اپنے پر لازم کر لو۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب من فتح لہ منکم باب الدعاء... الخ حدیث 3548)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہمیں دعاؤں پر بہت زور دینا چاہئے۔ آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ دنیا میں بسنے والے انسانوں کے درد کو محسوس کرتے ہوئے، ان آنے والی تکلیفوں اور مصیبتوں کو محسوس کرتے ہوئے جو ابھی ان پر نہیں آئیں اور جن کا ان کو احساس بھی نہیں ہے۔ حکومتیں اور ایک طبقہ تو اپنے مقاصد کے لئے ایسی حرکتیں کر رہا ہے لیکن لاکھوں کروڑوں معصوم دنیا میں ہیں، ان ملکوں میں ہیں جن کو پتا بھی نہیں ہے کہ ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور کیا ہو رہا ہے اور وہ بے ضرر اور معصوم ہیں ان کے لئے ہمارا فرض ہے کہ دعا کریں۔ یہ لوگ جو دنیا دار ہیں وہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہم، جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم دنیاوی حصاروں میں رہ کر ان اثرات سے محفوظ رہیں گے۔ لیکن نہیں سمجھتے کہ آفات اور تباہی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ آج غلامان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی یہ فرض ہے کہ جہاں اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین پر قائم اور مضبوط رکھے، اللہ تعالیٰ سے تعلق کو اور دعاؤں کی طرف توجہ میں انہیں بڑھاتا رہے، ان کی پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرمائے، وہاں مُسلم اُمّہ کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ غیروں اور اسلام مخالف طاقتوں کی جھولی میں نہ گریں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی سلامتی، ان کی ترقی کے لئے اپنے جس فرستادے کو بھیجا ہے وہ اسے ماننے والے ہوں۔ اسی طرح ایک درد کے ساتھ انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لئے بھی دعا کریں۔ جنگوں کے ٹلنے کے لئے دعا کریں۔ دعاؤں اور صدقات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ اگر اصلاح کی طرف دنیا مائل ہو جائے تو یہ جنگیں ٹل بھی سکتی ہیں۔ ہم اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ دنیا کا ایک حصہ تباہ ہو اور پھر باقی دنیا کو عقل آئے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں اور آنے والے کو مانیں بلکہ ہم تو اس بات پر خوش ہیں اور کوشش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اس کے بداعمال کی وجہ سے تباہی میں نہ ڈالے اور دنیا کو عقل دے کہ وہ بد انجام سے بچیں۔ جہاں مسیح موعود کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ اس پیغام کو عام کریں کہ عافیت کا حصار اب مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جڑنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے یا جڑنے میں ہی ہے، وہاں ہم ان کے لئے دعائیں بھی کریں۔ اس یقین کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہماری دعاؤں سے ان کو عقل بھی آ جائے اور اللہ تعالیٰ ان کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بھی بچا لے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اس مشن کو پورا کرنے والے ہوں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے کہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے اور اس کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور کوششوں کو بھی عمل میں لائیں اور دعاؤں کی بھی انتہا کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غلبہ دعاؤں کے ذریعہ سے ہونا ہے۔ آپ کو دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا اب رمضان کے بعد بھی ہمیں اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرتے ہوئے دعاؤں اور عبادتوں میں آگے آگے قدم بڑھانے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی‘‘۔ فرمایا کہ ’’انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔‘‘ فرمایا ’’پس مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہو گی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 269-268۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے اور ہم کبھی شیطان کی جھولی میں گرنے والے نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہوں۔


Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

# ابتلاؤں میں صبر و رضا کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات

## صبر روشنی ہے

حضرت ابوعامر الاشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّبْرُ ضِیَاءٌ صبر روشنی ہے۔

(الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم جلد 4 صفحہ 453)

## ایمان اور صبر

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور چند سوالات کئے۔ ایک سوال یہ پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اَلسَّمَاحَۃُ وَالصَّبْرِ۔ یعنی نرمی اور صبر سے کام لینا۔ (مسند احمد جلد 9 حدیث 2732)

## میرا لباس

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا : اَلصَّبْرُ رِدَائِیْ صبر میری چادر ہے۔

(الشفاء – قاضی عیاض – جلد اول صفحہ 86)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی راہ میں جتنا مجھے ڈرانے کی کوشش کی گئی کسی اور کے لئے ایسی کوشش نہیں ہوئی اور راہ مولیٰ میں جتنی اذیت مجھے دی گئی اتنی کسی اور کو نہیں دی گئی۔

(جامع ترمذی کتاب القیامۃ حدیث نمبر: 2396)

## صبر بے مثال ہے

حضرت ابوفاطمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ارشاد فرمایا کہ تم ہجرت کرجاؤ اس کی کوئی مثال نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بتائیں جس پر میں کاربند رہوں تو فرمایا: صبر اختیار کرو صبر کا کوئی مثیل نہیں۔

(سنن کبریٰ نسائی جلد 8 صفحہ 62 حدیث 8645)

## نعمت اور رزق

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبر کرنا چاہے گا اللہ اس کو صبر کی توفیق دے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف عن المسئلۃ حدیث نمبر 1376)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو صبر کرنا چاہے اللہ اسے صبر کی توفیق دے گا اور جو دنیا سے غنی ہونا چاہے اللہ تعالیٰ اسے غنا عطا کرے گا اور جو عفت کا طلبگار ہوگا اللہ تعالیٰ اسے عفت عطا کرے گا۔ اور کسی انسان کو صبر سے زیادہ وسیع رزق کبھی نہیں دیا گیا۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر 11011)

## حسن صبر

حضرت ابوسعیدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ:

اللہ تعالیٰ نے عقل کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے جن میں وہ تینوں ہوں اس کی عقل کامل ہے اور جس میں نہیں اس کے پاس عقل نہیں۔ وہ امور یہ ہیں۔ اللہ کی حسن معرفت، اللہ کی حسن اطاعت اور اس کے معاملات پر حسن صبر۔ (مسند الحارث جلد 2 صفحہ 800)

## تین قسم کا صبر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: صبر تین قسم کا ہوتا ہے۔ مصیبت میں صبر کرنا، اطاعت میں صبر کرنا اور ترک گناہ پر صبر کرنا۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 91)

## خیر کا جامع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین باتیں جس میں ہوں اللہ اس کے لئے دنیا اور آخرت کی خیر اکٹھی کر دیتا ہے۔ رضا بالقضاء۔ مصائب میں صبر۔ شدائد اور بھلائی میں دعا۔

(بحار الانوار جلد 68 صفحہ 156)

## صابر کی تین علامات

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

صابر شخص کی تین علامات ہیں۔ اوّل وہ سستی نہیں کرتا۔ دوم وہ غصہ نہیں کرتا۔ تیسری وہ اپنے رب سے شکوہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ سستی دکھائے تو حق کو ضائع کرے گا۔ اور اگر غصہ کرے گا تو شکر ادا نہ کرے گا اور اگر اپنے ربّ سے شکوہ کرے گا تو اس کی نافرمانی کرے گا۔

(علل الشرائع جلد 2 صفحہ 498)

## صبر کے چار شعبے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کے چار شعبے ہیں۔ شوق، خوف، زھادہ اور انتظار۔ جو جنت کا شوق رکھتا ہے شہوات سے الگ ہو جاتا ہے اور جو آگ سے ڈرا وہ محرمات سے بچ گیا۔ جو دنیا میں پاک بنتا ہے مصائب میں گھر جاتا ہے اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔

(معدن الجواہر صفحہ 40)

## بہادر کون ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بہادر نہیں جو پچھاڑنے میں بہادر ہو۔ بہادر وہ ہے جو اپنے نفس پر غصہ کے وقت قابو رکھتا ہو۔ (بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب حدیث 6114)

## متبع رسولؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ کیا مَیں تمہیں اخلاق میں اپنے سب سے زیادہ مشابہ کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ!

فرمایا: جو تم میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہتر ہو۔ جو حلم کے لحاظ سے بڑا ہو اور اپنے عزیزوں سے نیکی کا سلوک کرنے والا ہو اور اپنے نفس سے انصاف کرنے میں سخت ہو۔

(من لایحضرہ الفقیہ جلد 4 صفحہ 370)

## رعایا کا صبر

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمران زمین پر خدا کا ظل ہوتا ہے جس کے نیچے اس کے مظلوم بندے پناہ لیتے ہیں۔ اگر وہ عدل کرے تو اس کا اجر اسے ملے گا اور رعایا پر شکر واجب ہے۔ اور اگر وہ ظلم اور بربریت سے کام لے تو اس کا بوجھ اسی پر ہے اور رعایا پر صبر واجب ہے۔

(الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم جلد 12 صفحہ 127)

## راہ مولیٰ میں زخم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم کا رنگ تو خون جیسا ہی ہوگا مگر اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہوگی۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب من یجرح فی سبیل اللہ حدیث نمبر 2593)

حضرت ابوالدرداؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس کو خدا کی راہ میں زخم آیا اللہ تعالیٰ اس پر خاتم الشہداء یعنی شہداء والی مہر لگائے گا اور قیامت کے دن اس کو نور عطا ہوگا جس کا رنگ تو زعفران کا ہوگا مگر خوشبو کستوری کی ہوگی۔ (مسند احمد حدیث نمبر 26231)

## مشکلات پر صبر کرو

حضرت سعد بن عبیدؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ہوسکتا ہے کہ نیکیوں میں ترقی کرے۔ اور اگر وہ بد ہے تو شاید توبہ کی توفیق پائے۔

(صحیح بخاری کتاب التمنی باب ما یکرہ من التمنی حدیث نمبر 6694)

## صبر کا وقت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے قریب بیٹھی رو رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صبر کرو۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان نہیں سکی۔ اس نے کہا چلے جاؤ تم پر میرے جیسی مصیبت نہیں آئی۔ بعد میں اسے بتایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی اور معذرت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر تو صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور حدیث نمبر 1203)

## صبر کا مہینہ

ابوالعلاء بن الشخیر نے ایک بدوی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث پوچھی جو اس نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ اس نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جسے یہ بات خوشی دے کہ اس کے سینے کا میل کچیل صاف ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ صبر کے مہینے رمضان اور ہر ماہ تین روزے رکھے۔

(مسند الحارث جلد 1 صفحہ 426)

## نصف صبر

السلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا تسبیح نصف میزان ہے جسے خدا کی حمد بھرتی ہے اور تکبیر زمین و آسمان کو بھر دیتی ہے اور روزہ نصف صبر ہے اور وضو نصف ایمان ہے۔

(الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم جلد 3 صفحہ 109)

## استقامت اور استقلال

حضرت ابوسفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے دین کی کوئی ایسی بات بتائیے کہ اس کے بعد کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ یعنی میری پوری تسلی ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

(مسلم کتاب الایمان۔ باب جامع اوصاف الاسلام حدیث نمبر 55)

## صبر پر قائم رہو

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے مسلمانو! دشمن کے مقابلہ کی کبھی تمنا نہ کیا کرو اور خدا سے امن اور عافیت کے خواہاں رہو۔ لیکن جب دشمن کے ساتھ تمہارا ٹکراؤ ہو جائے تو پھر صبر اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

(مسلم کتاب الجہاد والسیر باب کراہۃ تمنی لقاء العدو حدیث نمبر: 4542)

## دوام

حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کو کون سا کام سب سے زیادہ پسند تھا۔ آپؓ نے فرمایا وہ کام جس پر دوام اختیار کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب القصد والمداومہ)

علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا رسول کریم ﷺ مختلف کاموں کے لئے دن مخصوص کرلیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں میں دوام ہوتا تھا اور فرماتے تھے کہ اللہ کے حضور پسندیدہ ترین عمل وہ ہے جس پر دوام ہوا گرچہ وہ تھوڑا ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یخص شیئًا حدیث نمبر 1851 و کتاب الرقاق باب القصد حدیث نمبر: 5983)

.........................................

# ابتلاء حسب مراتب ہوتا ہے

## دین کتنا مضبوط ہے

حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا سب سے زیادہ ابتلاء کن پر آتے ہیں؟ فرمایا انبیاء پر۔ پھر جو اُن کے قریب تر ہو پھر جو اُن کے قریب تر ہوں۔ انسان اپنے دین کی مضبوطی کے حساب سے آزمایا جاتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب فی الصبر علی البلاء حدیث نمبر 2322)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا سب سے زیادہ آزمائشیں کن لوگوں پر آتی ہیں فرمایا انبیاء پر اس کے بعد علماء پر۔ اس کے بعد صالح لوگوں پر۔ کسی کو غربت سے آزمایا گیا اور اس کے پاس پہننے کے لئے صرف ایک ہی جُبّہ ہوتا تھا۔ کسی کو جوؤں سے آزمایا گیا اور انہوں نے اسے مار ہی ڈالا مگر ان میں سے ہر ایک خوش رہا جتنا تم میں سے کوئی انعام ملنے پر ہوتا ہے۔

(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 99 حدیث نمبر: 119)

## پیار اور آزمائش
محمود بن لبیدؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جس قوم سے پیار کرتا ہے تو اللہ انہیں آزماتا ہے پس جو ان میں سے صبر کرتے ہیں تو صبر ان کو عطا ہوتا ہے اور جو جزع فزع کرتے ہیں تو جزع فزع ان کا مقدر ہوتی ہے۔
(احادیث اسماعیل بن جعفر۔صفحہ 446)

## ابتلاؤں کی مناسبت سے
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کی مناسبت سے برابر صبر نازل کرتا ہے۔
(مسند الحارث جلد 1 صفحہ 498)

## صبر سے مراتب کا حصول
ابراہیم بن المہدی السلمی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اگر اللہ کسی بندے کو کوئی مرتبہ عطا کرنا چاہتا ہے جو اس کے عمل کے ذریعہ نہیں مل سکتا تو اللہ اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد کے ذریعہ آزماتا ہے۔ پھر اسے اس پر صبر بھی عطا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس مرتبہ کے حصول کا حقدار بن جاتا ہے۔
(ابوداؤد کتاب الجنائز باب الامراض المکفرۃ للذنوب)

## دکھوں کا فلسفہ
حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے تو اس کو مشکل میں ڈالتا ہے۔
(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب کفارۃ المرض حدیث نمبر 5645)

........................................

# سابقہ قوموں کا صبر
## ناقابل شکست
حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
تم سے پہلے ایسے مومن گزرے ہیں جن کا لوہے کی کنگھیوں سے گوشت نوچ لیا جاتا اور ہڈیاں اور پٹھے ننگے کر دیئے جاتے مگر یہ ظلم ان کو اپنے دین سے منحرف نہ کرسکا۔
(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3342)
حضرت خباب بن ارتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
تم سے پہلے ایسے مومن بھی گزرے ہیں جن کے لئے گڑھے کھودے گئے انہیں اس میں گاڑ دیا گیا پھر آرا لایا گیا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا گیا مگر وہ اپنے دین اور ایمان سے نہ پھرے۔ بعض اوقات لوہے کی کنگھیوں سے ان کا گوشت نوچ لیا جاتا ہڈیاں اور پٹھے ننگے کر دیئے جاتے مگر یہ ظلم بھی ان کو دین سے جدا نہ کرسکا۔
(صحیح بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب مالقی النبی واصحابہ)

## صبر و استقامت پر بیعت
حضرت جویریہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نافع سے پوچھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی، کیا موت پر لی تھی؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ صبر و استقامت پر بیعت لی تھی۔
(صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب البیعۃ فی الحرب)

## حضرت عثمان کو صبر کی نصیحت
حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو فرمایا یقیناً تم قتل اور شہید کئے جاؤ گے۔ پس صبر کرنا اللہ تمہیں صبر عطا کرے گا اور تم اس قمیص کو نہ اتارنا جو اللہ تمہیں پہنائے گا۔ جب حضرت عثمان جانے لگے تو فرمایا اللہ تمہیں صبر عطا کرے تم شہید کئے جاؤ گے۔ اس حال میں کہ تم روزے سے ہوگے اور تم میرے ساتھ افطار کرو گے۔
(مسند ابو یعلیٰ الموصلی جلد 12 صفحہ 473)

........................................

# دنیاوی مشکلات پر صبر
## بھوک پر صبر
حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جس نے دنیا میں اپنی بھوک مٹالی قیامت کے دن یہ اس کی امیدوں کے درمیان روک بن جائے گی اور جس نے حالت فقر میں اہل ثروت کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا وہ رسوا ہوگا اور جس نے حالت فقر میں صبر سے کام لیا اللہ اسے جنت الفردوس میں جہاں وہ شخص چاہے گا ٹھہرائے گا۔
(المعجم الاوسط طبرانی جلد 8 صفحہ 45 حدیث نمبر: 7912)
حضرت براءؓ بن عازب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو کوئی شدید بھوک میں صبر جمیل اختیار کرے۔ اللہ اس کا گھر جنت الفردوس میں جہاں وہ چاہے بنا دیتا ہے۔ (المعجم الصغیر للطبرانی جلد 2 صفحہ 225)

## مدینہ کی تنگ دستی پر صبر
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ”جس نے اس (مدینہ) کی تنگ دستی پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کے لئے سفارشی ہوں گا“۔
(صحیح مسلم کتاب الحج باب الترغیب فی سکنی المدینۃ والصبر علی لاوائہا)
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے مدینہ کے مشکل حالات کی وجہ سے چلے جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص یہاں کی تکلیفوں پر صبر کرتے ہوئے مرجائے تو میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا۔
(صحیح مسلم کتاب الحج باب الترغیب فی سکنی المدینۃ)

## مکہ کی مشکلات پر صبر
حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو دن کی گھڑی میں مکہ کی گرمی پر صبر کرے گا اس سے جہنم کی آگ دور کردی جائے گی۔
(اخبار مکہ للفاکھی جلد 2 صفحہ 283)

## اولاد کی وفات پر صبر
حضرت ام عطیہؓ کا ایک بیٹا فوت ہوگیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انہوں نے خوشبو منگوائی اور اپنے بدن پر لگائی اور فرمایا ہمیں منع کیا گیا ہے کہ ہم خاوند کے سوا اور کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ کریں۔
(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب احداد المرأۃ حدیث نمبر: 1200)
حضرت ابوطلحہؓ اور ان کی بیوی نے ایک بیٹے کی وفات پر غیر معمولی صبر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ یہ رات تمہارے لئے مبارک کرے۔
سفیان کہتے ہیں کہ میں نے ان کے نو بیٹے دیکھے اور سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔
(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب من لم یظہر حزنہ عند المصیبۃ حدیث نمبر: 1218)

## جنت سے کم کچھ نہیں
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس بندے کی میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھا لوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔
(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ)
حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کے جگر گوشے کو اپنے پاس بلالے اور وہ اس پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس (مصیبت) کے بدلے ثواب طلب کرے اور وہی بات منہ سے نکالے جس کا اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو اللہ تعالیٰ جنت سے کم کوئی بدلہ اس کے لئے پسند نہیں فرماتا۔
(سنن النسائی کتاب الجنائز باب ثواب من صبر واحتسب)

## بیماری پر صبر
حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر لے کر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے چادر کے اوپر سے بخار کی حرارت محسوس کی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخار کافی تیز ہے فرمایا ہم پر اسی طرح سخت آزمائشیں آتی ہیں اور ہمیں اجر بھی بڑھا کر دیا جاتا ہے۔
(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 99 حدیث نمبر: 119)
عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر شخص پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جب وہ بیمار پڑتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تیرا فلاں بندہ بیمار ہے حالانکہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ دیکھو کیا وہ صبر اور اپنا محاسبہ کرکے اور اس میں بھلائی کی امید رکھتا ہے۔ فرشتے اس کا معاملہ بتاتے ہیں تو اللہ ان فرشتوں کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہے کہ اگر میں اس کے درجات بلند کروں تو اس کے خون اور گوشت سے بہتر خون اور گوشت میں بدل کر اس کے سارے گناہ معاف کردوں گا۔ اور اگر اس کی روح قبض کروں تو اسے جنت میں داخل کروں گا۔ لیکن اگر وہ جزع فزع کرے گا تو میں اس کے خون اور گوشت کو مزید برے خون اور گوشت میں بدل کر اس کے گناہوں پر گرفت کروں گا اور اسے آگ میں ڈال دوں گا۔
(الزہد والرقائق لابن المبارک جلد 2 صفحہ 30)
حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور ان کے آخری وقت کی تکلیف کو دیکھ کر رو پڑے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔ ہاں واویلا کرنے اور بے صبری کی باتیں کرنے کی وجہ سے عذاب دے گا۔ سوائے اس کے کہ رحم فرمادے۔
(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب البکاء عند المریض)
حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک حبشی عورت آئی اور کہا مجھے مرگی پڑتی ہے تو میں عریاں ہو جاتی ہوں۔ میرے لئے دعا فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم چاہتی ہو کہ تم صبر کرتی رہو اور تمہارے لئے جنت مقدر ہو جائے یا چاہتی ہو کہ میں دعا کروں اور اللہ تمہیں شفا دے دے۔ تو اس نے کہا کہ میں صبر کروں گی لیکن دعا فرمائیں کہ میں عریاں نہ ہوا کروں تو آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔
(بخاری کتاب المرضیٰ باب فضل من یصرع من الریح)

........................................

# صبر کی برکات
## صبر و شکر کی برکت
حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام ہی بابرکت ہوتے ہیں اور یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی اور مسرت نصیب ہو تو وہ اللہ کا شکر کرتا ہے اور یہ شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب ہوتی ہے اور اگر اس کو کوئی دکھ اور رنج پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ صبر بھی اس کے لئے برکت کا باعث بنتا ہے۔
(مسلم۔ کتاب الزہد باب المومن امرہ حدیث نمبر 5318)

## بلند مقام
حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب ابتلاؤں سے گزرنے والوں کو اجر دیا جائے گا تو اہل عافیت یعنی جو ابتلاؤں سے محفوظ رہے وہ خواہش کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں تاکہ وہ بھی یہ مقام حاصل کرتے۔
(جامع ترمذی کتاب الزہد باب فی ذہاب البصر حدیث نمبر 2325)

## اللہ کی مدد
حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جان لو کہ اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ خوشی اور فرحت تکلیف کے ساتھ مقدر ہے اور ہر تنگی کے بعد آسانی اور سہولت کے دن آجاتے ہیں۔
(مسند احمد حدیث نمبر 2666)
حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند نہیں جو انسان صبر کرکے پیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں انسان پیتا ہے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 8 صفحہ 88 حدیث نمبر: 34409)

## اللہ کی محبت
حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ اس آدمی سے بہت محبت کرتا ہے جس کا

ایک برا پڑوسی ہو اور وہ اس کی ایذا رسانیوں پر صبر کرتا ہے اور نیک نیتی سے برداشت کرتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔
(فردوس الاخبار جلد اول صفحہ 199 حدیث نمبر 583)

## فرشتوں کی معیت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے سامنے حضرت ابوبکرؓ کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ اور حضرت ابوبکرؓ چپ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے مسکراتے رہے۔ مگر جب اس شخص نے انتہا کر دی تو حضرت ابوبکرؓ نے بھی جواباً کچھ کہہ دیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر چل پڑے۔ حضرت ابوبکرؓ نے وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم خاموش تھے فرشتے تمہاری طرف سے جواب دے رہے تھے مگر جب تم نے جواب دینا شروع کیا تو فرشتے چلے گئے اور شیطان آ گیا۔ میں شیطان کے ساتھ کس طرح بیٹھ سکتا تھا۔
(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب الانتصار حدیث نمبر 4251)

## حصول جنت

ابتدائی زمانہ میں حضرت یاسرؓ ان کی بیوی حضرت سمیہؓ اور بیٹے حضرت عمارؓ سب کو قریش نے اذیت میں مبتلا کر رکھا تھا کہ آنحضرت ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔
اے آل یاسر صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہاری وعدہ گاہ جنت ہے۔
(مستدرک حاکم کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار جلد 3 صفحہ 432 حدیث نمبر 5646)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میں اپنے معزز بندے کا مواخذہ کرتا ہوں تو وہ صبر کرتا ہے اور اپنا محاسبہ کرتا ہے میں اسے جنت کے سوا ثواب نہیں دیتا۔
(معجم ابی لیلی الموصلی صفحہ 267)

## عزت میں اضافہ

حضرت ابو کبشہ انماریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
تین باتیں میں قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ انہیں اچھی طرح یاد رکھو۔ کسی بندے کا مال صدقہ کی وجہ سے کم نہیں ہوتا۔ جب کسی پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس کے لئے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔
(جامع ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا حدیث نمبر 2247)

## صابروں کو سلام

حضرت ابو طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا:
اپنی قوم کو میرا سلام کہنا۔ ان سے زیادہ صاحب عفّت اور صبر کرنے والے میرے علم میں اور کوئی نہیں۔
(جامع ترمذی کتاب المناقب باب فضل الانصار حدیث نمبر:3838)

حضرت ابو ایوبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے انصار کے گروہ! تم میرے بعد یقیناً تنگی دیکھو گے۔ پس تم صبر کرنا۔
(مسند الحارث جلد 2 صفحہ 929)

..................................................

# صبر کے لئے دعائیں

## ابتلاء سے بچنے کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو جب کوئی کٹھن امر درپیش ہوتا تو یہ دعا کرتے۔
اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ابتلاء کی سختی سے اور بدبختی کی گرفت سے اور تقدیر کے شر سے اور دشمنوں کے اپنے خلاف خوش ہونے سے۔
(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من جھد البلاء)

## یونسؑ کی دعا

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی تھی اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہر عیب سے پاک ہے یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ فرمایا جو کسی ابتلاء کے وقت یہ دعا کرے گا اللہ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔
(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید حدیث نمبر 3427)

## کشادگی کا انتظار

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار ہے۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات)

## ثبات قدم کی دعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کثرت سے یہ دعا کرتے تھے۔
يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ
اے دلوں کو پھیرنے والے مجھے اپنے دین پر ثباتِ قدم عطا فرما۔
(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ان القلوب بین الاصبعین حدیث نمبر 2066)

## صبر اور عافیت

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اللہ سے مصائب مانگے ہیں اب اللہ سے عافیت بھی طلب کر۔
(مسند البزار جلد 7 صفحہ 82)

## صبر کی دعا کا اجر

حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اگر کسی بندہ کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہ اے اللہ مجھے اس مصیبت پر اجر دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ تو اللہ اسے مصیبت پر اجر بھی دیتا ہے اور نعم البدل بھی عطا کرتا ہے۔
حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے ابو سلمہ کی وفات پر اسی طرح دعا کی تو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں بہترین بدل عطا فرمایا۔
(مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند المصیبۃ)

## انتباہ

حدود ذہن پر تعزیر کے پہرے بٹھا دیجے
لبِ اظہار پر تادیب کے تالے لگا دیجے
کچھ اس طرح غرور کجکلاہی کو جِلا دیجے
لرزتے آنسوؤں کو دیکھتے ہی مسکرا دیجے
نہ جانے پھر جہانبانی کے یہ دن کب ہاتھ آئیں گے
جہاں نقش وفا کوئی نظر آئے مٹا دیجے
چٹک غنچوں کی بھی تو بارِ خاطر ہے لگے ہاتھوں
شگفتہ لالہ و گُل پر بھی پابندی لگا دیجے
انہیں پہ جانے کیوں ہر بار مشقِ جَور ہوتی ہے
جنہیں ہے حکم ہر دکھ دینے والے کو دعا دیجے
کہاں ہاتھ آئے گا پھر نسخۂ مقبولیت ایسا
بنام امن مظلوموں کو روحانی سزا دیجے
سیاست ناز اٹھائے تا بہ کے اللہ والوں کے
انہیں نفرت میں دھر کر ان کی ہُوحق کو دبا دیجے
نبی کا نام لیتے ہیں غلامانہ عقیدت سے
انہیں تحقیر کا الزام دے کر چپ کرا دیجے
انہیں ہے اعتراف جرمِ عشقِ احمدِ مُرسَل
انہیں اس جرم کی کوئی سزائے جانگزا دیجے
یہ جب بات کرتے ہیں صد سالہ پرانی بات کرتے ہیں
انہیں کچھ دورِ حاضر کے قرینے بھی سکھا دیجے
مبادا آپ کی محبوبیت پر حرف آجائے
ارادت کے تمام اوراقِ پارینہ جَلا دیجے
مگر یہ یاد رکھیے ایک شَے آہِ رسا بھی ہے
انہی حالات میں جکڑے ہوؤں کا اِک خدا بھی ہے

(ثاقب زیروی (مرحوم))

(مرسلہ: حمیداللہ ظفر۔ جرمنی)


قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636



MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

تقریر برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء

# ”ہمارا خدا، زندہ خدا“

(عطاء المجیب راشد)

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَأْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

(سورۃ البقرۃ: 256)

اللہ! اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بِالذات ہے۔ اُسے نہ تو اُونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔

میری تقریر کا عنوان ہے: ”ہمارا خدا، زندہ خدا“۔

چار الفاظ کا یہ عنوان اپنے اندر معانی کا ایک سمندر رکھتا ہے۔ اس عنوان میں آج کی اس دنیا کے لئے حقیقی نجات کا پیغام ہے جو مادیت میں گُم اور خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر ہوتی جا رہی ہے۔ اس دور میں دہریت کے علاج اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو مبعوث فرمایا جن کو رسول مقبول ﷺ کی کامل پیروی اور غلامی کی برکت سے اس زمانہ میں ایک مجی کا مقام حاصل ہوا اور آپؑ نے محمدی فیضان کی برکت سے، گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے والی انسانیت کو دائمی نجات اور روحانی زندگی کی نوید دیتے ہوئے فرمایا:

”آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے“۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 346)

آپ نے مزید فرمایا:

”زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ زندہ خدا ملے۔ زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلاواسطہ ملہَم کر سکے اور کم سے کم یہ کہ ہم بلاواسطہ ملہَم کو دیکھ سکیں۔ سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے“۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد 2 صفحہ 311)

اسلام کے پیش کردہ زندہ خدا کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ ذکر فرمایا۔ تقریر کی ابتداء میں جو آیت تلاوت کی گئی ہے اس آیت کا مرکزی لفظ الحی ہے جس کا مطلب مسیح پاک علیہ السلام کے الفاظ میں یہ ہے کہ وہ خدا زندہ ہے اپنی ذات سے، روحانی اور جسمانی طرز پر زندہ کرنے والا۔ خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ ہمیشہ رہنے والا اور تمام جانوں کی جان۔ ہر قسم کی زندگی کا دائمی سہارا۔

اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات عالیہ کی طرح اس کے زندہ رہنے کی صفت بھی اپنے تمام معانی کے اعتبار سے ازلی ابدی ہے اور اس کا ظہور زمان ومکان کی حدود و قیود سے بہت بالاتر ہمیشہ جلوہ گر نظر آتا ہے۔ انبیاء کرام کی تاریخ میں اس کے ایمان افروز نظارے ملتے ہیں۔ تفصیل میں جانے کا موقع نہیں اشارۃً ذکر کرتا ہوں کہ

حضرت نوح علیہ السلام کے دشمن طوفانِ نوح کا شکار بنے مگر ان کو اور ان کے متبعین کو خدا نے محفوظ و مامون رکھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قادر خدا نے آتشِ نمرود سے محفوظ رکھا اور آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے ٹھنڈک اور سلامتی کا پیغام بن گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو زندہ خدا نے موت کے کنویں سے نجات بخشی اور معجزانہ طور پر عزت و تکریم کے ساتھ صاحبِ اقتدار بنا دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہر میدانِ مقابلہ میں دشمنوں پر غلبہ عطا کیا اور فرعون اپنے تمام لشکروں سمیت ان کی نظروں کے سامنے سمندر میں غرق ہو کر زندہ خدا کی غالب تقدیر کا نشان بن گیا۔

حضرت یونس علیہ السلام کو معجزانہ طور پر مچھلی کے پیٹ میں زندہ سلامت رکھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں نے صلیب پر مارنا چاہا لیکن زندہ خدا نے اپنے دستِ قدرت سے ان کو صلیبی موت سے محفوظ رکھا۔

ہمارے آقا و مولیٰ خاتم الانبیاء محمد عربی ﷺ کا بابرکت دور آیا تو مشکلات کے عظیم پہاڑوں کے مقابل پر زندہ خدا کی زندگی بخش تجلیات نے دشمنوں کے ہر حیلے اور جتن کو نامراد کر دیا۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر، غار ثور میں پناہ کے موقع پر، سراقہ بن مالک کے تعاقب کے دوران، غزوات کے ہر میدان میں، یہودیہ کے زہر کھلانے کی مذموم کوشش کے وقت اور پھر— حضرت مسیح پاکؑ کے الفاظ میں:

”جب شاہ ایران نے ہمارے نبی ﷺ کی گرفتاری کے لئے اپنے سپاہی بھیجے تو اس قادر خدا نے اپنے رسول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہہ دے کہ آج رات کو میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے“

(چشمۂ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 353)

حق تو یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا محمد مصطفےٰ ﷺ کی ساری زندگی ایک قادر و توانا اور زندہ خدا کے جلووں کی ایک دلربا تاریخ ہے جو ہر لحاظ سے بے نظیر اور بے مثل ہے۔

آقائے نامدار محمد عربی ﷺ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعودؑ کی ساری کی ساری زندگی مقدس آقاؐ کے مقدس نام کی برکت سے زندہ خدا کی تجلیات سے بھری ہوئی تھی۔ اس بابرکت دور کا ہر دن كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ بطور مثال صرف دو واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ کپورتھلہ اور مقامی غیر احمدیوں کے مابین مسجد کے متعلق ایک مقدمہ ہو گیا اور کافی دیر چلتا رہا۔ عدالت کا جج غیر احمدی اور مخالف تھا۔ کپورتھلہ کے احمدی دوست اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھے۔ بار بار مسیح پاک علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے۔ آپ نے ایک موقع پر بڑی غیرت اور تحدی کے ساتھ فرمایا:

”گھبراؤ نہیں۔ میں سچا ہوں تو یہ مسجد تمہیں مل کر رہے گی۔“

جج نے بدستور مخالفانہ روش قائم رکھی اور احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھ دیا۔ اب زندہ خدا کی قادرانہ تجلی کا کرشمہ دیکھیں کہ جس روز اس نے دستخط کرنے کے بعد فیصلہ سنانا تھا اس روز وہ عدالت جانے سے قبل اپنی کوٹھی کے برآمدہ میں بیٹھا تھا۔ نوکر نے بوٹ پہنا کر تسمہ باندھنا شروع کیا تو جج پر اچانک دل کا حملہ ہوا اور وہ چند لمحوں میں دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس کی جگہ جو دوسرا جج آیا وہ ہندو تھا۔ اس نے ازسرِ نو مسل دیکھ کر فیصلہ احمدیوں کے حق میں کر دیا۔ مسیح پاک کی بات پوری ہوئی اور مسجد احمدیوں کو مل گئی!

(بحوالہ سیرت المہدی۔ حصہ اول صفحہ 64 روایت 79)

❁ حیدر آباد دکن سے ایک نوجوان عبد الکریم تعلیم کے لئے قادیان آیا۔ اتفاق سے اسے ایک باؤلے کتے نے کاٹ لیا۔ مقامی طور پر ہر ممکن علاج کیا گیا جب کچھ فائدہ نہ ہوا تو بالآخر اس کو علاج کے لئے کسولی کے مشہور ہسپتال بھجوایا گیا۔ واپس آ کر جب مرض کے آثار دوبارہ نمایاں ہوئے تو ڈاکٹر کو تار کے ذریعے اطلاع دی گئی اور مشورہ پوچھا گیا۔ ان کی طرف سے جواب آیا:

Sorry! nothing can be done for Abdul Karim

اس جواب پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بڑے جلال سے فرمایا:

”ان کے پاس علاج نہیں۔ مگر خدا کے پاس تو علاج ہے“

چنانچہ آپ نے اس نوجوان کے لئے بڑے درد سے دعا کی اور زندہ خدا کی قدرت دیکھئے کہ جس نوجوان کو دنیا کے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا، وہ صحتیاب ہو گیا اور اس کے بعد لمبی زندگی پائی!

(بحوالہ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 48)

..............................

آئیے اب متفرق واقعات کی دنیا میں اتر کر اس حقیقت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ واقعات کا ایک گلدستہ پیش کرتا ہوں۔

..............................

## عین ضرورت کے وقت غیبی مدد

اسلام کا زندہ خدا عین ضرورت کے وقت اپنے بندوں کی غیب سے مدد فرماتا ہے۔

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بارہ میں محترم صوفی عطاء محمد صاحب نے بیان کیا کہ

”ایک دفعہ عید کی صبح کو حضرت مولوی صاحب نے غرباء میں کپڑے تقسیم کئے حتیٰ کہ اپنے استعمال کے کپڑے بھی دے دیئے۔ گھر والوں نے عرض کی کہ آپ عید کیسے پڑھیں گے۔ فرمایا کہ: خدا تعالیٰ خود میرا انتظام کر دے گا۔ یہاں تک کہ عید کے لئے روانہ ہونے میں صرف پانچ سات منٹ رہ گئے۔ عین اسی وقت ایک شخص حضرت کے حضور کپڑوں کی گٹھڑی لے کر حاضر ہوا۔ حضور نے وہ کپڑے لے کر فرمایا:

”دیکھو ہمارے خدا نے عین وقت پر ہمیں کپڑے بھیج دیئے“

(حیات نور صفحہ 641–642)

..............................

## زندہ خدا کی قادرانہ تجلّی

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا تھا: اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کہ میں اسے ذلیل کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ اس حوالہ سے زندہ خدا کی قادرانہ تجلی کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔

❁ ایک شدید معاندِ احمدیت حافظ سلطان کا واقعہ لکھا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری بار سیالکوٹ تشریف لائے اس شخص نے جو سکول میں استاد تھا۔ لڑکوں کی جھولیوں میں راکھ ڈلوا کر انہیں چھتوں پر چڑھا دیا اور انہیں سکھایا کہ مرزا صاحب جب یہاں سے گزریں تو راکھ ان کے سر پر ڈال دینا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اس اہانت اور ظلم کی پاداش میں اس حافظ سلطان پر کیا گزری۔ یہ داستان جسم پر لرزہ طاری کر دیتی ہے۔ واقعات اس طرح پر ہیں کہ اس واقعہ کے بعد سیالکوٹ میں سخت طاعون پڑی اور سب سے پہلے اس محلہ میں طاعون سے حافظ سلطان ہلاک ہوا اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے اس کے گھرانہ کے 29 افراد جو اس وقت زندہ تھے وہ سارے کے سارے طاعون سے مارے گئے۔ حالت یہ تھی کہ جو شخص بھی مریضوں کی عیادت کرنے آیا وہ بھی مر گیا اور جن لوگوں نے ان مرنے والوں کو غسل دیا وہ بھی مر گئے۔

(بحوالہ سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 596 روایت 625)

..............................

## معجزانہ حفاظت کے واقعات

اللہ تبارک وتعالیٰ بحر و بر کا خالق و مالک ہے۔ ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ سمندری طوفانوں میں معجزانہ حفاظت کے حوالہ سے دو غیر معمولی ایمان افروز واقعات عرض کرتا ہوں۔

❁ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ پہلی جنگ عظیم کے دوران ہندوستان سے انگلستان جا رہے تھے۔ جب بحری جہاز بحیرہ روم میں داخل ہوا تو جہاز کے کپتان نے مسافروں کو اکٹھا کر کے کہا کہ یہ سمندر ہر طرف جرمن آبدوزوں سے بھرا ہوا ہے اور معلوم نہیں کہ کب ہمارا جہاز ان کے نشانے سے ڈوب جائے۔ اگر ایسا ہوا تو جہاز ڈوبنے سے پہلے ایک سیٹی بجائی جائے گی۔ سیٹی کے بجتے ہی تمام مسافر بحری جہاز کے ساتھ ساتھ جو کشتیاں لٹک رہی ہیں ان میں بیٹھ جائیں۔ پھر یہ کشتیاں جہاں آپ کو لے جائیں یہ آپ کی قسمت ہے، ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کپتان کی تقریر سن کر اپنے کمرے میں آئے اور دعا میں لگ گئے۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ آپ کو کہتا ہے کہ ”صادق! یقین کرو! یہ جہاز صحیح سلامت پہنچے گا۔“

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کئی جہاز اس جہاز کے آگے پیچھے، دائیں بائیں ڈوبے، ان جہازوں کی لکڑیاں پانی میں تیرتی ہوئی دیکھی گئیں، مگر حی و قیوم خدا نے آپ والا جہاز بحفاظت منزل مقصود پر پہنچا دیا!

(بحوالہ لطائف صادق صفحہ 130–131، صادق بیتی مرتبہ مشتاق اخگر (لکھنوی) صفحہ 21–22)

زندہ خدا کی غیر معمولی تائید و نصرت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ غیر معمولی حالات میں جبکہ موت آنکھوں کے سامنے نظر آ رہی ہو، اچانک اس کی غالب تقدیر حرکت میں آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی حفاظت فرماتا ہے اور موت کو ٹال کر اپنی قدرت کا جلوہ دکھاتا ہے۔

❁ حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ روزگار کی تلاش میں 1918 میں بصرہ بھجوائے گئے۔ آپ تبلیغ بھی کرتے اور اپنا کام بھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم جہاز پر کام کر رہے تھے کہ حکم آیا کہ سب کارکنوں کے ساتھ یہ جہاز بغداد بھجوایا جا رہا ہے۔ اس وقت سخت جنگ ہو رہی تھی اور

سفر بہت خطرناک تھا۔ میرے ساتھیوں نے تو رونا شروع کر دیا اور میں دعا میں مصروف ہو گیا۔ جہاز کی روانگی سے صرف دو منٹ پہلے جنرل صاحب کا حکم آیا کہ جہاز معائنہ کے بغیر روانہ نہ کیا جائے۔ بالآخر جہاز کی روانگی کی منظوری دے دی گئی۔ بعد ازاں اچانک مجھے اور میرے ساتھی کارکنان کو جہاز سے اترنے کا حکم دیا گیا اور جہاز دوبارہ روانہ ہو گیا۔ قدرتِ الٰہی اور حفاظتِ الٰہی کا کرشمہ دیکھئے کہ رات دو بجے یہ اطلاع ملی کہ دشمن نے اُس جہاز کو جس سے ہمیں اتار لیا گیا تھا، غرق کر دیا ہے اور ایک آدمی بھی زندہ نہیں بچ سکا!

( بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ یکم جون 2003ء، بحوالہ درویشان احمدیت جلد سوم صفحہ 388)

زندہ خدا کی قادرانہ تجلیات کے نمونے ماضی کا قصہ نہیں بلکہ ان کا ظہور ہر زمانہ میں اور دنیا کے کونے کونے میں جاری وساری ہے!

❁ دس سال قبل کی بات ہے۔ 4 مئی 2006ء جمعرات کا دن تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرق بعید کے ممالک کے دورہ کے دوران نانڈی فجی میں تھے۔ نصف رات گزرنے کے بعد اطلاعات ملنے لگیں کہ ایک بہت بڑا سمندری طوفان فجی کے قریبی جزیرہ TONGA میں آیا ہے اور یہ طوفان اپنی شدت میں انڈونیشیا کے سونامی سے بڑا ہے جس سے لکھوکھہا افراد ہلاک ہوئے تھے اور دنیا کے کئی ممالک میں بہت تباہی آئی تھی۔ TV کی تازہ اطلاعات کے مطابق یہ آنے والا سونامی مسلسل اپنی شدت اور قوت میں بڑھ رہا تھا اور خدشہ تھا کہ فجی کا سارا علاقہ، قریبی جزائر، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے بعض حصے بھی غرق ہو جائیں گے۔ یہ صورت حال انتہائی خوفناک اور پریشان کُن تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز فجر کے لئے تشریف لائے تو ساری صورت حال سے آگاہ کیا گیا۔ حضور انور نے نماز فجر پڑھائی اور بہت لمبے سجدے کئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور کچھ ایسی پر درد مناجات کیں کہ نماز سے فارغ ہو کر حضور نے احباب سے مخاطب ہو کر یہ خوشخبری سنائی کہ ”فکر نہ کریں۔ اللہ فضل فرمائے گا۔ کچھ نہیں ہوگا“۔

بحر و بر کے مالک، اسلام کے زندہ خدا کی تجلی کا ایمان افروز نظارہ اس رنگ میں ظاہر ہوا کہ حضور کے اس فرمانے کے دو اڑھائی گھنٹے کے بعد یہ خبر آگئی کہ اس خوفناک سونامی کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ اور پھر خبر آئی کہ جس سونامی نے سارے علاقہ کو ہستی سے مٹا دینا تھا چند گھنٹوں میں خود اس کا وجود ہی مٹ گیا ہے۔ فجی کے اخبارات نے لکھا کہ اس سونامی کا ٹل جانا کسی معجزہ سے کم نہیں!

( بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 21 نومبر 2014ء صفحہ 15)

## زندہ خدا کی طرف سے معجزانہ حفاظت

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے بارہ میں بار بار فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (البقرۃ:21) کہ وہ ہر بات پر غالب قدرت رکھنے والا ہے اور ایسی صورتوں میں کہ جب دنیاوی اعتبار سے حفاظت کا کوئی ذریعہ بھی موجود نہیں ہوتا اور موت کی صورت یقینی اور قطعی نظر آتی ہو اسلام کا خدا ایسے موقعوں پر بھی اپنے پیاروں کی معجزانہ حفاظت کرتا ہے اور اپنے زندہ ہونے کا چمکتا ہوا ثبوت عطا فرماتا ہے۔

حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ جو لمبا عرصہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے امیر رہے بہت نیک اور ولی اللہ تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ 9 جون 1935 کو پشاور شہر کے قصہ خوانی بازار میں دن کے گیارہ بجے ایک معاند احراری نے ان پر قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ اس حملہ سے کلیۃً بے خبر تھے۔ اس حملہ آور نے اپنے پانچ ڈزہ پستول سے ان پر گولی چلائی۔ بھرے بازار میں کوئی آپ کا محافظ نہ تھا۔ ہاں! ایک زندہ خدا آپ کا محافظ تھا اور اس خدا نے ایسا تصرف کیا کہ گولی اس کے پستول کی نالی میں پھنس گئی اور پستول کو چلنے سے روک دیا۔ حضرت قاضی صاحب نے کیا خوب لکھا ہے کہ:

”یہ کس نے کیا؟ صرف ہمارے زندہ خدا نے۔ الحمدللہ“۔ (ظہور احمد موعود صفحہ 115 تا 116)

اس جگہ مجھے ایک اور ایمان افروز واقعہ یاد آیا۔

❁ میرے والد محترم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھریؓ بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں ایک بار ایک احمدی دوست کے ساتھ ایک تبلیغی پروگرام سے فارغ ہونے کے بعد رات کے وقت پیدل واپس کبابیر آ رہا تھا کہ جنگل سے گزرتے ہوئے یہ محسوس ہوا کہ جیسے جھاڑیوں میں کچھ حرکت ہے لیکن اس پر زیادہ توجہ نہ دی۔ آگے گزر گئے تو تھوڑی دیر بعد پیچھے سے یکے بعد دیگرے دو گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن انہیں بھی اتفاقی واقعہ سمجھ کر کچھ توجہ نہ دی گئی۔

کافی عرصہ بعد اس واقعہ کی اصل حقیقت معلوم ہوئی کہ کچھ معاندین احمدیت عرصہ سے مجھے قتل کرنے کی کوشش میں تھے۔ اُس رات اُن میں سے دو نوجوان نئی بندوقوں سے مسلح ہو کر اور پوری تیاری کے ساتھ میری تاک میں جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے میں اور میرا ساتھی باتیں کرتے ہوئے جب ان کے پاس سے گزرے تو پہلے ایک نے مجھ پر گولی چلائی لیکن وہ نہیں چلی پھر دوسرے نوجوان نے گولی چلانے کی کوشش کی لیکن اس کی بندوق بھی نہ چل سکی۔ ہم دونوں اُن کی قاتلانہ کوششوں سے کلیۃً بے خبر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حفاظت کے سایہ میں آگے نکل گئے۔ ہمارے گزر جانے کے بعد جب ان دونوں نوجوانوں نے اپنی اپنی نئی بندوقوں کو چلایا تو انہوں نے بالکل ٹھیک کام کیا اور دونوں کی گولیاں چل گئیں۔ بات صرف یہ تھی کہ جب ان بندوقوں کا رخ مجاہدین اسلام کی طرف تھا تو زندہ خدا کی غالب تقدیر نے انہیں چلنے سے روک دیا!

(میدان تبلیغ میں تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات صفحہ 43)

## غیر معمولی خدائی نصرت
## اور حفاظت کے نمونے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22)

❁ حضرت راجہ عطا محمد خان صاحبؓ جاگیردار علاقہ کشمیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایمان افروز واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک بار قادیان سے واپس آتے ہوئے آپ گڑھی حبیب اللہ پہنچے اور اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ گاؤں کے رئیس خان محمد حسین خان کے ہاں مقیم ہوئے۔ ان دنوں اس گاؤں میں احمدیت کی مخالفت زوروں پر تھی اور مقامی ملاؤں نے احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا ہوا تھا۔ ملاؤں نے محمد حسین کو کہا کہ آپ کو ان احمدیوں کے قتل کرنے کا بڑا ثواب ہوگا۔ محمد حسین خان اپنی سادگی میں ان فتنہ پردازوں کی باتوں میں آ گیا اور اس نے اپنے آدمی مقرر کر دیئے کہ رات کو ان تینوں احمدی مہمانوں کو قتل کر دیں۔ راجہ عطا محمد صاحبؓ کو اس منصوبہ کی کچھ خبر نہ تھی۔ وہ رات کو آرام سے سو گئے۔ لکھا ہے کہ تھوڑی رات گزری تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو خواب میں نظر آئے اور فرمایا:

”راجہ صاحب! آپ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا ہے۔ آپ اسی وقت یہاں سے اٹھ کر چلے جائیں“۔

چنانچہ آپ اٹھے اور ساتھیوں کو جگایا اور چپ چاپ وہاں سے نکل کر رات کے وقت ہی سفر پر روانہ ہو گئے اور دشمنوں کے سب منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے!

(بحوالہ تاریخ احمدیت جموں وکشمیر از محمد اسد اللہ کاشمیری صفحہ 27 تا 29)

## زندہ خدا کی طرف سے علاج کی راہنمائی

جماعت احمدیہ کے افراد تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ خدا کی تجلیات کے زندہ گواہ ہیں۔ ربّ العالمین خدا اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر کبھی ان لوگوں کو بھی اپنے فیضان کا مزہ چکھا دیتا ہے جو اس کے وجود کے قائل نہیں ہوتے۔ اس سلسلہ میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے۔

❁ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ بیان کرتے ہیں کہ منشی مختار احمد صاحب کا بڑا بیٹا میرا کلاس فیلو تھا۔ اسے مرگی کی قسم کا ایک عارضہ ہو گیا۔ کلاس میں بیٹھے بیٹھے بیہوش ہو کر گر پڑتا۔ کلاس میں ابتری پھیل جاتی۔ آخر منشی صاحب نے تنگ آ کر اسے سکول سے اٹھا لیا۔ ہر ممکن علاج کیا۔ لیکن نہ صحیح تشخیص ہو سکی اور نہ مرض دُور ہوا۔ منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے محض شغل کے طور پر ایک معمولی سے ہندو طبیب سے علاج کروانا چاہا۔ طبیب نے حالات سن کر کہا کہ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی کل غور کر کے بتاؤں گا۔ اگلے روز وہ طبیب کہنے لگا کہ رات میں نے خواب میں ایک کتاب دیکھی جس میں لکھا تھا کہ اس بیماری کا علاج املی کے سوا کچھ نہیں۔ منشی صاحب نے اس خواب کو خدائی اشارہ یقین کر کے بیٹے کو ہدایت دی کہ اب تم کھاؤ بھی املی اور پیو بھی املی۔ علیم و خبیر زندہ خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر بیماری کا نام ونشان تک نہ رہا۔ بیٹے نے تعلیم مکمل کی، اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں اور لمبا عرصہ ملازمت کے بعد اپنا کاروبار کرتے رہے۔ آخر یہ خواب کس نے دکھایا؟ ہمارے زندہ اور شافیٔ مطلق خدا نے!

(بحوالہ اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 25-26)

## معجزانہ شفایابی ہدایت کا ذریعہ بن گئی!

❁ اسلام کا زندہ خدا جسمانی زندگی بھی عطا کرتا ہے اور روحانی زندگی بھی۔ اس کی ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ اس واقعہ کا تعلق الجزائر سے ہے۔ وہاں کی ایک نو احمدی خاتون نادیہ کاظمی صاحبہ نے چند سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات میں اپنی والدہ کے لیے دعا کی درخواست کی۔ ان کی والدہ کینسر کی مریضہ تھیں اور بیماری بہت بڑھ چکی تھی۔ حضور انور نے نہ صرف شفایابی کے لیے دعا کی بلکہ خدائی تصرف کے نتیجہ میں انہیں یہ خوشخبری بھی عطا فرمائی کہ

”اللہ تعالیٰ صحت دے گا اور فضل کرے گا“۔

علاوہ ازیں ان کی والدہ کے لیے اَلَیۡسَ اللّٰہُ والی ایک انگوٹھی بھی عطا فرمائی جو ان کی والدہ نے فوراً پہن لی۔

اب سنئے کہ زندہ خدا کی قادرانہ تجلی کس رنگ میں ظاہر ہوئی۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کی والدہ کا چیک اپ ہوا تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ اب تو ان کی صحت کینسر ہونے سے پہلے کی صحت سے بھی زیادہ اچھی ہے اور انہیں کسی قسم کے مزید علاج کی ضرورت نہیں۔ اس معجزانہ شفایابی کے نشان کو دیکھ کر ان کے خاندان کو روحانی زندگی کی دولت بھی مل گئی اور 36 افراد پر مشتمل سارے کا سارا خاندان احمدیت کی آغوش میں آ گیا!

( بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 21 نومبر 2014ء)

## اسلام کا زندہ خدا
## جاں بہ لب مریضوں کو شفا دینے والا

قرآن مجید میں اسلام کے پیش کردہ زندہ خدا کی ایک صفت بیان ہوئی ہے کہ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ النمل:63) کہ وہ بے قرار دل کی پکار اور دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ جب دنیا کے سہارے ختم ہو جاتے ہیں تو زندہ خدا اپنے پیاروں کی مدد کو آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

”سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے“

( ملفوظات جلد صفحہ 201۔ ایڈیشن 1984۔ لندن)

❁ اس ضمن میں حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ کی بیماری اور معجزانہ شفا کا واقعہ ایک غیر معمولی شان رکھتا ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ان کی بیوی بچے کی پیدائش کے بعد شدید بیمار ہو گئیں۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام ان کی بیماری کی کیفیت سن کر سخت پریشان ہو گئے۔ آپ نے دعا کے ساتھ فوراً ایک دوائی تجویز فرمائی۔ بیماری کی شدت بڑھتی گئی۔ بدل بدل کر دوائیاں دی جاتی رہیں لیکن حالت پہلے سے بھی خراب ہو گئی یہاں تک کہ یوں محسوس ہوا کہ اب آخری مرحلہ آ گیا ہے۔ سانس اکھڑ گیا۔ گردن کھنچ گئی۔ آنکھوں میں روشنی نہ رہی۔ زبان بند ہو گئی اور موت کے سائے منڈلانے لگے۔ اس پر مفتی صاحب حالتِ اضطرار میں ایک بار پھر مسیحائے دوراں کے در پر حاضر ہوئے۔ حضور نے فرمایا:

”دنیا کے جتنے ہتھیار تھے وہ تو ہم نے چلا لئے۔ اب ایک ہتھیار باقی ہے اور وہ دعا ہے۔ تم جاؤ۔ میں دعا سے اس وقت سر اٹھاؤں گا جب اسے صحت ہوگی“۔

مسیح پاکؑ کی زبان سے یہ الفاظ سن کر حضرت مفتی صاحب نے اپنے آپ سے کہا کہ اب تجھے کیا فکر ہے اب تو ٹھیکیدار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے۔ گھر واپس آئے اور مریضہ کو اسی حالت میں چھوڑ کر دوسرے کمرے میں جا کر سو رہے۔

زندہ خدا کی قادرانہ قدرت اور مسیح پاک کی دعائے مستجاب کا کرشمہ دیکھئے کہ صبح کو کسی برتن کی آہٹ سے مفتی صاحب کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ کچھ برتن ٹھیک کر رہی ہیں۔ حال پوچھا تو بتایا کہ آپ تو سو رہے اور شافیٔ مطلق نے مجھے اپنے فضل سے نئی زندگی عطا فرما دی!

( بحوالہ سیرت احمد از حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ صفحہ 170-172)

❁ اسی طرح کا ایک اور ایمان افروز واقعہ چند سال قبل مغربی افریقہ کے ملک بینن میں پیش آیا۔ وہاں کے ایک احمدی بادشاہ کی بیوی شدید بیمار ہو گئی۔ مالی وسائل کی کوئی

کمی نہ تھی ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن حالت لحہ بہ لحہ بگڑتی گئی۔ اُس وقت یہ صورت تھی کہ مریضہ کے سانس گنے جارہے تھے اور کسی بھی وقت یہ سلسلہ منقطع ہوسکتا تھا۔ وہ بادشاہ بے بسی اور اضطراب کی حالت میں اہلیہ کے بستر کے پاس غم کی تصویر بنے بیٹھے تھے کہ اچانک ان کی نظر ایک فریم پر پڑی جس میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مقدس لباس کا ایک حصہ لگا ہوا تھا اور مسیح پاک علیہ السلام کا یہ الہام ان کو یاد آیا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ احمدی بادشاہ نے اس خدائی پیشگوئی پر بھرپور ایمان کے ساتھ وہ فریم اتارا اور اپنی جاں بہ لب اہلیہ کے سینے پر رکھ دیا اور خود جائے نماز بچھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوگئے۔ ایک مضطر کی دعا کو زندہ خدا نے سنا اور جب دعا ختم کرنے کے بعد بادشاہ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ان کی بیوی نے کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں! یہ ہے وہ زندہ خدا اور اس کی تجلیات کا ایک نمونہ جو اسلام پیش کرتا ہے!

..............................

## زندہ خدا۔ضروریات کا خود متکفل

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ (الحدید 57) کہ وہ ہر جگہ اپنے بندوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس میں صرف معیت ہی کا ذکر نہیں بلکہ یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اپنے بندوں کی ضروریات کا متکفل، ان کی دل کی باتوں کو جاننے والا اور دلوں میں چھپی ہوئی خواہشات کو پورا کرنے والا بھی ہے۔

❁ اس حوالہ سے حضرت مولوی فضل دین صاحب کی بیان کردہ ایک روایت بہت ایمان افروز ہے اور زندہ خدا کے تصور کو قطعی اور حتمی یقین میں بدلنے والی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک دن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ مجھے اپنے ہمراہ لے کر ایک پھل فروش کی دوکان پر گئے اور مختلف پھل خریدنے لگے۔ میرا دل چاہا کہ وہ انگور بھی خریدیں۔ انہوں نے کئی قسم کے پھل خریدے لیکن انگور نہ خریدے اور واپس گھر کو چل پڑے۔ تھوڑی دور جا کر یکدم واپس ہوئے اور پھر اسی پھل فروش کی دوکان پر جا کر انگور بھی خرید لئے۔ اس کے بعد گھر کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ میں مجھے فرمانے لگے:

’’اگر انگور لینے تھے تو خود ہی کہہ دیا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے کیوں کہلوایا؟‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ۔جنوری 1995)

..............................

## دریا نے الٹا بہنا شروع کردیا

زندہ خدا کی رحمتیں اور قدرتیں بے پایاں ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ان کا ظہور ہوتا ہے۔

تبلیغ کے میدان کا ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم نے بیان کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ سیرالیون کا ایک سیکشن چیف قاسم کمانڈا نہایت متعصب اور مخالف شخص تھا۔ اپنے عیسائی عقائد میں اتنا پختہ اور احمدیت کا اتنا شدید مخالف تھا کہ ایک بار جب انہوں نے اس کو تبلیغ کی تو اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ دیکھو یہ دریا جو میرے گاؤں کے سامنے اوپر سے نیچے کی طرف بہہ رہا ہے اگر یہ دریا یکدم اپنا رخ بدل لے اور نیچے سے اوپر کی طرف الٹا بہنا شروع کردے تو یہ تو شاید ممکن ہو لیکن میرا احمدی ہونا ہرگز ممکن نہیں۔

ایک طرف چیف کمانڈا کی یہ ترنگ اور دوسری طرف زندہ خدا کی بے پایاں قدرت اور رحمت کا کرشمہ دیکھئے کہ چند دنوں کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ کوئی بڑا عالم فاضل نہیں بلکہ ایک معمولی پڑھا ہوا لوکل افریقن معلم اس سے ملا۔ چند دن اسے تبلیغ کی۔ اس کے بعد اس چیف نے مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کو لکھا کہ بے شک پہلے میں نے ہی کہا تھا کہ گاؤں کا دریا الٹا بہہ سکتا ہے لیکن میں احمدی نہیں ہوسکتا۔ لیکن اب میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ بے شک احمدیت سچی ہے اور آپ خود آکر دیکھ لیں۔ اس دریا نے الٹا بہنا شروع کردیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب میں احمدی ہوگیا ہوں!

(بحوالہ روح پرور یادیں از مولوی محمد صدیق امرتسری صاحب صفحہ 420)

..............................

## زندہ خدا نے سارے ملک کو ہلا کر رکھ دیا

زندہ خدا کی قدرتوں کا شمار نہیں۔ قادر و مقتدر خدا حیرت انگیز واقعات دکھا کر اپنی زندگی اور عظمت کا ثبوت دیتا ہے۔

❁ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کا ایک واقعہ بھی یاد کرنے کے لائق ہے۔ جن دنوں آپ غانا میں تبلیغ اسلام کررہے تھے۔ ایک نوجوان نے مکہ مکرمہ سے واپس آکر یہ پراپیگنڈا شروع کردیا کہ احمدی لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ امام مہدی کا ظہور ابھی نہیں ہوا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ مخالفین نے قریہ بہ قریہ جلوس نکالنے شروع کردیئے اور ان الفاظ میں گانا شروع کردیا کہ ہماری فتح ہوئی ہے۔ مہدی ابھی نہیں آئے کیونکہ زلزلہ نہیں آیا۔ مہدی آگیا ہوتا تو زلزلہ ضرور آتا۔

مخالفین کا یہ مطالبہ ایسا تھا کہ جسے کوئی انسان پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ہاں زمین و آسمان کا خالق و مالک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی قادر و توانا خدا نے اپنے سچے امام مہدی علیہ السلام کی تائید و نصرت کے لئے یہ معجزہ دکھایا کہ چند دنوں کے اندر اندر سارے غانا میں شدید زلزلہ آیا اور وہی لوگ جو پہلے یہ کہتے تھے کہ مہدی ابھی نہیں آئے کیونکہ زلزلہ نہیں آیا۔ اب برملا دو تارے بجا بجا کر اعلان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا مہدی آگیا ہے۔

اللہ! اللہ! کیا شان دلربائی ہے کہ اپنے فرستادہ کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے زندہ خدا نے سرزمینِ غانا کو ہلا کر رکھ دیا اور اس طرح اپنی قدرت اور جبروت کا زندہ نشان عطا فرمایا جو بہتوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوا!

(بحوالہ روح پرور یادیں از مولوی محمد صدیق امرتسری صاحب صفحہ 77-79)

..............................

## زندہ خدا بحری جہاز کو واپس لے آیا

❁ محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب مرحوم ایک زبردست داعی الی اللہ تھے۔ تبلیغ کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ حاجیوں کے ایک جہاز میں بطور ڈاکٹر ملازم تھے۔ واپسی سفر پر جب جہاز عدن پہنچا تو وہ تبلیغ کے شوق میں شہر میں نکل گئے اور اسلام کی تبلیغ میں ایسے محو ہوئے کہ وقت کا بالکل خیال نہ رہا۔ واپس بندرگاہ آئے تو جہاز روانہ ہوگیا تھا۔ طرح طرح کی پریشانیوں نے آگھیرا۔ اگر خدانخواستہ کوئی مسافر مرگیا تو قانونی گرفت بھی ہوسکتی تھی۔ بیان کرتے ہیں کہ میں اسی کیفیت میں دعا کرتے کرتے سوگیا۔ رات خواب میں دیکھا کہ جہاز واپس آگیا ہے۔ میں جن لوگوں کو شام تک تبلیغ کرتا رہا تھا وہ مجھ پر پہلے ہی ہنس رہے تھے کہ اس کا جہاز نکل گیا ہے اور یہ مشکل میں پڑ گیا ہے۔ صبح جب میں نے یہ اعلان کیا کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ میرا جہاز واپس آگیا ہے اس پر تو وہ اور بھی ہنسے کہ دیکھو یہ کیسا دیوانہ ہوگیا ہے۔ کیا کبھی بحری جہاز بھی اس طرح واپس آیا ہے؟

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے بیان کیا کہ دن چڑھا تو لوگوں نے ایک عجیب اور ناقابل یقین نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ واقعی جہاز بندرگاہ پر واپس آگیا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جہاز پر سوار ہوگیا۔

جہاز کی واپسی کا اصل سبب تو اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی تصرف تھا۔ ظاہری وجہ یہ بنی کہ جنگ کے دنوں میں امن کے سفید جھنڈے کے بغیر سفر محفوظ نہیں۔ یہ جھنڈا لینے کے لئے جہاز کو واپس آنا پڑا اور اس طرح دنیا نے زندہ خدا کی ایک نئی تجلی کا مشاہدہ کیا!۔

(تحریری بیان سردار حمید احمد صاحب ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب)

..............................

## مسبب الاسباب خدا کی زندہ تجلّی

اللہ تعالیٰ اسباب کا خالق ہے۔ دنیا کی ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اس کے زندہ ہونے کی تجلّی کبھی اس صورت میں بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ پردۂ غیب سے ایسے حالات پیدا کردیتا ہے جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں لیکن غیر معمولی حالات میں ظہور پذیر ہو کر وہ خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے کے زندہ گواہ بن جاتے ہیں۔

❁ محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب مرحوم کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ اس کی شاندار مثال ہے۔ آپ لاہور میں تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ملا کہ ایک بیرونی حکومت نے حکومتِ پاکستان کو ایک خط لکھا ہے۔ اس خط کی نقل فوری طور پر حاصل کرکے بھجوائیں۔ بظاہر بہت مشکل کام تھا۔ آپ فوری طور پر کراچی گئے۔ ایک بس سٹاپ کے قریب عربی سکھانے والے سکول کا بورڈ تھا۔ اس کی عربی عبارت میں غلطی تھی جس پر آپ بے ساختہ مسکرا دیئے۔ سکول کا پرنسپل وہیں ساتھ کھڑا تھا اس نے وجہ پوچھی۔ آپ نے وجہ بتائی تو اس نے آپ کو سکول آنے کی دعوت دے دی۔ اگلے روز آپ سکول گئے تو اس نے ایک عربی خط آپ کو دیا کہ ازراہِ کرم اس کا ترجمہ کردیں۔ آپ نے خط کی کاپی ان سے لے لی اور جب اس کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہی خط ہے جس کی تلاش میں آپ کراچی آئے تھے۔ آپ نے خط کا ترجمہ تو سکول والوں کو کردیا اور خط کی نقل اگلے روز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کردی۔

(بحوالہ MTA پر انٹرویو عبدالرب انور صاحب)

..............................

## اولاد نرینہ عطا کرنے والا زندہ اور وہاب خدا

ازلی ابدی زندہ خدا کی تجلی کبھی اس طور پر بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور اپنے کلام سے اس کا جواب بھی دیتا ہے۔ یہ بات کوئی زبانی ادّعا نہیں بلکہ سچے مومنوں کی زندگی میں اس کے جلووں کی کوئی انتہا نہیں۔ واقعات اس قدر ہیں کہ کوئی شمار ممکن نہیں۔ صرف تین مثالیں عرض کرتا ہوں جن کا تعلق اولاد نرینہ سے ہے۔

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:

’’مغربی افریقہ سے ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ ہمیں شادی کئے 37 برس ہوچکے ہیں لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں.... ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ بظاہر میں عمر کے ایسے دور میں داخل ہوچکی ہوں کہ اولاد ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے لئے دعا شروع کی اور اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شادی کے 40 سال بعد اس کو لڑکا عطا فرمایا‘‘

(روزنامہ الفضل 27 جولائی 1971 صفحہ 3 بحوالہ رسالہ مصباح جون۔جولائی 2008 صفحہ 190)

❁ مکرم فتح محمد صاحب نے 22-1921 میں احمدیت قبول کی۔ وہ لکھتے ہیں کہ میرے ساتھ چار اور افراد بھی احمدی ہوگئے۔ اتفاق سے ہم پانچوں نو احمدیوں کی اولاد صرف لڑکیاں تھیں۔ کسی ایک کے ہاں بھی اولاد نرینہ نہ تھی۔ مخالفین نے طنزاً کہنا شروع کردیا کہ یہ لوگ چونکہ مرزائی ہوگئے ہیں اس لئے ان کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہیں۔ فتح محمد صاحب کہتے ہیں کہ یہ سن کر مجھے دلی صدمہ ہوا۔ میں فوراً حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دعا کریں کہ ہم سب نو احمدیوں کے ہاں نرینہ اولاد ہو۔ آپ نے اُسی وقت دعا کی اور فوراً یہ جواب دیا:

’’خدا تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا‘‘

خدا کے پیارے بندے کے الفاظ میں کیا شان تھی! پانچوں نو احمدیوں کے گھروں میں نرینہ اولاد کی خوشخبری آپ نے سنائی اور زندہ خدا نے اپنی غیر معمولی قدرت کا جلوہ اس طرح دکھایا کہ کچھ ہی عرصہ میں خدا تعالیٰ نے پانچوں نو احمدیوں کو نرینہ اولاد عطا فرمائی اور سب کے سب مخالفین کے منہ بند ہوگئے۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 25 ستمبر 2015 صفحہ 15)

❁ مکرم عبدالحمید خورشید آفندی صاحب کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ قادیان تشریف لے جانے والے پہلے مصری احمدی ہیں۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ آفندی صاحب نے خود ان سے بیان کیا کہ جب میں 1936 میں قادیان گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے عرض کیا کہ میری شادی کو 15 سال ہوچکے ہیں لیکن ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں۔ نہ معلوم انہوں نے کس درد سے دعا کی التجا کی کہ حضورؓ نے دعا کرنے کا وعدہ فرمایا۔

واپسی سے قبل الوداعی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضور نے انہیں فرمایا کہ میں نے آپ کے لئے دعا کی ہے اور خدا نے میری دعا قبول بھی فرمالی ہے۔ مبارک ہو کہ وہ آپ کو جلال الدین، شمس الدین اور عائشہ عطا فرمائے گا۔ یہ خوشخبری سن کر آفندی صاحب کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ واپس آنے کے چند ماہ بعد جب ان کی بیوی حاملہ ہوئیں تو انہوں نے کامل یقین کے ساتھ لوگوں کو بتانا شروع کردیا کہ میرے ہاں جلال الدین پیدا ہوگا۔ بعض لوگوں نے کہا بھی کہ ابھی سے معین طور پر اس بات کا پھیلانا مناسب نہیں لیکن آپ کو اس خوشخبری پر اتنا کامل یقین تھا کہ جس ترتیب سے مجھے بشارت دی گئی ہے یہ پیشگوئی اسی طرح پوری ہوکر رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پہلے ان کے ہاں جلال الدین پیدا ہوا پھر شمس الدین اور آخر میں عائشہ!

یہ ہے ایک جلوہ اسلام کے زندہ خدا کا جو دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور پہلے سے بتا بھی دیتا ہے اور پھر وہ بات ہوکر رہتی ہے۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

..............................

## ابتلاؤں میں دستگیری کرنے والا زندہ خدا

❁ الٰہی جماعتوں پر ہمیشہ مشکلات کے ادوار آتے ہیں مگر ہر موقع پر زندہ اور قادر خدا مومنوں کی دستگیری کرتا ہے اور انہیں مخالفتوں کے طوفان سے نجات ہی نہیں دیتا بلکہ ترقی کی اعلیٰ منازل پر پہنچا دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی 127 سالہ تاریخ اس بات پر زندہ گواہ ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ 1953ء میں پاکستان میں جماعت کے خلاف ملک گیر شدید مخالفت کی تحریک چلائی گئی جس میں جانباز احمدیوں نے جانوں کے نذرانے دے کر اپنے ایمان و اخلاص پر مہر ثبت کی۔ اس تحریک کے دوران ایک موقع پر جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو ایک حکمنامہ کے ذریعہ زبان بندی کا حکم بھجوایا گیا۔ یہ حکم نامہ حکومت پنجاب کے گورنر کی خصوصی ہدایت پر 19 مارچ 1953ء کو ایک NOTICE کے طور پر دیا گیا۔ آپ نے نوٹس تو لے لیا مگر لانے والے کارندے کو نہایت پُرجلال انداز میں فرمایا:

"بے شک میری گردن آپ کے گورنر کے ہاتھ میں ہے لیکن آپ کے گورنر کی گردن میرے خدا کے ہاتھ میں ہے۔ آپ کے گورنر نے میرے ساتھ جو کرنا تھا کر لیا۔ اب میرا خدا اپنا ہاتھ دکھائے گا"

(تاریخ احمدیت جلد 15 صفحہ 242)

اسلام کے قادر و توانا اور زندہ خدا نے اس کڑے ابتلاء میں جس طرح جماعت کی نصرت اور دستگیری فرمائی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان کی مرکزی حکومت نے ایک حکمنامہ کے ذریعہ مسٹر آئی آئی چندریگر کو جو اس وقت گورنر پنجاب تھے اور جن کے ایماء پر یہ نوٹس جاری ہوا تھا۔ ان کو عہدہ سے برطرف کر دیا اور ان کی جگہ میاں امین الدین صاحب گورنر پنجاب مقرر ہوئے جنہوں نے یکم مئی 1953ء کو یہ ظالمانہ نوٹس واپس لے لیا۔ اللہ اکبر وللہ الحمد!

یہ ہے اسلام کا زندہ خدا جو ابتلاؤں میں دستگیری کرنے والا اور اپنے پیارے بندوں کا آخری سہارا ہے!

..........

## زندہ خدا کی قدرت کا ایک تابندہ نشان

❁ 1984ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ظالمانہ سیاہ قانون کی وجہ سے جب جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے دین اسلام کا اقرار، اس پر عمل اور اسکی اشاعت کو ایک جرم قرار دیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور عمائدین کے مشورہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پاکستان سے برطانیہ ہجرت کر جانے کا فیصلہ فرمایا۔ یہ ایک کٹھن مرحلہ تھا۔ ربوہ کو ہر طرف سے جاسوسی اداروں نے گھیرا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں سفر کرنے کی راہ میں قدم قدم پر مشکلات کے پہاڑ کھڑے تھے۔ زندہ خدا کی تائید و نصرت اور حفاظت کے سایہ میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ سے کراچی تک سات سو میل کا طویل سفر کار میں طے کیا۔

کراچی سے آگے کا سفر اور بھی خطرناک مرحلہ تھا جہاں سیکیورٹی کے دائرے بہت تنگ تھے۔ حضور رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ میں اپنے معروف لباس میں ہی سفر کروں گا اور اگر حکومت کی طرف سے کسی مرحلہ پر میرے باہر جانے پر کوئی پابندی عائد کی گئی تو ہرگز اس کے خلاف نہ کروں گا۔

زندہ خدا کی غالب تقدیر اپنا کام کر رہی تھی۔ آپ ائیرپورٹ پر آئے۔ آپ کے پاسپورٹ پر آپ کے نام کے ساتھ امام جماعت احمدیہ واضح طور پر لکھا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر نے ظالم ڈکٹیٹر کے اپنے دستخطوں سے جو حکم نامہ جاری کروایا تھا اس میں نام حضرت مرزا ناصر احمد درج تھا۔ سیکیورٹی افسران کے لئے فیصلہ کرنا مشکل تھا۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ ڈکٹیٹر سے رابطہ کی ہر کوشش ناکام ہوئی اور بالآخر امیگریشن حکام کو اس مرد خدا کو سفر کرنے کی اجازت دینی ہی پڑی اور حضور رحمہ اللہ عافیت کے حصار میں خیریت سے لندن پہنچ گئے۔ حضور رحمہ اللہ کا خیریت سے پہنچ جانا ایک عظیم معجزہ تھا جو رسول پاک ﷺ کی ہجرت مدینہ کی یاد دلاتا ہے۔ کسی مرحلہ پر بھی روک ہو جاتی تو تاریخ کا رخ بدل سکتا تھا مگر کون ہے جو خدائی تقدیر کے راستہ میں حائل ہو سکے؟

زندہ خدا کی تدبیر اور تقدیر پوری ہوئی۔ احمدیت کی فتح ہوئی۔ احمدیت کا غلبہ ہوا اور دشمن ہمیشہ کی طرح ناکام و نامراد رہا۔ زندہ خدا کی عظیم قدرت اور تجلی کا یہ واقعہ ہمیشہ کے لئے ازدیاد ایمان کا ایک تابندہ نشان رہے گا!

..........

## زندہ خدا کی روح پرور تجلیات

جماعت احمدیہ احیائے اسلام کی وہ آسمانی تحریک ہے جو خدا تعالیٰ کے اذن سے جاری ہوئی۔ یہ وہ شجرۂ طیبہ ہے جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ ابتداء سے لے کر اب تک بے شمار دشمنانِ احمدیت نے اِس درخت کو کاٹنے اور احمدیت کو مٹانے کی سرتوڑ کوششیں کیں لیکن وہ سب ناکام و نامراد ہوئے۔ احمدیت کو نیست و نابود کرنے کے ارادوں سے اٹھنے والے دیکھتے ہی دیکھتے خائب و خاسر اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور احمدیت دن بدن ترقی کرتے ہوئے اکنافِ عالم میں پھیلتی گئی اور پھیلتی جا رہی ہے۔

❁ کون نہیں جانتا کہ پاکستان کے ایک بظاہر مقبول حکمران نے بڑے طمطراق سے کہا تھا کہ میری یہ کرسی بہت مضبوط ہے۔ اس نے تعلّی بھی کی تھی کہ جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں کشکول پکڑوا دوں گا۔ دنیا نے دیکھا کہ یہی حکمران ذلت و نامرادی کے ساتھ نشانِ عبرت بن کر اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ وہ اور اس کے ساتھی دربدر اُس کی معافی اور زندگی کی بھیک مانگتے رہے۔ دنیا بھر کے سربراہان نے بھی اس کی زندگی بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دیکھ لیا۔ بڑے بڑے حکمرانوں نے بھی اسے بچانے کی کوشش کر لی۔ لیکن ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور زندہ خدا کی غالب تقدیر بڑے جلال کے ساتھ پوری ہوئی اور یہ دشمن احمدیت تختۂ دار پر لٹک کر اپنے بدانجام کو پہنچا!

❁ پھر اس کے بعد ایک اور ظالم و جابر حکمران نے بھی اسی راہ پر قدم مارا۔ اس نے اپنے پیش رَو کے بنائے ہوئے سیاہ قانون کو سختی سے نافذ کرنے کا طریق اختیار کیا۔ اس ڈکٹیٹر نے اپنے ایک پیغام میں اپنے خوشامدیوں کو خوش کرنے کے لئے اس حد تک زبان درازی کی کہ احمدیت تو (نعوذ باللہ) ایک کینسر ہے اور میری حکومت اس کو جڑ سے اکھیڑ پھینکے گی۔ مباہلہ کا چیلنج دیا گیا تو ظاہراً قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی لیکن اپنی مخالفانہ روش پر قائم رہا اور جماعت کے خلاف ظلم و ستم کی آگ کو مسلسل بھڑکاتا رہا۔ بالآخر قادر و توانا زندہ خدا کے انتقام کی بجلی حرکت میں آئی۔ دنیا کے محفوظ ترین ہوائی جہاز میں سوار ہوا لیکن ہزاروں حفاظتی تدابیر کے باوجود وہ اپنے ظلموں کی پاداش سے نہ بچ سکا اور چند منٹوں کے اندر اندر تینتیس (33) فوجی افسران سمیت خدا کے قہر کی آگ میں جل کر بھسم ہو گیا۔ کوئی ایک بھی زندہ نہ بچا۔ ایسی عبرتناک ہلاکت تھی کہ اس بدنصیب کے جسم کا کوئی حصہ بھی سلامت نہ رہا۔ راکھ کے ڈھیر کو اٹھا کر دنیا کو دکھانے کے لئے اس کی قبر بنا دی گئی!

..........

اسلام کے پیش کردہ زندہ خدا کی عالمگیر تجلیات کی ایک جھلک آپ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ یہ تو ایسا موضوع ہے کہ کبھی بھی اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ اپنے عجز کا اقرار کرتے ہوئے میں اپنی تقریر کا اختتام دو حوالہ جات سے کرنا چاہتا ہوں۔

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام اس زمانے کے امام اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی اتباع میں دنیا کو پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو یہ احساس دلانے والے ہوں کہ زندہ خدا ہے، موجود ہے، اب بھی سنتا ہے، نشان بھی دکھاتا ہے۔ اس کی طرف لوٹو۔ اس کی طرف آؤ۔ اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس کے انعامات کے وارث ہوں۔ ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اپریل 2014ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 9 مئی 2014ء صفحہ 8)

❁ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دعا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں"۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21-22)

---

## بقیہ بینن میں عید ملن پارٹیز کا انعقاد از صفحہ 20

سے نابلد ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ یہاں آئیں اور یہاں سے علم سیکھیں۔

پروگرام کے بعد تمام حاضرین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ اس پروگرام میں تقریباً 60 سے زائد اتھارٹیز شامل ہوئیں۔

..........

❁ اس سے اگلا پروگرام بانی کوارا شہر میں کیا گیا۔ اس پروگرام میں بانی کوارا کمیون کے نائب مئیر شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ شہر کے بڑے امام اور دو روایتی بادشاہ بھی شامل ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد یہاں بھی مکرم حسن یحییٰ صاحب لوکل مشنری نے "حضرت مسیح موعودؑ کی اتباع ہی میں اس دنیا کا امن وابستہ ہے" کے عنوان سے تقریر کی۔

اس کے بعد امام بانی کوارا نے تقریر کی جس میں انہوں نے بتایا کہ جب سے جماعت اس علاقے میں آئی ہے ہمارا ان کے ساتھ بہت اچھا تعلق ہے اور ہم ہمیشہ اسی طرح دوستانہ طریقے پر اسلام کی ترقی چاہتے ہیں۔

اس علاقے کے نائب مئیر صاحب نے کہا کہ میرا جماعت کے ساتھ تعلق مئیر بننے سے پہلے کا ہے اور میں جماعتی کاوشوں کو سراہتا ہوں جو کہ جماعت اس علاقے میں کر رہی ہے۔ خاص طور پر اس سال جو جماعت نے فری میڈیکل کیمپ منعقد کیا تھا آج تک کسی اور مسلمان تنظیم نے کبھی ایسی کوئی کاوش نہیں کی۔

اس کے بعد جو دو روایتی بادشاہ موجود تھے انہوں نے بھی جماعت کے بارے میں تعریفی کلمات کہے اور کہا کہ جماعت کو خدا تعالیٰ ترقی دے جو امن کا پیغام دے رہی ہے اور ہم سب کو اس کو بغور سننا چاہیے۔

چرچ کے نمائندے نے کہا کہ یہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے جس میں ہم مسلمانوں کے ساتھ ساتھ بیٹھے ہیں اور وہ بھی کسی مسلمانوں کی طرف سے منعقدہ پروگرام میں۔

اس کے بعد سامعین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ اس پروگرام کو اس علاقے کے ایک ریڈیو نے مکمل کوریج دی اور انہوں نے اس پروگرام کی خبر دو دن اس علاقے کی تمام زبانوں میں نشر کی۔ اس پروگرام میں 50 سے زائد احباب و خواتین شامل ہوئے۔

..........

❁ اس سے اگلے دن کاریماما میں بھی عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں بھی اس علاقے کے نائب مئیر، امام اور اس علاقے کے کیتھولک کے پادری شامل ہوئے۔ سکول کے ڈائریکٹر اور دوسرے سرکاری اور پڑھے لکھے طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔

یہ پروگرام میں شام 5 بجے شروع ہوا۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد مکرم حسن یحییٰ صاحب لوکل مشنری نے 'حضرت مسیح موعودؑ کی اتباع ہی میں اس دنیا کا امن وابستہ ہے' کے عنوان سے تقریر کی۔ اس کے بعد علاقے کے امام صاحب نے اور ان کے نائب امام صاحب نے یہاں کی لوکل زبان میں تقریر کی جس میں انہوں نے مسلمانوں کو تفرقہ سے بچنے کی نصائح کیں۔

کیتھولک چرچ کے نمائندے نے کہا کہ ہم سب کو مل کر اس علاقے کی ترقی کے متعلق سوچنا چاہیے۔ یہ نہیں کہ یہ میرے مذہب یا فرقے کا ہے تو میں اس کے ساتھ تعاون کروں گا اور یہ میرے فرقے کا نہیں ہے تو میں تعاون نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد نائب مئیر صاحب نے کہا کہ وہ تہہ دل سے مشکور ہیں کہ جماعت احمدیہ نے ہم سب کو یہاں اکٹھا کیا ہے اور ہم سب یہاں مل کر ایک اہم موضوع پر جو کہ امن کا موضوع ہے بات کر رہے ہیں۔

اس کے بعد چند سامعین نے کچھ سوالات بھی پوچھے جو کہ جماعت کی ابتدا اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق تھے جس کا انہیں تسلی بخش جواب دیا گیا۔

اس کے بعد تمام حاضرین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ اس پروگرام کی حاضری 34 افراد رہی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس علاقے میں جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے اور اس علاقے کے لوگوں کے دلوں کو کھولے تا کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام سمجھنے والے ہوں۔ آمین

## نامور ادیب، شاعر احمدیت اور ایڈیٹر الفضل

# محترم شیخ روشن دین تنویر صاحب مرحوم

فخر الحق شمس

نامور ادیب، باکمال شاعر، بلند پایہ صحافی، اپنے زمانے میں خوش بختی کی ایک مثال، ایک مخلص احمدی، عالم باعمل اور ایڈیٹر روزنامہ الفضل محترم شیخ روشن دین تنویر صاحب 20/اپریل 1892ء کو بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے محلہ سے حاصل کر کے سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ سے میٹرک کیا اور پھر مَرے کالج سیالکوٹ سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ کے اساتذہ میں شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب بھی شامل تھے (جن سے علامہ ڈاکٹر اقبال بھی پڑھتے رہے)۔ لاء کالج لاہور سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی جس کے بعد آپ نے وکالت شروع کی جو 1946ء تک جاری رہی۔ آپ کو شروع سے ہی شعر و شاعری سے خاص تعلق رہا۔ آپ بہت بلند علمی ادبی ذوق رکھتے تھے، آپ نے متعدد مضامین لکھے اور آپ کی کئی بہت اعلیٰ پائے کی نظمیں ملک کے مشہور رسائل میں شائع ہوئیں اور بہت پسند کی گئیں۔

1939ء کے جلسہ سالانہ پر جبکہ خلافت ثانیہ کی 25 سالہ جوبلی بھی منائی گئی تھی، آپ کو قادیان تشریف لے جانے اور جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا جس سے آپ بہت متاثر ہوئے۔ واپسی پر آپ کو حضرت مصلح موعود کا مشہور لیکچر انقلاب حقیقی مطالعہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ جس کے نتیجہ میں بالآخر 1940ء میں آپ احمدی ہو گئے۔ آپ نے فروری 1940ء میں عید الاضحیہ کے دن بیعت کی۔ آپ کا احمدیت قبول کرنا اللہ تعالیٰ کا خاص نشان تھا۔ آپ ادیب اور شاعر تھے پڑھے لکھے طبقات سے تعلق رکھتے تھے۔ علماء وقت سے بھی بات چیت رہتی تھی اور احمدیت کی مخالفت میں ان کے ساتھ مل کر پیش پیش تھے۔ لیکن چونکہ حقیقت کی تلاش میں رہتے تھے اور مخالفت برائے مخالفت کے قائل نہ تھے اس لئے تحقیق کی غرض سے قادیان گئے اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی جس کے نتیجہ میں ان کی زندگی میں عظیم روحانی انقلاب برپا ہوا۔ پھر تو آپ سیالکوٹ میں بیٹھ کر قادیان کے لئے تڑپنے لگے اور الفراق جیسی نظمیں لکھیں ؎

میں ترستا ہوں قادیاں کے لئے
جیسے مرغ اپنے آشیاں کے لئے
یہ زمیں جس کا ذرہ ذرہ ہے
چشمہ زندگی جہاں کے لئے
اے مسیحائے وقت ایک نظر
اپنے تنویر نیم جان کے لئے

قبول احمدیت کے بعد آپ کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوا۔ آپ کا شعر و سخن کا فطرتی ذوق خالصتاً احمدیت کے رنگ میں رنگین ہو گیا۔ آپ نے متعدد بلند پایہ مضامین احمدیت کی تائید میں لکھے جو کہ سلسلہ کے رسائل و جرائد میں شائع ہو کر مقبول عام ہوئے۔

حضرت مصلح موعود کی جوہر شناس نظر نے آپ کو جماعت احمدیہ کے آرگن روزنامہ الفضل کی ادارت کے لئے چن لیا۔ آپ اکتوبر 1946ء میں سیالکوٹ سے ہجرت کر کے قادیان آگئے اور بطور ایڈیٹر الفضل خدمات کا آغاز کیا۔ اس اہم اور نازک ذمہ داری کو آپ نے اپریل 1971ء تک (25 برس) متواتر بڑے احسن طریق سے ادا کیا۔ اس دوران بہت مشکل اور نازک وقت جماعت پر آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر موقع پر کامیابی کے ساتھ خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق جماعت کی ترجمانی کی توفیق بخشی۔ آپ کی قلم سے متعدد قیمتی اور اہم موضوعات پر اداریے اور مضامین اور اشعار نکلے جنہوں نے چھپنے کے بعد مقبول عام کی سند حاصل کی۔ ادارہ الفضل آپ کی سربراہی میں ترقی کی منازل طے کرتا رہا۔ ہر قدم اور ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد اور نصرت فرمائی۔ دعوت الی اللہ اور جماعت احمدیہ کے عظیم الشان مقاصد آپ کی ادارت میں سرہوئے۔

آپ نے کبھی بھی اپنی ذاتی مصروفیات یا بیماری کو اپنے دفتری فرائض پر حاوی نہیں ہونے دیا۔ بہت پابندی سے دفتر جاتے اور اپنے سب فرائض کو احسن رنگ میں انجام دیتے۔ بعض اوقات ساری رات بہت تکلیف میں جاگتے ہوئے گزرتی لیکن صبح دفتر جانے کے لئے تیار ہوتے۔ الفضل سے کچھ ایسی محبت تھی کہ ذرا سی جدائی بھی برداشت نہ کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ میری تو یہ تمنا ہے کہ اس وقت جان نکلے جب میں الفضل کا ایڈیٹوریل لکھ رہا ہوں۔ کام میں کچھ ایسی محویت ہوتی کہ کوئی شور یا کسی کا آنا جانا بھی اس محویت میں مخل نہ ہو سکتا تھا۔

محترم مسعود احمد خان دہلوی صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل اپنے ایک مضمون (شائع شدہ الفضل 22 فروری 1972ء) میں اپنے استاد محترم روشن دین تنویر صاحب سے پہلی ملاقات اور لکھنے میں محویت کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

ایک بات جس کا میری طبیعت پر بہت اثر ہے یہ ہے کہ محترم تنویر صاحب جب مضمون لکھتے تھے تو ان پر کامل محویت کا عالم طاری ہو جاتا تھا، اس وقت انہیں دنیا و مافیہا اور ارد گرد کی کچھ خبر نہ ہوتی تھی وہ زیر غور موضوع میں ایک دفعہ ڈوب کر پھر ابھرتے تھے اور جب ابھرتے تھے تو صفحہ قرطاس پر لکھے ہوئے مضمون کی شکل میں آبدار موتیوں کا ایک خوشنما گچھا ہاتھ میں ہوتا تھا۔ محترم تنویر صاحب سے پہلی ہی ملاقات میں جب آپ کے اس استغراق کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا تو میں ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہا۔ الفضل کے نئے ایڈیٹر صاحب سے ملنے کی غرض سے میں لاہور سے قادیان آیا۔ جب میں اجازت لے کر محترم تنویر صاحب کے کمرہ میں داخل ہوا تو آپ اداریہ لکھنے میں مصروف ہی نہیں بلکہ محو تھے۔ مجھے بیٹھنے کا اشارہ کر کے آپ پھر اداریہ لکھنے میں مستغرق ہو گئے۔ عجب پُر لطف منظر تھا آپ لکھتے لکھتے کاغذ سے نظر اٹھاتے اور سامنے دیوار کو اس حال میں گھورنے لگتے کہ منہ کھلا ہوا ہوتا اور چہرہ پر گہری سوچ اور فکر کے آثار نمایاں ہوتے۔

چند لمحے اسی طرح دیوار کو گھورنے کے بعد میز پر سر جھکا کر پھر لکھنا شروع کر دیتے۔ بار بار دیوار کو گھورنے اور وقفہ وقفہ سے سر جھکا کر لکھتے چلے جانے کا منظر میں بیٹھا خاصی دیر تک دیکھتا رہا۔ اس اثناء میں تنویر صاحب بھول چکے تھے کہ کوئی ملاقاتی پاس ہی بیٹھا ہے۔ میں نے محویت اور استغراق کا یہ عالم دیکھ کر بے وقت آنے کی معذرت اور واپس جانے کی اجازت چاہی۔ میری آواز سن کر آپ یکدم چونک پڑے اور فرمایا ذرا ٹھہریں مَیں ابھی فارغ ہو کر آپ سے بات کرتا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد آپ کی نگاہیں پھر سامنے کی دیوار پر مرتکز ہو گئیں اور پھر آپ کہیں کے کہیں جا پہنچے اور میں کرسی پر جام ہو کر رہ گیا۔ میں نے معذرت کے انداز میں جانے کی کئی بار اجازت طلب کرتے ہوئے آپ کو چونکایا۔ لیکن ہر بار یہی جواب پایا کہ ذرا ٹھہریں۔ آخر میں نے یہی اندازہ لگا کر کہ اگر میں بلا اجازت یہاں سے نکل جاؤں تو انہیں میرے جانے کا احساس تک نہ ہوگا مَیں خاموشی سے اٹھ کر چلا آیا۔ میں دوسرے دن ایسے وقت حاضر خدمت ہوا کہ آپ ایڈیٹوریل لکھنے کے بعد فارغ بیٹھے تھے۔ میں نے اپنا تعارف کرایا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا مجھے تو آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر آجکل پنجاب یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ پھر دریافت کیا لاہور سے کب آئے؟ مَیں نے عرض کیا کل کا آیا ہوا ہوں، کہنے لگے تمہیں تو قادیان آتے ہی دفتر آنا چاہئے تھا۔ میں نے بتایا میں تو کل ہی حاضر ہوا تھا لیکن آپ اداریہ لکھنے میں مصروف تھے۔ فرمایا کوئی صاحب آئے تو تھے لیکن نہ معلوم آپ ہی تھے یا کوئی اور۔ میں نے عرض کیا آیا تو میں ہی تھا لیکن آپ موجود ہونے کے باوجود غائب تھے اس لئے میں بھی غائب ہو گیا۔ آج آپ موجود ہی نہیں بلکہ حاضر بھی ہیں اس لئے میں نے بھی حاضر خدمت ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔ میری اس بات پر بہت محظوظ ہوئے۔ بہت شفقت اور ازراہ ذرّہ نوازی احترام سے پیش آئے۔ اس کے بعد شفقت کا یہ سلسلہ عمر بھر جاری رہا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ بے حد سادہ طبیعت تھی۔ آپ کی بیٹی محترمہ فرحت واکر صاحبہ (لندن) اپنے ایک مضمون شائع شدہ الفضل لندن 1994ء میں لکھتی ہیں۔ آپ اپنے سب کام خود کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ بہت کم کسی اور کو تکلیف دیتے۔ کھانا، پینا، لباس، رہائش نہایت سادہ تھی۔ اگرچہ بہت اچھے ذوق کے مالک تھے لیکن جو بھی میسر آیا اس پر قانع رہے۔ بے حد خوش اور مطمئن رہتے تھے۔ کبھی کسی چیز کا لالچ نہیں کیا۔ اپنی معمولی تنخواہ کو اپنی ضروریات کے لئے کافی سمجھتے۔ اگر کبھی کسی ذریعہ سے خدا تعالیٰ کوئی رقم عطا فرماتا تو فوراً چندہ میں دے دیتے اور کبھی کبھی گھریلو ضروریات کے لئے خرچ نہ کرتے اپنی ضروریات کو نہایت محدود رکھا۔ فضول خرچی کو پسند نہ کرتے۔ اپنا زیادہ تر وقت مطالعہ میں صرف کرتے، خرابی صحت کی وجہ سے زیادہ باہر نہ جاتے لیکن اگر کوئی ملنے کے لئے آتا تو بے حد خوشی کا اظہار کرتے، بہت محبت سے ملتے۔ خوب مہمان نوازی کرتے اور دوبارہ آنے کی تاکید کرتے۔

آپ کی بیٹی مزید لکھتی ہیں۔ فارغ وقت میں باغبانی میں مصروف رہتے۔ بہت محنت کرتے۔ میں اس وقت بھی چشم تصور سے (یہ مضمون روشن دین صاحب کی وفات کے 22 سال بعد لکھا گیا ہے) اپنے گھر کے آنگن میں پھول اور پھلوں کے پودوں کے ساتھ ساتھ مکئی اور دھان کی فصلیں بھی لہلہاتی ہوئی دیکھ سکتی ہوں۔ ابّا کو کھانا بنانے کا بھی بہت شوق تھا۔ اگرچہ موقع کم ہی ملتا تھا لیکن جب کبھی مل جاتا تو ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ بہت اچھا کھانا بناتے تھے۔ ابّا کو خلافت سے غیر معمولی عشق اور محبت تھی۔ زندگی کے آخری لمحوں تک اس جذبہ سے سرشار رہے۔ خلیفہ وقت کی محبت اور دعاؤں کو اپنا سرمایہ حیات سمجھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے کوئی تحفہ ملتا یا خوشنودی کا خط آتا تو چہرہ خوشی سے تمتما اٹھتا۔ کئی کئی دن اس خوشی میں سرشار رہتے۔ میں نے کبھی بھی انہیں اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا ایسے موقعوں پر۔ بار بار ہمیں بھی بتایا کرتے کہ دیکھو کتنے خوش نصیب ہیں ہم کہ خلیفہ وقت کی محبت اور دعائیں ملی ہیں۔ انہوں نے ہمیں یاد کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ پر انتہائی توکل تھا۔ کبھی انہیں مایوس نہیں دیکھا ہمیشہ ہر حال میں خوش رہتے اور بے چینی اور گھبراہٹ کا اظہار نہ کرتے تھے۔ دعاؤں پر بہت یقین تھا۔ ایک دفعہ اپنے سارے کلام کو اکٹھا کر کے کہیں رکھ دیا اور بھول گئے۔ جب ضرورت پڑی تو ڈھونڈنے لگے لیکن تلاش بسیار کے باوجود کاغذات نہیں ملے۔ نماز میں نہایت درد دل سے دعا کی۔ نماز ختم کرنے کے بعد سیدھے اس جگہ پہنچے جہاں سب کاغذات اکٹھے رکھے ہوئے تھے اور خدا کا شکر ادا کیا۔ اسی طرح ایک دفعہ میرا بھائی شدید بیمار ہو گیا۔ بچنے کی امید نہیں تھی۔ سخت پریشانی کا عالم تھا۔ ابّا نے علیحدہ جا کر نہایت گریہ وزاری سے دعائیں کرنی شروع کیں اور اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ بھائی کی طبیعت سنبھل نہیں گئی۔ اکثر سچے خواب دیکھتے، ان کی نوٹ بک میں کئی اشعار پر لکھا ہوا ہے الہامی شعر۔ ایک الہامی شعر مندرجہ ذیل ہے ؎

چپکے سے موت آئے ہرگز نہ کوئی جانے
آخر بلا لیا ہے مجھ کو مرے خدا نے

ابّا کو اپنی زندگی میں بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن نہایت ہمت سے ان کا مقابلہ کیا، کبھی حوصلہ نہیں ہارا۔ کبھی اپنے دکھ اور کرب کا اظہار نہیں کیا۔ بعض دفعہ دل بہت بے چین ہوتا لیکن اپنی کیفیات پر کچھ اس انداز سے قابو پا لیتے کہ کوئی دل کا حال نہ جان سکتا۔ راتیں اکثر جاگ کر اضطراب اور دعا میں گزارتے مگر صبح کو سب بے چینی اور بیقراری دل کی گہرائیوں میں چھپا کر ایسے پُرسکون ہو جاتے جیسے کسی طوفان سے آشنا ہی نہ ہوں۔

الفضل سے رخصت ملنے کے بعد ان بے چینیوں میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ دفتر سے اگر کوئی ملنے آجاتا تو جیسے زندگی کی لہر دوڑ جاتی۔

آپ نے ایڈیٹر الفضل مقرر ہونے سے قبل کبھی کسی اخبار میں کام نہ کیا تھا البتہ آپ کی قلم سے بعض معرکہ آراء مضامین ضرور نکلے تھے۔ وہ مضامین ہی الفضل میں آپ کی تقرری کا موجب بنے۔

محترم مسعود احمد خان دہلوی صاحب (مضمون الفضل 20 فروری 1972ء) میں لکھتے ہیں:

آپ کے الفضل میں تقرر سے چند ماہ قبل میں ایک زیر تربیت اسسٹنٹ کی حیثیت سے ادارہ الفضل کے ساتھ منسلک ہو چکا تھا۔ اس طرح مجھے آپ کے زیر تربیت مسلسل پچیس سال تک کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کی ادب نواز رفاقت کے دوران مجھے تنویر صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے اور ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد ہزاروں کی تعداد میں ادارتی مقالے لکھ کر اور انتہائی اعلیٰ پایہ کی دینی نظمیں کہہ کہہ

کر آپ نے جو گراں بہا قلمی خدمت سرانجام دی وہ جماعت احمدیہ کے مفید لٹریچر میں گرانقدر اضافہ ہے۔آپ کے رشحات قلم اور منظوم افکار مسلسل پچیس سال تک الفضل کے ذریعہ احباب جماعت کے مطالعہ میں آتے رہے اور وہ ان سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ جماعت میں شمولیت سے قبل انہوں نے دنیائے شعر و ادب میں جو مقام حاصل کیا تھا اس سے اکثر احباب کو شاید آگاہی نہ ہو اس لئے میں اس سے متعلق بعض باتیں ذیل میں لکھتا ہوں۔ان میں سے اکثر میں نے تنویر صاحب سے اور بعض غیر از جماعت ادیبوں سے سنیں۔محترم تنویر صاحب نے بہت چھوٹی عمر میں شعر کہنے شروع کر دیئے تھے۔شعر گوئی کا ملکہ قدرت کا ایک عطیہ ہے اور قدرت جسے چاہتی ہے اسے یہ ملکہ عطا کرتی ہے کسی کو زیادہ اور کسی کو کم۔ یہ امر شک و شبہ سے بالا ہے کہ قدرت نے جناب تنویر کو اس کے وافر حصہ سے نوازا تھا۔عمر میں پختگی کے ساتھ ساتھ آپ کی شاعری میں بھی پختگی آتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ اس دور کے معروف ادبی رسائل میں آپ کی نظمیں شائع ہونے لگیں اور وہ وقت بھی بہت جلد آ گیا کہ آپ کا شمار ملک کے بلند پایہ شاعروں میں ہونے لگا 1921ء سے 1940ء تک کے زمانہ میں آپ کا کلام ادبی رسائل بالخصوص ہمایوں، نگار، ادبی دنیا اور نیرنگ خیال میں بکثرت شائع ہوتا رہا اور اسے قبول عام کی سند حاصل ہوئی۔ یہی وہ زمانہ تھا جب آپ آسمان شعر و ادب پر ایک درخشندہ ستارہ بن کر ابھرے اور شاعروں ادیبوں اور ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کی توجہ کا مرکز بن گئے۔

شعر گوئی میں آپ کی قدر و منزلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب اس دور کے نامور شاعر جناب میراجی نے ہم عصر شاعروں کی بلند پایہ نظموں کے انتخاب پر مشتمل ایک مجموعہ ”اس نظم میں“ کے نام سے کتابی شکل میں مرتب کیا اور اس میں ہر نظم کا تنقیدی تجزیہ کر کے شاعر کی فکری پرواز کی بلندی اور حقائق آفرینی کو اجاگر کیا تو اس میں تنویر صاحب کی دو نظموں بعنوان ”چاندنی رات“ اور ”بحضور کائنات“ کو بھی جگہ دی اور ان کے تنقیدی تجزیہ میں تنویر صاحب کی شعر گوئی کی صلاحیتوں کو بہت شاندار طریق پر خراج تحسین پیش کیا۔اسی طرح علامہ تاجور نجیب آبادی نے ”تصویر جذبات“ کے نام سے اردو مرکز لائبریری کے ایک خاص سلسلۂ کتب کی ترتیب و اشاعت کا اہتمام فرمایا تو تنویر صاحب کی ایک بلند پایہ نظم اس کی بھی زینت بنی۔ الغرض قبول احمدیت کے بعد آپ کی زندگی میں ایک انقلاب انگیز موڑ آیا جس نے آپ کے دل کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور آپ نفس مطمئنہ کی لازوال دولت سے مالا مال نظر آنے لگے۔آپ کے سنہرے دور کے الفضل کی فائلز اور جلدیں اس امر کی گواہ ہیں کہ آپ نے جذبۂ دینی سے سرشار ہو کر ایسی ایسی مسحور کن نظمیں کہیں جو آپ کی اس نئی کیفیت کی آئینہ دار تھیں۔ آپ کی ان نظموں نے نہ صرف آپ کی زندگی میں دین کا درد رکھنے والے دلوں کو گرمایا بلکہ یہ آنے والی نسلوں کو بھی گرماتی اور ان کے دینی ذوق و شوق کو فزوں سے فزوں تر کرتی رہیں گی۔

محترم مسعود احمد خان دہلوی صاحب تنویر صاحب کی کتب کے مطالعہ میں دلچسپی کے حوالے سے رقمطراز ہیں : (الفضل 22 فروری 1972ء)

قیام پاکستان کے بعد ایک دفعہ میں نے آپ سے ذکر کیا کہ اگرچہ آپ کو پہلے کسی اخبار میں کام کرنے کا موقع نہیں ملا پھر بھی آپ میں ایک اعلیٰ صحافی کے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں صحافت کا ملکہ بھی آپ کو شاعری کی طرح قدرت کی طرف سے ہی ودیعت ہوا ہے۔آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ہر ملکہ قدرت کا ہی عطیہ ہوتا ہے لیکن اس ملکہ کو بروئے کار لانے کے لئے انسان کو کافی ریاضت کرنا پڑتی ہے۔ میں نے مضمون نویسی کے لئے عمداً تو کوئی ریاضت نہیں کی لیکن حالات ایسے پیدا ہوئے کہ مجھے مطالعہ کے شوق کو پورا کرنے کے لئے ایک بہت اعلیٰ درجہ کی لائبریری سے استفادہ کرنے کی غیر معمولی سہولت میسر آ گئی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ پنجاب کے مشہور ماہر تعلیم جناب سراج الدین آذر میرے برادر نسبتی تھے وہ بہت قلم دوست واقع ہوئے تھے انہوں نے زر کثیر خرچ کر کے نادر کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ فراہم کیا ہوا تھا ان کی ذاتی لائبریری بہت ہی قیمتی اور نادر کتابوں پر مشتمل تھی اور اس کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔تعلیم سے فراغت کے بعد میں نے اس لائبریری کی اکثر کتابیں پڑھ ڈالیں۔اس وقت کا مطالعہ اب مضامین لکھنے میں بہت کام آ رہا ہے۔آپ نے مجھے بھی نصیحت کی کہ مجھے مطالعہ وسیع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور نہ صرف ہر مذہب کی بلکہ ہر مضمون کی کتابیں پڑھنی چاہئیں آپ نے انگریزی اور اردو ادب کی کتابیں پڑھنے پر خاص زور دیا۔ چنانچہ آپ کی تحریک پر آپ ہی کی راہنمائی میں میں نے متعدد کتب پڑھیں۔آپ اس بات پر بہت زور دیتے تھے کہ مطالعہ سے ذہنی افق میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور مسائل پر غور کرنے اور نئے نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت ترقی کرتی ہے جب تک ذہنی افق میں وسعت پیدا نہ ہو اور غور و فکر کی عادت کو ترقی نہ دی جائے اس وقت تک انسان ٹھوس اور پُر مغز مضامین لکھنے کے قابل نہیں ہوتا، یوں قلم گھسنے کو تو ہر شخص گھس لیتا ہے۔ آپ کی یہ نصیحت میرے بہت کام آئی اور اس کی وجہ سے مضامین لکھنے کی مشق جاری رکھنے میں بہت مدد ملی۔

محترم تنویر صاحب نے اپنے انقلابی دور ادارت میں اپنے زور قلم، وسیع علم اور مطالعہ نیز تجربہ کی بدولت جماعت احمدیہ کی جو قابل قدر خدمات سرانجام دیں وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔آپ کے مسحور کن اداریے، احمدیت کے عشق میں ڈوبے ہوئے حسین و جمیل منظوم افکار آپ کی یاد کو کبھی محو نہ ہونے دیں گے۔ آنے والی نسلیں اور مؤرخین جب آپ کے ان اچھوتے مضامین اور پاکیزہ نظموں سے مستفیض ہوں گے تو وہ بھی آپ کی خوش بختی پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

محترم مسعود دہلوی صاحب لکھتے ہیں : (الفضل 24 فروری 1972ء)

دفتر الفضل کے کارکنان ایک لمبا عرصہ تک آپ کے اوصاف کریمانہ سے براہ راست مستفیض ہوتے رہے۔محترم تنویر صاحب کا الفضل کے عملہ کے ساتھ سلوک اپنی مثال آپ تھا۔ آپ بحیثیت ایڈیٹر دفتر میں ایک بااختیار افسر تھے لیکن افسری اور ماتحتی کا تصور آپ کے ذہن میں سرے سے تھا ہی نہیں۔ 1955ء کے اوائل میں ربوہ آنے کے بعد سیالکوٹ کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے پاس آنے جانے کا سلسلہ تقریباً ختم ہو گیا تھا۔آپ کارکنان الفضل کو ہی اپنا خاندان تصور کرتے تھے۔ دفتر کے ماحول سے اس قدر مانوس ہو گئے تھے کہ اس سے جدا ہونا آپ کو گوارا ہی نہ تھا۔ دفتر الفضل ہی آپ کا خاندان تھا اور آپ اس کے سربراہ تھے۔آپ نے اپنے آپ کو افسر کبھی سمجھا ہی نہیں۔ اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد کبھی کاتبوں کے پاس جا بیٹھتے اور کبھی دفتر میں مینیجر کے کلرکوں کے پاس بیٹھ کر ان سے باتیں کرتے۔ کسی کارکن کو نقصان پہنچانا آپ کی فطرت کے خلاف تھا۔آپ اسسٹنٹ ایڈیٹرز کے ساتھ ہمیشہ بہت حسن سلوک سے پیش آتے رہے۔ چنانچہ خاکسار (مسعود دہلوی) اور برادرم شیخ خورشید احمد صاحب کے ساتھ ہمیشہ بہت مشفقانہ سلوک روا رکھا اور ہمیشہ پورا اعتماد کیا۔اکثر کہا کرتے تھے کہ مسعود اور خورشید میرے دو بازو ہیں۔ کبھی کسر نفسی کے طور پر یہ بھی کہہ دیتے اصل ایڈیٹر تو یہ دونوں ہیں مَیں تو نشان کا ہاتھی ہوں۔

محترم مسعود دہلوی صاحب لکھتے ہیں : (الفضل 20 فروری 1972ء)

اس بات کا میں خود عینی شاہد ہوں کہ جب تقریباً سترہ سال قبل (1955ء میں) لاہور کی ایک ادبی محفل میں ایک بزرگ ادیب نے ایک بہت معروف نوجوان شاعر کا تعارف جناب تنویر سے کرانا چاہا تو اس نوجوان شاعر نے بڑے نیازمندانہ انداز میں آپ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا میں تو حضرت تنویر کا شاگرد ہوں، برسوں پہلے نیرنگ خیال میں آپ ہی کی نظم پڑھ پڑھ کر تو شعر گوئی کی طرف میلان ہوا اور پھر رفتہ رفتہ لگا شعر کہنے اور بالآخر شاعر کہلایا۔ الغرض جماعت احمدیہ میں شمولیت سے قبل 19,18 سال تک دنیائے شعر و ادب میں جناب تنویر کا نام گونجتا رہا۔قدرت اس تمام عرصہ میں شعری اور ادبی صلاحیتوں کو ابھارتی اور اجاگر کرتی رہی۔ اس لئے نہیں کہ آپ محض کہنہ مشق ادیب اور مشاق شاعر کی حیثیت سے جانے پہچانے جائیں بلکہ اس لئے کہ آپ کی یہ صلاحیتیں اچھی طرح جلا پانے کے بعد اشاعت حق کا ایک مؤثر ذریعہ بنیں اور آپ اپنی پُر جوش دینی نظموں کے باعث شاعر احمدیت کہلائے اور یہ امتیاز آپ کے لئے وجۂ افتخار بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نے محترم تنویر صاحب کو بعض دل موہ لینے والے خصائل سے نوازا تھا۔آپ تکلفات سے یکسر مبراء اور نہایت سادہ زندگی بسر کرنے والے درویش منش انسان تھے۔ پوشش اور رہائش میں رکھ رکھاؤ اور اہتمام و امتیاز کے سرے سے قائل نہ تھے۔ضروریات زندگی میں سے جو کچھ بلا تردد میسر آ جاتا اسی پر قناعت کر لیتے۔گھر میں دودھ موجود نہ ہونے کی صورت میں محض قہوہ پی لیتے تھے۔ میسر ہونے کی صورت میں گوشت اور مچھلی شوق سے کھاتے تھے۔ اکثر اوقات یہ دونوں چیزیں خود ہی پکانے کو ترجیح دیتے تھے۔ اگر کسی وقت ہاتھ تنگ ہوتا تو سادہ روٹی بھی شیرمال سے کم نہ تھی۔ اگر جیب گرم ہوتی تو گوشت بھوننے اور مچھلی تلنے میں سرگرم نظر آتے اور خوب مزے لے لے کر کھاتے۔

آپ کی ایک بہت بڑی خوبی مصائب اور تکالیف کو کسی قسم کا شکوہ زبان پر لائے بغیر صبر سے برداشت کرنا تھی۔آپ کو شروع ہی سے بعض صدمات اور تکالیف سے دوچار ہونا پڑا لیکن آپ نے انہیں برداشت کرنے میں صبر اور ہمت و استقامت کا بہت عمدہ نمونہ دکھایا اور اپنی تکلیف کا دوستوں کے ساتھ بھی اظہار نہیں کیا۔

مسلسل 25 سال تک قادیان، لاہور اور ربوہ میں الفضل کی ادارت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دینے کے بعد آپ مئی 1971ء کے اوائل میں خرابیٔ صحت کی بنا پر ریٹائر ہوئے۔اس میں ایک سال کا وہ عرصہ بھی شامل ہے کہ جب آپ نے 1953ء میں الفضل کی جبری بندش کے دوران کراچی میں روزنامہ المصلح کے ایڈیٹر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ کچھ عرصہ بعد آپ علیل ہو گئے اور اسی علالت میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔الفضل کے افق پر ربع صدی تک جگمگانے والا یہ ستارہ مورخہ 27 جنوری 1972ء کو ڈوب گیا۔

## بقیہ : حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کو سیرت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معیار اور آئینہ سے دیکھو

از صفحہ 4

رَبِّ اذۡهَبۡ عَنِّی الرِّجۡسَ وَطَهِّرۡنِیۡ تَطۡهِیۡرًا

اس کے بعد وہ تینوں فرشتے آسمان کی طرف اٹھ گئے۔اور مولوی عبداللہ صاحب بھی آسمان کی طرف اٹھ گئے ۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ اور آنکھ کھلتے ہی میں نے دیکھا کہ ایک طاقت بالا مجھ کو ارضی زندگی سے بلندتر کھینچ کر لے گئی۔اور وہ ایک ہی رات تھی جس میں خدا نے بتمام و کمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں وہ تبدیلی واقع ہوئی کہ جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادہ سے نہیں ہو سکتی۔“

(تریاق القلوب صفحہ 95-94۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 352-351)

”اور اُنہیں دنوں میں شاید اس رات سے اوّل یا اُس رات کے بعد مَیں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اُس کا نام شیر علی ہے اُس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور مَیل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے۔اور ایک مصفّا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اُس کو ایک چمکتے ہوئے ستارے کی طرح بنا دیا ہے۔اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا اور میں اس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہو گیا۔“

(تریاق القلوب صفحہ 95 ۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 352)

مَیں آپ کی زندگی پر یہ اِجمالی ربّانی شہادت پیش کرتا ہوں۔ واِلّا الہامات الٰہیہ سے آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بحث اپنی اپنی جگہ انشاء اللہ ہوگی۔

(حیات احمد۔ جلد اوّل (ہر سہ حصص) صفحہ 142 تا 148)


**Morden Motor(UK)**

**Specialists in**
Electrical &
Mechanical
**Repairs & Diagnostics**, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
**All Makes & Models**
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
**Contact:** Nusrat Rai@ 07809119621

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## دعا کا معجزہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 6 جنوری 2012ء میں مکرم سعید احمد بٹ صاحب قبولیتِ دعا کا یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب (امیر ضلع فیصل آباد) ایک دعا گو بزرگ تھے اور اپنے کارکنوں کے لئے کسی شفیق باپ سے کم نہ تھے۔ خاکسار کو 1960ء سے اُن کی وفات تک اُن کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ 1972ء میں خاکسار کا بیٹا فرید احمد محمود بعمر دو سال غدود کی وجہ سے بیمار ہوگیا۔ ایک نماز کے بعد خاکسار نے محترم امیر صاحب سے بچہ کا حال عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنڈکس ہے آپریشن ہوگا۔

مَیں نے عرض کی کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بغیر آپریشن کے آرام دے دے۔ فرمایا: اچھا۔

اگلے روز خاکسار مع اہل و عیال مکرم ملک عبدالحق صاحب آف ترگڑی کے ہاں گیا۔ انہوں نے بچہ کو دیکھا اور کالی مرچ پیس کر اوپر لیپ کردی۔ اگلے روز غدود پھٹ کر پیپ جاری ہوگئی۔ چند روز زخم کی صفائی کی تو اللہ تعالیٰ نے بغیر آپریشن کامل شفا دے دی۔ الحمدللہ

...❁...❁...❁...

## محترم ملک مبارک احمد خانصاحب اعوان (آف اٹک)

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 27 جنوری 2012ء میں مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے محترم ملک مبارک احمد خان صاحب اعوان کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت ملک نور خان صاحب اعوان 1898ء میں قادیان پہنچے اور 1899ء کے آغاز پر حضرت مسیح موعودؑ کی دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ ان کے حالات رجسٹر روایات نمبر8 صفحہ 115 تا120 پر درج ہیں۔ آپؓ کی بیعت میں بہت سا دخل حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) کا تھا جو اٹک شہر سے ملحق گاؤں سروالہ کے سکول میں استاد بن کر آئے جہاں آپ اُن کے شاگرد بنے۔ حضرت سردار صاحب کی تبلیغ اور دعا کی تحریک کے بعد آپ کو مبشر خوابیں آئیں اور آپ بیعت کے لئے تیار ہوگئے۔ لیکن سروالہ کے حالات ایسے نہیں تھے کہ آسانی سے بیعت کی جاسکتی۔ چنانچہ حضرت سردار عبدالرحمن صاحبؓ نے سارا معاملہ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحبؓ کی خدمت میں لکھ کر بھجوایا تو انہوں نے فرمایا کہ اس بچے کو میرے پاس قادیان بھجوادیں۔ (اصحاب احمد جلد ہفتم میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اُس وقت چونکہ اٹک ضلع راولپنڈی میں شامل تھا اس لئے وہاں راولپنڈی کا نام لکھا ہے۔ اٹک (کیمبلپور) ضلع راولپنڈی سے الگ ہوکر 1904ء میں ضلع بنا تھا)۔

حضرت ملک نور خان صاحب کے صاحبزادے محترم ملک مبارک احمد خان صاحب ایک وجیہہ بزرگ تھے۔ نکھرا ہوا رنگ، سر پر جناح کیپ اور ہاتھ میں چھڑی رکھتے تھے۔ جسم قدرے بھاری تھا۔ نورانی چہرہ تھا۔ گردوں کے مریض تھے۔ بتاتے تھے کہ ڈاکٹر کئی بار جواب دے چکے ہیں لیکن معجزانہ طور پر زندہ ہوں۔ آپ کو کنسٹرکشن کا اچھا تجربہ تھا۔ ایک وصف مہمان نوازی کا بہت نمایاں تھا۔ ضلعی اجلاسات و اجتماعات میں کھانے کا انتظام بھی آپ کرتے۔ آپ کا بچپن زیادہ تر قادیان میں گزرا اور وہاں کی یادیں ہمیشہ تازہ رہیں۔

محترم ملک مبارک احمد خان صاحب شدید مخالفانہ ماحول میں اٹک میں مقیم رہے۔ 1974ء اور 1984ء کے زمانے میں بیحد مخالفت ہوئی۔ آپ کا ایک بیٹا ملک بشارت احمد خان احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے اغوا کرلیا گیا تھا جس کی بازیابی نہیں ہوسکی۔ اس بیٹے کی تصویر ڈرائنگ روم میں لگائی ہوئی تھی اور اس کے ذکر میں ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے تھے لیکن بڑے صبر اور تحمل سے انہوں نے جماعت کی خاطر یہ قربانی دی۔ آپ قائمقام امیر ضلع کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

ستمبر 2010ء میں رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ کی وفات بعمر 82 سال ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے، 3 بیٹیاں اور اُن کی اولادیں یادگار چھوڑے ہیں۔

...❁...❁...❁...

## محترم شیخ نذیر احمد صاحب آف مردان

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9 جنوری 2012ء میں مکرمہ ث نذیر صاحبہ کے قلم سے اُن کے والد محترم شیخ نذیر احمد صاحب کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترم شیخ نذیر احمد صاحب کو 1932ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اُس وقت آپ کوئٹہ میں تھے۔ 1935ء میں زلزلہ آنے کے بعد کوئٹہ سے مردان آبسے۔ یہاں اپنی خدمت خلق کی وجہ سے مردان کی معروف شخصیت بن گئے۔ 1963ء اور 1967ء کے بلدیاتی انتخابات میں نواب آف ہوتی اور شوگرمل کے ایک مالک کے مقابل پر کامیابی حاصل کی۔ دراصل آپ کی ہمدردانہ طبیعت کا لوگوں میں بہت احساس تھا۔ آپ کے بینر پر بھی تحریر تھا: ’’بذات خود غریب اور غریبوں کا ہمدرد‘‘۔

محترم شیخ صاحب مرکز سے آنے والے مہمانوں کی بہت تکریم کرتے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ بھی ان کے ہاں بطور مہمان تشریف لاتے رہے۔ خلافت سے والہانہ عشق رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر ضرور جاتے۔ اپنے بچوں کی تربیت نہایت احسن رنگ میں کی۔

...❁...❁...❁...

## محترم شیخ محمد نعیم صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 21 جنوری 2012ء میں محترم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ آپ 18 جنوری 2012ء کو 61 سال کی عمر میں برین ہمبرج کے باعث ربوہ میں وفات پاگئے اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک ہوئے۔

محترم شیخ محمد نعیم صاحب 15 دسمبر 1950ء کو دنیاپور ضلع لودھراں میں مکرم شیخ محمد اسلم صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جو ایک معزز، متموّل، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ عرصہ تک دنیاپور کے صدر جماعت رہے۔ آپ کے والد حضرت شیخ مولابخش صاحبؓ کو 1901ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت عطا ہوئی تھی۔

محترم شیخ محمد نعیم صاحب نے 1968ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے میٹرک پاس کرکے زندگی وقف کردی اور جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ 1977ء میں شاہد کرنے کے بعد پاکستان کی مختلف جماعتوں میں اور پھر نظارت اصلاح و ارشاد میں خدمت بجالاتے رہے۔ 1986ء میں سیرالیون بھجوائے گئے۔ وہاں سے واپسی کے بعد مئی 1992ء سے اکتوبر 2001ء تک انچارج رشتہ ناطہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پھر جولائی 2006ء تک شعبہ تربیت نومبائعین میں اور تاوقت وفات شعبہ ترتیب ریکارڈ میں خدمت بجالاتے رہے۔ 1974ء میں آپ کی شادی مکرمہ امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ بنت محترم مولانا رشید احمد چغتائی صاحب مرحوم (مبلغ سلسلہ بلاد عربیہ) کے ساتھ ہوئی۔

محترم شیخ محمد نعیم صاحب بہت منکسرالمزاج، ملنسار، خوش مزاج اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ بہت فراخ دل انسان تھے۔ مستحقین کی خاموشی سے مدد کرتے۔ حافظہ نہایت عمدہ تھا۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔

...❁...❁...❁...

## مکرم احسن کمال صاحب کراچی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 25 جنوری 2012ء کی ایک خبر کے مطابق مکرم احسن کمال صاحب ابن مکرم ظفر اقبال صاحب حلقہ صدر کراچی بعمر 30 سال دوران ڈکیتی ڈاکوؤں کی فائرنگ سے جاں بحق ہوگئے۔ آپ کراچی کے حلقہ محمود آباد میں Warid Telecom کمپنی کی ایک فرنچائز میں کام کرتے تھے۔ قبل ازیں اس علاقہ میں دو تین شہادتیں بھی ہوچکی ہیں۔ 18 جنوری 2012ء کو آپ حسب معمول اپنے کام میں مشغول تھے کہ قریباً 4 بجے ایک موٹر سائیکل پر سوار دو نامعلوم افراد آئے اور ان سے موبائل وغیرہ چھیننے کی کوشش کی جس پر انہوں نے مزاحمت کی تو موٹرسائیکل سواروں نے ان پر دو فائر کردیئے اور خود فرار ہوگئے جس سے مکرم احسن کمال صاحب موقع پر ہی وفات پاگئے۔

مکرم احسن کمال صاحب کے خاندان کا تعلق پنجاب کے ضلع لیّہ سے ہے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑدادا حضرت سردار عبداللہ خان صاحبؓ کی بیعت سے ہوا۔ آپ کے چچا مکرم منور اقبال بلوچ صاحب امیر ضلع لیّہ بھی رہ چکے ہیں۔ آپ کے والد مکرم ظفر اقبال صاحب 1971 میں لیّہ سے کراچی آگئے اور منسٹری آف کامرس میں ملازمت کے بعد پنشن پائی۔

مکرم احسن کمال صاحب 4؍اگست 1981ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کراچی سے حاصل کی اور بعدازاں GTC کالج شیرشاہ کراچی سے انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق بھی پائی۔ آپ کی والدہ محترمہ رخسانہ ظفر صاحبہ اس وقت اپنے حلقہ کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کررہی ہیں۔

مکرم احسن کمال صاحب عمدہ اوصاف کے مالک تھے۔ اپنے حلقہ میں بطور ناظم تجنید خدمت کی توفیق پائی۔ خدمت خلق کا بے حد شوق رکھتے تھے اور عطیہ خون دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ نے عطیہ چشم کے تحت اپنی آنکھیں Donate کی ہوئی تھیں چنانچہ وفات پر ان کی دونوں آنکھوں کے کارنیا نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے ذریعہ حاصل کرلئے گئے۔

مرحوم اپنے گھر میں سب سے بڑے تھے اور ابھی غیرشادی شدہ تھے۔ آپ نے لواحقین میں والدین، ایک بھائی اور تین بہنیں سوگوار چھوڑے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جنوری 2012ء میں مرحوم کا ذکرخیر فرمایا اور بلندی درجات کے لئے دعا کی۔

...❁...❁...❁...

## محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 2؍اپریل 2012ء میں مکرم بشیر احمد صاحب کے قلم سے اُن کی والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے جو 17 نومبر 2011ء کو مونگ میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ حضرت منشی احمد دین صاحبؓ نے اکلوتی اولاد تھیں جنہیں 1905ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق ملی۔

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ کی شادی 1932ء میں مکرم میاں خوشی محمد صاحب سے ہوئی جو اپنے خاندان میں سے اکیلے احمدی تھے۔ 1947ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر آپ حفاظتِ مرکز کے لئے قادیان چلے گئے اور ایک سال وہاں مقیم رہے۔ اس دوران آپ کی اہلیہ نے اپنے بچوں کا خاص خیال رکھا اور عمدہ تربیت کی۔

محترم غلام فاطمہ صاحبہ بہت غریب پرور، ملنسار، مہمان نواز اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ گاؤں میں چند مستحق افراد کو مسلسل 25 سال تک کھانا بھجواتی رہیں۔ اُن کو حسب ضرورت دوائیں بھی دیتیں۔ جماعت اور خلیفہ وقت سے والہانہ محبت تھی۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور بلاخوف و خطر اس کام میں مصروف رہتی تھیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں سے نوازا۔ آپ کا ایک پوتا نور احمد شہزاد اور ایک نواسہ محمود احمد خالد بطور مربی سلسلہ خدمت بجالارہے ہیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر قریباً سو سال تھی۔ تدفین آبائی قبرستان مونگ میں ہوئی۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 2 جنوری 2012ء میں سانگھڑ کے پانچ شہداء کی یاد میں مکرم ابن کریم صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

راہِ وفا میں جان کے نذرانے لے چلے
یہ جو سیاہ رات کے افسانے لے چلے
سانگھڑ کی سرزمین کے یہ پانچوں جاں نثار
کیا خوب رُو جوان تھے دفنانے لے چلے
گو ہیں قلیل پھر بھی تو غالب رہیں گے ہم
دنیا کو یہ حقیقتیں دکھلانے لے چلے
ایسا لبِ امام پہ تھا ان کا تذکرہ
لگتا تھا یہ بہشت کے پروانے لے چلے
پھونکوں سے یہ چراغ بجھیں گے نہ حشر تک
تاریخ کو مثال یہ دکھلانے لے چلے

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
July 21, 2017 – July 27, 2017

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday July 21, 2017

| | |
|---|---|
| 00:05 | World News |
| 00:25 | Tilawat |
| 00:55 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 61. |
| 01:25 | Inauguration Of Subhan Mosque: Recorded on September 7, 2016. |
| 02:20 | In His Own Words |
| 02:50 | Spanish Service |
| 03:20 | Pushto Muzakarah |
| 03:55 | Shotter Shondhane: Recorded on July 20, 2017. |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 140-157. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith: replying to the allegations against the Holy Quran and the Holy Prophet (saw). |
| 06:30 | Yassarnal Quran: Lesson no. 62. |
| 07:00 | Beacon Of Truth: Recorded on November 13, 2016. |
| 08:00 | An Introduction To Ahmadiyyat: introducing the history of Ahmadiyyat from 2003 to 2008. |
| 09:00 | Reception At Canadian Parliament: Recorded on October 17, 2016. |
| 10:05 | In His Own Words: The Need For The Imam. |
| 10:35 | Report Tarbiyati Program Waqfe Nau |
| 10:50 | Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il |
| 11:30 | Live Transmission From Baitul Futuh |
| 12:00 | Live Friday Sermon |
| 13:00 | Live Transmission From Baitul Futuh |
| 13:30 | Tilawat [R] |
| 13:50 | Seerat-un-Nabi: Life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw). |
| 16:30 | Friday Sermon [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Beacon Of Truth [R] |
| 19:25 | Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il [R] |
| 20:00 | Reception At Canadian Parliament [R] |
| 21:05 | In His Own Words [R] |
| 21:35 | An Introduction To Ahmadiyyat [R] |
| 22:30 | Friday Sermon [R] |

## Saturday July 22, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:30 | Tilawat |
| 00:45 | The Significance Of Flags |
| 01:00 | Yassarnal Qur'an |
| 01:30 | Reception At Canadian Parliament |
| 02:35 | In His Own Words |
| 03:05 | Beacon Of Truth |
| 04:00 | Friday Sermon |
| 05:25 | Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il |
| 06:00 | Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 1-50. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 42. |
| 07:00 | Jalsa Salana Bangladesh Concluding Address: Recorded on February 7, 2016. |
| 08:10 | International Jama'at News |
| 08:40 | Story Time: Programme no. 66. |
| 09:05 | Question And Answer Session With Urdu Speaking Guests: Recorded on May 28, 1993. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Friday Sermon: Recorded on July 21, 2017. |
| 12:10 | Tilawat [R] |
| 12:30 | Al-Tarteel [R] |
| 13:00 | Live Intikhab-e-Sukhan |
| 13:30 | In His Own Words |
| 14:00 | Live Shotter Shondhane |
| 16:05 | Live Rah-e-Huda |
| 17:35 | Al-Tarteel [R] |
| 18:05 | World News |
| 18:25 | Jalsa Salana Bangladesh Concluding Address |
| 19:35 | Faith Matters: Programme no. 153. |
| 20:40 | International Jama'at News |
| 21:15 | Rah-e-Huda [R] |
| 22:50 | Friday Sermon [R] |

## Sunday July 23, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:15 | Tilawat |
| 00:30 | In His Own Words |
| 01:00 | Al-Tarteel |
| 01:30 | Jalsa Salana Bangladesh Concluding Address |
| 02:45 | Friday Sermon |
| 03:55 | Shotter Shondhane: Recorded on July 22, 2017. |
| 06:00 | Tilawat |
| 06:15 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 62. |
| 06:35 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat Class: Recorded on June 8, 2014. |
| 07:50 | Faith Matters: Programme no. 153. |
| 08:55 | Question And Answer Session With English Speaking guests: Recorded on June 7, 1998. |
| 09:50 | Indonesian service |
| 10:55 | Friday Sermon: Recorded on July 14, 2017. |
| 12:05 | Tilawat [R] |
| 12:20 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 12:40 | Friday Sermon: Recorded on July 21, 2017, |
| 14:00 | Shotter Shondhane: Recorded on July 23, 2017. |
| 16:15 | Ghazwat-e-Nabi: the Holy wars that took place in the days of early Islam. |
| 17:10 | Kids Time: Programme no. 46. |
| 17:40 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:15 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat Class [R] |
| 19:30 | Beacon Of Truth: Rec. November 20, 2016. |
| 20:35 | Roots To Branches |
| 21:05 | Seerat Sahaba Rasool: the companions of the Holy Prophet (saw). |
| 21:40 | Tasheez ul Azhan |
| 22:00 | Friday Sermon [R] |
| 23:10 | Question And Answer Session With English Speaking guests [R] |

## Monday July 24, 2017

| | |
|---|---|
| 00:05 | World News |
| 00:25 | Tilawat |
| 00:45 | Yassarnal Qur'an |
| 01:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat Class |
| 02:15 | Roots To Branches |
| 02:45 | Friday Sermon |
| 03:50 | Shotter Shondhane: Recorded on July 23, 2017. |
| 06:30 | Tilawat: Surah Banee Israa'eel, Verses 100-112 and Surah Al-Kahf, verses 1-32. Part 15. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith: righteous deeds. |
| 06:25 | Al-Tarteel: Lesson no. 42. |
| 06:55 | Peace Symposium Canada: Rec. Oct. 22, 2016. |
| 08:00 | International Jama'at News |
| 08:35 | Hamari Taleem: Based on the book 'Kishte-e-Nuh', written by the Promised Messiah (as). |
| 08:55 | French Mulaqat: French speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Recorded on November 17, 1997. |
| 09:30 | Roots To Branches |
| 10:00 | Friday Sermon: Recorded on February 17, 2017. |
| 10:55 | Malayalam Service |
| 11:30 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood |
| 12:00 | Tilawat [R] |
| 12:15 | Dars-e-Hadith [R] |
| 12:30 | Al-Tarteel [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on August 26, 2011. |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:10 | Malayalam Service [R] |
| 16:00 | Rah-e-Huda: Recorded on July 15, 2017. |
| 17:30 | Al-Tarteel [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Peace Symposium Canada [R] |
| 19:30 | Somali Service |
| 20:00 | Roots To Branches |
| 20:30 | Rah-e-Huda [R] |
| 22:05 | Friday Sermon [R] |
| 23:10 | Malayalam Service [R] |

## Tuesday July 25, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat |
| 00:40 | Dars-e-Hadith |
| 00:50 | Al-Tarteel |
| 01:20 | Peace Symposium Canada |
| 02:25 | Kids Time |
| 02:55 | Friday Sermon |
| 04:00 | Hamari Taleem |
| 04:20 | In His Own Words |
| 04:50 | Liqa Ma'al Arab: Session no. 184. |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 89-127. Part 9. |
| 06:10 | Dars-e-Malfoozat: selected extracts from the writings and speeches of the Promised Messiah, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (as). |
| 06:25 | Yassarnal Quran: Lesson no. 63. |
| 07:00 | Liqa Ma'al Arab: Session no. 148. |
| 08:05 | Story Time: Programme no. 22. |
| 08:20 | A Brief History Of Denmark |
| 08:35 | InfoMate |
| 09:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal: Recorded on June 8, 2014 in Germany. |
| 10:10 | In His Own Words |
| 10:40 | Noor-e-Mustafwi (saw) |
| 11:00 | Indonesian Service |
| 12:00 | Tilawat [R] |
| 12:10 | Dars-e-Malfoozat [R] |
| 12:20 | Yassarnal Quran [R] |
| 12:55 | Friday Sermon: Recorded on July 21, 2017. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal [R] |
| 16:10 | Qasas-ul-Ambiyaa |
| 17:15 | Yassarnal Quran [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Story Time: Programme no. 22. |
| 19:00 | InfoMate |
| 19:25 | Noor-e-Mustafwi (saw) |
| 19:20 | In His Own Words [R] |
| 19:50 | Friday Sermon [R] |
| 20:55 | InfoMate |
| 21:25 | Noor-e-Mustafwi (saw) [R] |
| 19:40 | Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal [R] |
| 20:55 | In His Own Words [R] |
| 21:25 | Qasas-ul-Ambiyaa [R] |
| 22:55 | Liqa Ma'al Arab [R] |
| 23:30 | Philosophy of teachings of Islam |

## Wednesday July 26, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:15 | Tilawat |
| 00:25 | Dars-e-Malfoozat |
| 00:35 | Tehrik-e-Jadid |
| 00:55 | Yassarnal Qur'an |
| 01:30 | Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal Class |
| 03:00 | Noor-e-Mustafwi (saw) |
| 03:20 | InfoMate |
| 03:50 | Liqa Ma'al Arab |
| 05:00 | Qasas-ul-Ambiyaa |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 128-152. |
| 06:15 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein |
| 06:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 42. |
| 07:00 | Question And Answer Session with English speaking guests: Recorded on May 31, 1998. |
| 08:00 | Seerat Hazrat Syeda Amtul Hafeez Begum |
| 08:40 | Jamia Ahmadiyya Rabwah |
| 09:00 | Waqfe Nau Ijtema Girls: Rec. February 27, 2016. |
| 10:00 | In His Own Words |
| 10:30 | Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il |
| 11:00 | Indonesian Service |
| 12:00 | Tilawat [R] |
| 12:10 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein |
| 12:30 | Al-Tarteel [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on July 21, 2017. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:00 | Waqfe Nau Ijtema Girls [R] |
| 16:00 | In His Own Words [R] |
| 16:30 | Ghazwat-e-Nabi |
| 17:30 | Al-Tarteel [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Renaissance: 'Le Message De La Réconciliation', originally written by the Promised Messiah (as). |
| 18:50 | Manasik-e-Hajj |
| 19:30 | Deeni-o-Fiqahi Masail [R] |
| 20:00 | Waqfe Nau Ijtema Girls [R] |
| 21:00 | In His Own Words [R] |
| 21:30 | Manasik-e-Hajj [R] |
| 22:30 | Question And Answer Session with English speaking guests [R] |
| 23:15 | Jamia Ahmadiyya Rabwah [R] |

## Thursday July 27, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:30 | Tilawat |
| 00:40 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein |
| 01:00 | Al-Tarteel |
| 01:30 | Waqfe Nau Ijtema Girls |
| 02:30 | In His Own Words |
| 03:00 | Seerat Hazrat Syeda Amtul Hafeez Begum |
| 03:40 | Jamia Ahmadiyya Rabwah |
| 04:00 | Question And Answer Session with English speaking guests |
| 05:00 | Ghazwat-e-Nabi |
| 06:05 | Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 153-180. |
| 06:20 | Dars-e-Malfoozat |
| 06:30 | Yassarnal Quran: Lesson no. 63. |
| 07:05 | Tarjamatul Qur'an Class |
| 08:10 | Shama'il-e-Nabwi |
| 08:40 | Roots To Branches |
| 09:10 | Huzoor's York University Address: Recorded on October 28, 2016. |
| 10:15 | In His Own Words |
| 10:45 | History Of Jalsa Salana |
| 11:20 | Japanese Service |
| 12:00 | Tilawat [R] |
| 12:15 | Dars-e-Malfoozat [R] |
| 12:25 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 13:00 | Live From Hadeeqatul Mahdi |
| 15:05 | Friday Sermon: Recorded on July 21, 2017. |
| 16:10 | In His Own Words |
| 16:40 | Persian Service |
| 17:05 | Pakistan in Perspective |
| 17:35 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 18:10 | World News |
| 18:30 | Faith Matters: Programme no. 152. |
| 19:30 | Shama'il-e-Nabwi [R] |
| 20:00 | Friday Sermon [R] |
| 21:05 | In His Own Words |
| 21:35 | History Of Jalsa Salana |
| 22:55 | Tarjamatul Qur'an Class [R] |
| 23:30 | Roots To Branches |

***Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).***

**Al Fazl International Weekly, London**

**TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)**

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 21 July 2017 | Issue No. 29

# سالانہ تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ ربوہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشفقانہ رہنمائی اور منظوری سے مؤرخہ 28 جون 2017 بروز بدھ شام بعد از نماز مغرب وعشاء امسال فارغ ہونے والے شاہدین کے اعزاز میں تقسیم اسناد کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب تقسیم اسناد کے لئے اساتذہ جامعہ احمدیہ پر مشتمل ایک انتظامیہ بنائی گئی۔ اس روز پروگرام کے کامیاب انعقاد کے لئے بکرا صدقہ کیا گیا اور حضور انور کی خدمت میں دعائیہ فیکس کی گئی۔

پروگرام کا آغاز محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب (نگران ریسرچ سیل) کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم مکرم صہیب رشید صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مبشر احمد ایاز صاحب پرنسپل جامعہ نے اس تقریب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا موصولہ خط اور جامعہ احمدیہ یوکے 2017ء کی تقسیم انعامات کی تقریب کے موقع پر حضور انور کے خطاب میں سے درج ذیل اقتباس پڑھ کر سنایا۔

''پھر ایک بہت اہم بات ایک مربی اور مبلغ کے لئے یہ ہے کہ اس کو کبھی اپنے آپ کو فارغ نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ نہ سمجھیں کہ اب میرے پاس فارغ وقت ہے۔ مربی اور مبلغ کے پاس فارغ وقت ہوتا ہی نہیں۔ وقف زندگی آپ نے کیا ہے اور وقف زندگی کا مطلب ہی یہی ہے کہ چوبیس گھنٹے دن کے، سات دن ہفتے کے اور بارہ مہینے سال کے۔ اس لئے اس سوچ کے ساتھ آپ نے اپنی زندگی گزارنی ہے کہ میرے پاس فارغ وقت کوئی نہیں اور نہ فارغ سمجھنا چاہئے۔ جہاں فارغ سمجھیں گے وہاں دنیاوی شغلوں میں مصروف ہو جائیں گے۔ اگر دنیاوی شغل ہیں بھی، کھیل ہے یا اور تفریح ہے تو وہ بھی اس لئے ہو کہ جسم صحتمند ہو، دماغ تازہ ہو تا کہ پھر کام میں مصروف ہو جائیں۔ اگر کسی کے پاس فارغ وقت ہے اور سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی کام نہیں، اوّل تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کام نہ ہو اور اگر سمجھتا ہے کام نہیں تو پھر کام خود نکالنا ہے اور وہ کام نکالنا مطالعہ ہے، چاہے وہ دنیاوی مطالعہ ہو یا دینی علم کا مطالعہ ہو۔''

تقریب کے آغاز میں ہر طالبعلم کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے جامعہ کینیڈا و یوکے اور جامعہ جرمنی کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات 2017ء سے خطابات کتابچہ کی صورت میں دیا گیا تا کہ وہ میدان عمل میں اس کو پڑھ کر رہنمائی حاصل کرتے رہیں اور اپنے لائحہ عمل کا تعین کرتے رہیں۔

بعد ازاں محترم مہمان خصوصی نے کامیاب ہونے والے طلباء میں اسناد تقسیم فرمائیں۔ امسال 140 میں سے 134 طلباء کامیاب قرار پائے۔ ان میں سے پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو حضرت خلیفۃ المسیح کے دستخطوں سے خصوصی سند امتیاز سے نوازا گیا۔ اس تقریب کی ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ 1987ء کے بعد یہ پہلی تقریب تقسیم اسناد تھی جس میں شاہدین کو اسناد دی گئیں۔ تقریب کے اختتام پر مہمانان گرامی نے عشائیہ میں شرکت کی۔ ان مہمانوں میں شاہدین کے والدین کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے دستخطوں سے سند ملی ان خوش نصیب طلباء کے نام یہ ہیں۔

1۔ مکرم محمد دانیال صاحب
2۔ مکرم کامران لطیف صاحب
3۔ مکرم احتشام الحسن صاحب
4۔ مکرم حافظ منصف احمد علی صاحب
5۔ مکرم آفتاب احمد صاحب
6۔ مکرم آصف گلزیب احمد قیصر صاحب
7۔ مکرم سفیر احمد عالم صاحب
8۔ مکرم سجیل احمد شفیق صاحب
9۔ مکرم ساجد احمد صاحب
10۔ مکرم محمد الماس صاحب

تقسیم اسناد کے بعد مہمان خصوصی نے تحقیقی خطبۂ اسناد پیش کیا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سرمہ چشم آریہ میں جان ڈیون پورٹ کی کتاب کے اردو ترجمہ مؤید الاسلام سے Qoute کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مشم صاحب کا قول ہے کہ مُورّخان معتبر کے نزدیک یہ بات قرار پا گئی ہے کہ دسویں صدی میں یورپ غایت درجہ کی جہالت میں پڑا ہوا تھا اور یہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ میں اہل عرب (یعنی اہل اسلام نے) ملک ہسپانیہ اور اٹلی میں بہت سے مدرسے جاری کئے تھے اور ان مدرسوں میں ہزاروں طلباء عیسائی عربی فارسی اور حکمت کی تعلیم پاتے تھے اور پھر ان علوم کو مدارس اسلام سے لا کر عیسائی مدرسوں میں جاری کرتے تھے۔

ہمیں اس بات کا اقرار کرنا چاہئے کہ تمام قسم کے علم یعنی طب وطبعیات وفلسفہ وریاضی جو دسویں صدی سے یورپ میں جاری ہوئے ہیں یہ سب اصل میں اہل عرب مسلمانوں کے فلسفی مدارس سے سیکھے گئے تھے خصوصاً ہسپانیہ کے اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئے جاتے ہیں اہل اسلام کو علمی ترقی بھی ایسی ہی جلدی حاصل ہوئی جیسے ان کو ملکوں پر فتحیں حاصل ہوئی تھیں۔ سول سے اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت جلد پھیل گیا اور بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز ا اور مرا کو اور گوردووا اور گرینڈا اور وین شیا اور سول میں اہل عرب کی حکمت نے بہت جلد رواج پایا۔ حقیقت میں اہل عرب مسلمانوں نے تمام علوم کو نئے سرے ترقی دی اور یونان اور روما کے علوم میں دوبارہ جان ڈالی۔ نویں صدی سے چودھویں صدی تک عرب کے علم وفضل سے یہ نور حاصل ہوتا رہا اور اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے روشنی علم وعقل میں لایا۔ اگر آٹھواں خلیفہ عبدالرحمن ہسپانیہ میں مدرسے اور مکتب خانے جاری نہ کرتا تو ہمیں بے شک اہلِ عرب کے علم و فضل سے مطلق فائدہ نہ ہوتا کیونکہ بغداد اور بخارا اور بصرہ کے مدارس بہت مشہور تھے مگر وہ اس قدر دور تھے کہ طلباء یورپ کو واں جانے میں بہت دقت پڑتی تھی۔ مذہب اسلام اپنی ترقی کے زمانہ میں ہی نہیں بلکہ اپنی ابتدائی حالت میں ہی اور مذہبوں کی نسبت علم کی طرف بہت مائل تھا۔ آنحضرت نے خود فرمایا ہے کہ جس آدمی میں علم نہ ہو وہ قالب بے روح ہے۔''

(محترم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب نے اس موقع پر ٹورینو کی چادر (Turin Shroud) کے تعارف پر مشتمل جو پُر مغز مقالہ پیش فرمایا وہ الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (مدیر)

# بینن (مغربی افریقہ) کے کانڈی ریجن میں عیدالفطر کے موقع پر عید ملن پارٹیز کا بابرکت انعقاد

## مقامی میئرز اور مذہبی نمائندگان کی شمولیت۔ جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور امن کے فروغ کے لئے مساعی پر خراج تحسین

(رپورٹ: قمر رشید بلوچ۔ مبلغ سلسلہ بینن)

ماہ جون 2017ء میں کانڈی ریجن میں جماعت کو عیدالفطر کے موقع پر عید ملن پارٹیز کے انعقاد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ جس میں خاص طور پر شہر کے اعلیٰ سرکاری افسران، تمام مذاہب کے علماء اور دیگر اہم اثر ورسوخ والے احباب کو مدعو کیا تھا۔ یہ پروگرام کانڈی شہر (جو کہ اس ڈیپارٹمنٹ کا مرکزی شہر ہے) اور اس کے علاوہ اس کی دو اور کمیون بانی کوارا اور کاریماما میں بھی منعقد کئے گئے۔

کانڈی شہر میں یہ پروگرام 26 جون کو منعقد کیا گیا۔ جس میں اس ڈیپارٹمنٹ کے پریفیکٹ (prefect)، کانڈی کمیون کے مئیر، اس ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر پولیس اور Gendermaire کے کیپٹن کے ساتھ کئی ایک اعلیٰ سرکاری عہدیدار شامل ہوئے۔

اس پروگرام کا عنوان 'امن' رکھا گیا۔ شام 5 بجے کانڈی شہر میں مسجد احمدیہ میں تمام مدعو احباب شامل ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد مکرم حسن یحییٰ صاحب لوکل مشنری نے ''حضرت مسیح موعودؑ کی اتباع ہی میں اس دنیا کا امن وابستہ ہے'' کے عنوان سے ایک بہت پُراثر تقریر کی جس کو تمام سامعین نے بہت سراہا۔ پریفیکٹ اور مئیر سمیت کئی اعلیٰ عہدیداروں نے یہ تقریر ان کو بھجوانے کا کہا۔

تقریر کے بعد اس ڈیپارٹمنٹ کے prefect نے کہا کہ اس علاقے میں جماعت احمدیہ ہی امن کے بارے میں حقیقی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام وہ چیدہ چیدہ احباب جو اس علاقے میں امن قائم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں وہ تو سب ادھر موجود ہیں تو اگر ہم سب مل کر کوشش کریں تو ہمارا خطہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

اس کے بعد مکرم مئیر صاحب نے کہا کہ جو لوگ جماعت احمدیہ پر طرح طرح کے بہتان لگاتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ یہاں آ کر دیکھیں کہ جماعت احمدیہ کس طرح امن کے لئے کوشش کر رہی ہے۔

کیتھولک چرچ کے evech اپنی ناسازیٔ طبع کی وجہ سے خود شامل نہیں ہو سکے تاہم انہوں نے اپنا نمائندہ بھجوایا۔ ان کے نمائندے نے اس پروگرام کو بہت سراہا اور پروگرام کے بعد انہوں نے evech کی طرف سے 10 ہزار فرانک سیفا کا تحفہ بھی جماعت کو پیش کیا۔

اس کے علاوہ یہاں پر ایک دوست مکرم بخاری صاحب ہیں جنہوں نے انٹر ریلیجیس ڈائیلاگ کی ایک تنظیم لوکل سطح پر شروع کی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہاں اکثر آتا ہوں اور یہاں کے مشنری سے ملتا ہوں اور قرآن کریم کے معارف پر ہماری گھنٹوں بات چیت چلتی ہے۔ جو علم میں نے یہاں دیکھا ہے وہ کسی اور مسلمانوں کی مسجد میں نہیں دیکھا۔ یہاں قرآن کریم کے علم کو گہرائی سے جانچنے کا موقع ملتا ہے۔ یہاں اس شہر میں جو لوگ جماعت کی مخالفت کرتے ہیں، سب جانتے ہیں کہ وہ سب حقائق

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں